ہفت روزہ
ختم نبوّت
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان
انٹرنیشنل
جلد نمبر ۱۲ شمارہ نمبر ۲
KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

امتناع قادیانیت آرڈیننس
عدالتِ عالیہ نے
قادیانی اپلیں مُسترد کردیں

فیصلے سے متعلق مرزا طاہر کی
گھڑنتو پیشگوئی
ٹیں ٹیں فش

خلیفۂ اول، جانشین رسولﷺ
سیدنا ابوبکر صدیق
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت
خود آپؓ کی زبان سے

ہمارے اسلاف
تین ایمان افروز واقعات

پاکستان میں کیا ہونے والا ہے؟
مرزا طاہر کی بکواسات ۔ حکومت اور عوام کی ذمہ داری

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

جو ایک درد سا رہتا ہے میرے سینے میں
علاج اس کا ہے مکے میں یا مدینے میں

مریں تو ان کے لئے اور جئیں تو ان کے لئے
وگر نہ لطف ہے مرنے میں اور نہ جینے میں

خدا کے دین کا ہے ناخدا خدا کا رسولؐ
لگیں گے پار جو بیٹھیں گے اس سفینے میں

کسی بھی پھول میں ملتی نہیں ہے وہ خوشبو
جو تھی حبیب دو عالم تیرے پسینے میں

سرور زیست جو چاہے کوئی تو پھر بھر لے
شراب عشق نبیؐ دل کے آبگینے میں

جو حکم دیں وہ بجا لا بغیر چوں و چرا
تمام ادب ہیں نہاں اک اسی قرینے میں

جو بخش دی ترے قدموں نے سنگ ریزوں کو
وہ آب و تاب نہ دیکھی کسی نگینے میں

مدینے والے سے اتنا ہے پیار گیلانی
کہ میں یہاں ہوں میرا دھیان ہے مدینے میں

سید امین گیلانی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوت

KHATME NUBUWWAT

(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

مدیر مسئول عبدالرحمٰن باوا

جلد ۱۲ | ۲ تا ۸ صفر ۱۴۱۴ھ بمطابق ۲۳ تا ۲۹ جولائی ۱۹۹۳ء | شمارہ : ۷

اس شمارے میں

۱ : نعت ____ ۲

۲ : اداریہ ____ ۴

۳ : سیدنا صدیق اکبرؓ ____ ۹

۴ : ہمارے اسلاف ____ ۷

۵ : جہاد ____ ۸

۶ : پاکستان کی عزت و آبرو ____ ۱۰

۷ : اگر کریم مسلمانم بلرزم ____ ۱۲

۸ : قادیانی اپیلیں مسترد ____ ۱۴

۹ : اخبار ختم نبوت ____ ۱۵

۱۰ : قادیانی امت مسلمہ میں سے نہیں ____ ۲۰

۱۱ : شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ ____ ۲۴

سرپرست

شیخ المشائخ حضرت مولانا

خان محمد صاحب مدظلہ

خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

نگران اعلیٰ

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

معاون مدیر

مولانا منظور احمد الحسینی

سرکولیشن منیجر

محمد انور

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ

پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۷۴۴۰۰، پاکستان

فون نمبر 7780337

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 071-737-8199.

چندہ اندرون ملک

سالانہ	۱۵۰ روپے
ششماہی	۷۵ روپے
سہ ماہی	۴۵ روپے
فی پرچہ	۳ روپے

چندہ بیرون ملک

غیر ممالک سالانہ بذریعہ ڈاک ۴۵ ڈالر
چیک / ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ
اکاؤنٹ نمبر ۲۰۰۰ مرکزی دفتر ملتان پاکستان

ایڈیٹر و پبلشر : عبدالرحمٰن باوا — طابع : سید شاہد حسن — مطبع : القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت : ۱/۱۲۰ جریدہ ٹاؤن کراچی

پاکستان میں کیا ہونے والا ہے

مرزا طاہر کی بکواسات۔ حکومت اور عوام کی ذمہ داری

قادیانی جماعت کے گرو مرزا طاہر نے اپنی ۲۲/جنوری ۹۳ء کی تقریر واقع قادیانی عبادت گاہ لندن میں کہا۔

۱۔ مذہبی طور پر اکٹھا ہونے کے اللہ نے سامان کر دیئے ہیں۔ امام مہدی (مرزا قادیانی) کو محمد رسول اللہ کی نمائندگی میں بھیجا تو مسلمانوں کو چاہئے تھا کہ اسے قبول کر لیتے۔

۲۔ مرزا قادیانی کے ہاتھ پر بیعت کرنا درحقیقت عالم اسلام کے مسائل کا حل ہے۔

۳۔ ہوش کرو آسمان کی آواز سنو مسیح آگیا۔

۴۔ زمین کی آواز سنو کہ محمد رسول اللہ کا بھیجا ہوا مہدی آگیا۔

۵۔ اب تمہاری دین و دنیا احمدیت سے وابستہ کر دی گئی ہے۔

۶۔ احمدیت کو چھوڑ کر تمہیں کہیں پناہ نہیں ملے گی۔

اسی طرح مرزا طاہر نے ۱۱/جون ۹۳ء کو قادیانی مرزوادہ لندن میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ۔

۷۔ مرزا قادیانی کی صداقت کا ایک عالمی نشان ظاہر ہونے والا ہے۔

۸۔ اب پاکستان واپسی کے لئے راہ ہموار ہو رہی ہے۔

۹۔ مرزا غلام احمد کا الہام "بعد گیارہ سال انشاء اللہ" اب پورا ہونے کو ہے۔ خلافت رابعہ (بزعم خویش) کے ۱۱ سال بعد کچھ ہوگا' ضرور ہوگا۔

۱۰۔ امتحان کا دور ختم ہوا۔ اب فتح یابی کا دور شروع ہو گیا ہے۔

۱۱۔ اس تیزی کے ساتھ آسمان سے پھل گریں گے کہ ان کے سنبھالنے کی فکر کرو۔ اب پھل پک چکا ہے۔

۱۲۔ اب دشمن کی ہلاکت کا زمانہ قریب آگیا۔

۱۳۔ مرزا قادیانی کی پیشگوئی عالمی ہلاکت وہ پوری ہوگی اور پہلے سے زیادہ شدید ہوگی۔

قارئین کرام! مرزا طاہر کی لغویات پر گفتگو سے قبل حالات کا تجزیہ کریں۔

۱۔ امتناع قادیانیت آرڈیننس جس کے باعث قادیانیوں کو اسلامی شعائر و اسلامی اصطلاحات کے استعمال سے روک دیا گیا جس کے باعث ان کے سالانہ میلہ جسے وہ حج کے برابر قرار دیتے تھے اس پر پاکستان میں پابندی لگی اور سب سے بڑھ کر یہ کہ مرزا طاہر ملک سے فرار اختیار کر گیا اور ساتھ قادیانی جماعت کے مرکزی ہیڈ کوارٹر کے اختیارات لندن میں منتقل کر دیئے' اب پاکستان میں ان کی جماعت کا مرکز ربوہ پاکستان کی جماعت کا مرکز ہے۔

امتناع قادیانیت آرڈیننس کے جاری ہوتے ہی مرزائیوں نے کلمہ طیبہ کی مہم چلائی۔ امت مسلمہ کے بھرپور تعاقب اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کامیاب آہنی شکنجہ کے باعث وہ دم توڑ گئی۔

قادیانی' زخمی سانپ کی طرح بل کھانے لگے۔ اس آرڈیننس کو وفاقی شرعی عدالت میں چیلنج کیا۔ عدالت نے ان کے خلاف فیصلہ دیا۔ اپیل بینچ سپریم کورٹ میں اپیل کی لیکن پھر بھی فیصلہ بحال رہا۔

متعدد ہائی کورٹوں نے قادیانیوں کے موقف کو مسترد کر دیا۔ اب قادیانی اسے سپریم کورٹ میں لے گئے ہیں۔ سماعت مکمل ہو کر پانچ ماہ گزرنے کے بعد ان کے خلاف منظر عام پر آگیا۔ فیصلہ کے متعلق مرزا طاہر نے جو گفتگو کی وہ ہفت روزہ ختم نبوت کے گزشتہ اداریہ میں آپ ملاحظہ کر چکے ہیں۔

۲۔ اسی طرح آٹھویں ترمیم میں بھی اس امتناع قادیانیت آرڈیننس کو تحفظ حاصل ہے۔ اس ترمیم کو روبہ اصلاح لانے کے لئے وفاقی وزیر قانون چوہدری عبدالغفور کی سربراہی

میں ۲۵ ارکان پر مشتمل کمیٹی بن چکی ہے۔ قائد حزب اختلاف محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ اس ترمیم کو مکمل طور پر ختم کرنے کا واضح اعلان کرچکی ہیں۔ جس کا معنی یہ ہے کہ محترمہ۔

۱۔ وفاقی شرعی عدالتوں۔ ۲۔ اسلامی حدود تعزیرات کی دفعات۔ ۳۔ جداگانہ طرز انتخاب۔ ۴۔ قرارداد مقاصد' جو اب آئین کا حصہ ہے۔ ۵۔ امتناع قادیانیت آرڈیننس جن کو اس آٹھویں ترمیم میں قانونی تحفظ حاصل ہے وہ ان سب کو ختم کرانا چاہتی ہیں۔

۳۔ وفاقی وزیر جناب جاوید ہاشمی کا اخبارات میں بیان چھپ چکا ہے کہ معروف قادیانی لیڈر ایم ایم احمد قادیانی جو مرزا غلام احمد قادیانی کا پوتا ہے۔ تین بار صدر مملکت سے ملاقات کرچکا ہے اور اس کی یہ ملاقاتیں نیشنل اسمبلی کی تحلیل سے قبل کی ہیں۔ اس کے بعد جو کچھ ہوا وہ اسلامیان عالم کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہے۔ ایم ایم قادیانی کی ان سازشی ملاقاتوں کے بعد مرزا طاہر کو خواب آنے شروع ہوگئے۔ پاکستان کے حالات اس کے نزدیک بدلنے لگے اور نظر بد دور وہ پاکستان واپسی کی راہیں دیکھنے لگا۔ مرزا قادیانی کی پیشگوئیاں پوری ہونے لگیں۔ "گیارہ سال بعد" کے خودساختہ الہام یاد آنے شروع ہوگئے۔

ان امور کو باہم دیگر ملا کر دیکھیں تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ امتناع قادیانیت آرڈیننس کو ختم کرانے کے لئے کسی عالمی سازشی مہرے نے ان کو خبر سنادی ہے۔ جسے وہ ہضم نہیں کرسکا اور اسے خواب آنے شروع ہوگئے۔ ختم نبوت کے محاذ پر کام کرنے والے حضرات جانتے ہیں کہ ۱۹۷۴ء سے قبل بھی قادیانیوں نے۔

۱۔ رضاکاروں کی بھرتی۔ ۲۔ خدام الاحمدیہ کی فوجی وردیاں۔ ۳۔ فرقان فورس کے اسلحہ کی نمائش۔ ۴۔ گھوڑوں کی فوجی مشقیں۔ ۵۔ صد سالہ جشن کی تیاری۔ ۶۔ ربوہ میں انٹرنیشنل پریس کی تنصیب۔ ۷۔ اور پھر یہ کہ دسمبر ۱۹۷۳ء کے قادیانی سالانہ میلہ پر قادیانی تیسرے گرو مرزا ناصر کو ایئر فورس کے تین جہازوں کی سلامی' قادیانی جرنیل ظفر چوہدری کے کہنے پر۔ یہ وہ امور ہیں جن پر دلائل کی ضرورت نہیں۔ قومی پریس سے لے کر نیشنل اسمبلی کے ریکارڈ تک سب میں یہ قادیانی سازشوں کا ریکارڈ گواہ ہے۔ ان تیاریوں کے بعد قادیانی گرو مرزا ناصر نے بھی یہ کہا کہ احمدیو! پھل پک گیا تمہاری جھولیوں میں گرنے والا ہے۔ قادیانی گرو کے اس اشارے پر سارے ملک کے قادیانی باؤلے ہوگئے۔ پورے ملک میں مسلمانوں کا جینا دوبھر کردیا گیا۔ جگہ جگہ اشتعال انگیز جلسے' مخالفین کو دھمکیاں اور بعض مقامات پر مسلمانوں پر حملے۔ حتیٰ کہ ربوہ میں اپنے مخالفین کو مقاطعہ' گھیراؤ' جلاؤ' کیا کچھ کیا گیا۔ یہ سب باتیں تاریخ کا حصہ ہیں اور پھر مرزا طاہر کی قیادت میں قادیانی غنڈوں کا نشتر میڈیکل کالج کے طلباء جو چناب ایکسپریس سے سفر کرتے ہوئے ربوہ سے گزر رہے تھے ان پر ۲۹/ مئی ۱۹۷۴ء کو قاتلانہ حملہ۔ جس سے مسلمان طلباء بے ہوش ہوگئے۔ پانی مانگا تو مرزا قادیانی کے تربیت یافتہ پالتو کتوں نے ان کے منہ میں پیشاب کردیا۔ العیاذ باللہ۔ قادیانی ظلم و تعدی اور سازش' شرارت کے خلاف مسلمان احتجاج کناں ہوئے۔ نیلی چھت والے کو محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی گناہ گار امت کی مظلومیت پر ترس آگیا۔ ۱۹۷۴ء کی تحریک قادیانیت کے زوال کا باعث بن گئی۔

مرزا ناصر نے یہی کہا تھا کہ پھل پک گیا تمہاری جھولیوں میں گرنے والا ہے۔ مرزا طاہر بھی مرزا ناصر کی قے کو چاٹ کر کہہ رہا ہے کہ پھل پک گیا ہے۔ حکومت پاکستان تک ہماری یہ معروضات کون پہنچائے اور اگر کسی ذریعہ سے پہنچ بھی جائیں تو حکومت میں کوئی ایسا "رجل رشید" ہے جو ان معروضات پر غور و فکر کرے اور امت محمدیہ کی پریشانی کو سمجھ کر اس کے مداوا کی فکر کرے۔

تاہم اگر مرزا ناصر کے قول پر مرزا طاہر نے عمل کرکے کہا ہے کہ پھل پک گیا ہے تو ہم بھی اپنے بزرگوں کے قول پر عمل کرتے ہوئے اسلامیان پاکستان سے کہنا چاہتے ہیں کہ قادیانیت کا پھل سڑ چکا ہے۔ قادیانیوں کے خلاف ایک اور تحریک چلے گی۔ اس تحریک کا باعث خود قادیانی سازشیں و اشتعال انگیزیاں ہوں گی۔ ڈش اینٹینا کے ذریعہ قادیانی سربراہ پاکستان کے قادیانیوں کو انگشت نمائی کررہے ہیں۔ نام نہاد خطبات میں وہ' وہ بک رہا ہے جس کے اشارے امریکہ کے نیو ورلڈ آرڈر کے عالمی مہرے والے دے رہے ہیں۔ اسے حالات بدلتے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں۔ اگر ایسا ہے کہ قادیانی اپنی اشتعال انگیزی سے ملک میں کوئی کھیل کھیلنا چاہتے ہیں تو ہم دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ قادیانیت کے شر سے امت کو محفوظ فرمائے۔ ہمارے ملک کا استحکام قادیانی سازشوں سے دگرگوں نہ ہو۔ حق تعالیٰ شانہ ہمارے ملک کے استحکام کو مزید مستحکم فرمائیں۔ ملک کو اندرونی و بیرونی دشمنوں سے محفوظ رکھے۔ آمین ثم آمین۔

امت محمدیہ' اسلامیان پاکستان کمزور ضرور ہیں' گناہ گار بھی ہیں' مگر قادیانیت' پاکستان و اسلام کے خلاف سازش کرے اور اسلامیان پاکستان خاموش رہیں' ناممکن ہے۔ ہمارے بھی بزرگوں نے فرمایا تھا کہ ایک اور تحریک قادیانیت کے خلاف چلے گی اور وہ قادیانیت کے خاتمہ کے لئے مشعل راہ بن جائے گی۔ قادیانی گروہ کے بیانات سے مترشح ہوا ہے کہ شاید وہ وقت آیا ہی چاہتا ہے۔

اسلامیان پاکستان سے علماء و مشائخ سے' تمام مکاتب کے رہنماؤں سے بڑے ہی اخلاص کے ساتھ اپیل ہے کہ وہ قادیانی گرو مرزا طاہر کے بیانات و اعلانات کی روشنی میں اپنا فرض ادا کریں۔ اس کے اعلان کو جانچیں' ناپیں' تولیں' پرکھیں اور اس کا مداوا کرنے کی فکر فرمائیں۔

اللہ رب العزت' ہماری انفرادی و اجتماعی کمزوریوں' لغزشوں کو معاف فرمائیں۔ ہمارے حال پر رحم فرمائیں۔ اگر محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی دشمن قادیانیت ہمیں کسی نئے ابتلاء میں مبتلا کرنا چاہتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس آزمائش میں ہمیں سرخرو فرمائیں۔

امین بحرمتہ النبی الامی الکریم خاتم الانبیاء والمرسلین۔ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی الہ واصحابہ وذریاتہ واتباعہ اجمعین الی یوم الدین۔

خلیفۂ اوّل، جانشینِ رسولؐ

سیّدنا ابوبکر صدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت خود اُن کی زبان سے

مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی

مورخین واہل سیر کی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جب عرب کے کثیر التعداد اور طاقتور قبائل نے زکوۃ دینے سے انکار کیا اور ارتداد اختیار کیا تو اسلام کی پوری تاریخ کے اس سب سے زیادہ پر آشوب اور نازک موقع پر خلیفہ رسول اللہؐ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی زبان سے ایک الہامی جملہ نکلا جو ان کے قلب مبارک کے عمیق تاثرات کا آئینہ ہے اور ہمارے نزدیک ان کی پوری سیرت کا خلاصہ ہے۔

اینقص الدین وانا حی

کیا اسلام میں میرے جیتے جی کمی کی جاسکتی ہے۔ ابوبکر زندہ ہو اور اس کی آنکھوں کے سامنے اسلام میں قطع و برید کی جائے۔ بعض فرائض باقی رہیں اور بعض نکال دیئے جائیں۔ اس جملہ سے اس پوری نسبت و تعلق کا اظہار ہوتا ہے جو آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تھا۔ کسی آقا کا وفادار غلام یہ کس طرح دیکھ سکتا ہے کہ اس کی موجودگی میں اس کے ولی نعمت اور محسن کا مکان منہدم کیا جائے یا اس کی مرضی کے خلاف اس میں ترمیم کی جائے۔ کسی کم عمر بچہ کا سرپرست کس طرح گوارہ کر سکتا ہے کہ جس بچہ کو اس نے گودوں کھلایا اور پروان چڑھایا ہے اس پر اس کی آنکھوں کے سامنے ظلم ہو کوئی محنت شعار باغبان یہ کس طرح برداشت کرسکتا ہے کہ جس باغ کو اس نے اپنے خون پسینہ سے سینچا ہو اور وہ اس کی ساری عمر کی کمائی ہو اس کو آگ لگادی جائے یا اس کے درخت کاٹ دیئے جائیں۔ حضرت ابوبکرؓ کا تعلق اسلام سے وہی تھا جو ایک مربی اور سرپرست اور آنحضرتؐ کے بعد آپؐ کے سچے جانشین وفادار اور مخلص رفیق کار کا ہو سکتا ہے اور یہ تمام تعلقات آپ کے ساتھ ایک جملہ میں ادا کردے۔ واقعہ ارتداد مسلمانوں کے فہم و فراست اور ذہنی تربیت کا بڑا سخت امتحان تھا۔ ایسا سخت امتحان کہ حضرت عمرؓ جیسا متصلب فی الدین اور اشداء علی الکفار کا نمونہ اس موقع پر تذبذب میں پڑ گیا۔

سوچنے کی بات ہے، عرب کے ان فولاد سیرت قبائل سے جنگ کرنے کا سوال درپیش ہے جو کلمہ گو ہیں، نمازی ہیں، رمضان کے روزے رکھتے ہیں، حج کرتے ہیں، صرف زکوۃ کے تارک ہیں۔ زبان، تمدن اور کلچر میں آج کل کے مسلمانوں سے زیادہ مسلمان ہیں، بہترین طریقہ پر منظم ہیں۔ عسکری روح اور جنگی تربیت میں اپنی نظیر نہیں رکھتے۔ شجاعت اور سخت جانی کا اعتراف سیف اللہ الجبار کو بھی ہے۔ نہایت آسانی سے مسلمانوں کی بہترین فوج بن سکتے ہیں اور تھوڑی سی حکمت وسیاست سے ان کو کفر و باطل کی بیرونی طاقتوں سے ٹکرایا جاسکتا ہے۔ اگر یہ موقع اس وقت پیش آجائے اور ان کے لڑنے کا سوال مسلمانوں کے کسی اجتماع میں پیش کیا جائے جس میں مسلمان سیاستدان اور مسلمانوں کی ترقی کے محب و عاشق جمع ہوں تو اس سوال کے جوابات یہ ہوں گے۔

۱۔ زکوۃ پر اصرار نہ کیا جائے اور ان کو اپنے حال پر چھوڑ دیا جائے۔ ان سے مسلمانوں کی تعداد اور قوت میں بیش بہا اضافہ ہوتا ہے۔

۲۔ ان کے مطالبات و شرائط تسلیم کرکے ان کو اسلامی فوج میں بھرتی کیا جائے اور ان کے ذریعہ سے روم، ایران پر حملہ کیا جائے اور یہ سلطنتیں فتح کرلی جائیں۔ یہ عظیم الشان سیاسی دباؤ کا فائدہ اس معمولی مذہبی نقصان کے معاملہ میں قابل لحاظ ہے۔

۳۔ نور نبوت پردہ میں آچکا ہے۔ قیامت کا قرب ہے زمانہ روز بروز بد سے بدتر ہوتا جارہا ہے۔ ہم کو اب زمانہ "باتو نسازد تو با زمانہ بساز" کے اصول پر عمل کرنا چاہئے۔ دین کے جتنے حصہ پر عمل ہو رہا ہے اس کو غنیمت سمجھنا چاہئے۔

۴۔ مسلمانوں کا کلچر، تمدن اور زبان تو محفوظ ہے، قوم کی زندگی انہی چیزوں پر موقوف ہے یہی قومی تحفظ و بقا ہے۔

لیکن امت کا سب سے بڑا فقیہ پیغمبر کا جانشین بول اٹھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو چیز دنیا میں لے کر آئے تھے جس کے لئے ہم نے اپنوں کو غیر بنایا اور غیروں کو اپنا بنایا، جس کے لئے ہم نے بحروبر سے لڑائی مول لی اور سرخ و سیاہ لڑائیوں کو اپنے خلاف دعوت دی، جس کے لئے ہم گھر سے بے گھر ہوئے، جس کے لئے ہم نے راتوں کی نیند اور دن کا آرام حرام کیا۔ جس کے لئے ہم نے کئی دن غار ثور میں سخت خطرہ کی حالت میں قیام کیا اور جس کی وجہ سے ابو قحافہ کا یہ گمنام فرزند صدیق کہلایا یہی دین تو ہے جو مشتمل ہے ان چند ارکان پر جن میں زکوۃ بھی ایک اہم رکن ہے ہم کو اگر محض سلطنت حاصل کرنی ہوتی اور اگر ملک فتح کرنے ہوتے، اگر صرف رومیوں اور ایرانیوں سے لڑنا ہوتا۔ اگر صرف عربی قبائل کی تنظیم کرنی ہوتی تو اس کے لئے ابو جہل اور ابو سفیان (قبل اسلام) کے ہاتھ پر بیعت کی جاسکتی تھی اور عرب کا کوئی قومی جھنڈا بلند کیا جاسکتا تھا۔

لیکن جب ہم نے ایسا نہیں کیا بلکہ ایک مذہب اور شریعت پر ہم ایمان لائے اور اس کے لئے ہم نے بڑی سے بڑی قربانیاں پیش کیں اور اس باغ کو ہم نے خون سے سینچ کر گلزار بنایا تو اس کی ویرانی ہم اپنی آنکھوں سے کیسے دیکھ سکتے ہیں، آج یہ زکوۃ کے منکر ہیں تو یقین رکھو کہ کل یہ نماز کا بھی انکار کریں گے اور پھر اس کی کیا ضمانت کہ وہ توحید پر بھی قائم رہیں گے اور فرض کرو کہ یہ نماز، روزہ، حج بھی کرتے رہیں تو یہ زکوۃ کا انکار کرکے کافر ہوگئے اس لئے کہ خدا کے کسی ایک حکم کا انکار اس کی پوری شریعت کا انکار ہے۔

افتؤمنون ببعض الکتاب و تکفرون ببعض فما جزاء من یفعل ذالک منکم الا خزی فی الحیاۃ الدنیاء و یوم القیامۃ یردون الی اشد العذاب۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو اپنی پوری شریعت سپرد کی تھی ہم کو یہ امانت اسی طرح واپس کرنا چاہئے جس طرح ہمارے حوالہ کی گئی تھی۔ قسم خدا کی اگر یہ ایک رسی بھی جو آنحضرت کے زمانہ میں دیتے تھے نہیں دیں گے تو میں ان سے آخر وقت تک لڑوں گا اور اگر کوئی میرا ساتھ نہ دے گا تو میں تنہا ان سے جنگ کروں گا۔ حضرت عمرؓ جو صرف بھولے ہوئے تھے۔ یہ سن کر چونک اٹھے حضرت ابوبکر کی جنبش انگشت سے ان کے دل کی گرہ کھل گئی۔

شرح اللہ صدری کما شرح صدر ابی بکر۔

اور انہوں نے اپنی خلافت میں اسلامی نظام شرعی کے زکوٰۃ سے کم اہم اجزاء پر اصرار کیا اور پوری خلافت دکھائی اور اس طرح ان کے جانشینوں نے امانت ہم تک بے کم و کاست پہنچادی۔

جزاھم اللہ عن الاسلام خیرا

حضرت ابوبکرؓ کے اس کارنامہ کی روح صرف یہ ہے کہ اشخاص و جماعتوں، ملوک و سلاطین فوجی قوت مادی و سیاسی ترقی اور غلبہ و اقتدار پر اسلام کے نظام کو ترجیح حاصل ہے اس کا ایک شوشہ اسلامی ممالک کے طویل و عریض نقشہ فوج و سپاہ اور جاہ و حشم پر فوقیت رکھتا ہے' انبیاء کا اصلی جوہر یہی ہے کہ خدا کے یہاں سے آئی ہوئی چیز کو دنیا کی ہر چیز پر ترجیح دیتے ہیں۔ تمام انبیاء کی سیرتوں میں ہم کو یہ چیز مشترک ملے گی۔ اگر یہ نہ ہو تا تو ان کا دین خود ان کی زندگی میں بھی کوئی عملی شکل اختیار نہ کر سکتا اور ایک ملک کا کیا ذکر ایک محلہ کا بھی قانون زندگی نہ بن سکتا۔ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرب کے سرداروں نے دنیا کی تین انتہائی دولتیں پیش کیں تو آپ نے صاف فرما دیا کہ "بخدا اگر یہ میرے دائیں ہاتھ پر سورج بائیں ہاتھ پر چاند رکھ دیں تب بھی میں وہی کہوں گا جس کا مجھے خدا کی طرف سے حکم ہے۔"

ہمارے اسلاف
تین ایمان افروز واقعات

از۔ مولانا عبدالرؤف رحمانی

پہلا واقعہ

ایک مقروض شخص نے عبداللہ بن مبارک کے پاس حاضر ہو کر کہا کہ میں نے اپنی بیٹی کی شادی کی تھی ایک شخص سے قرض لے کر کام چلالیا۔ اب اس کا تقاضا اتنا سخت ہے کہ میں آپ جیسے عالم کبیر سے اس کا روپیہ ادا کرانے کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ یہ روپیہ کچھ زیادہ نہیں ہے صرف سات سو روپے ہیں۔ آپ اس کو للہ فی اللہ مجھ کو عنایت کردیں۔ آپ نے فرمایا کہ بھائی اس وقت یہاں میرے پاس کوئی رقم موجود نہیں ہے کہ میں تمہیں دے دوں۔ البتہ بصرہ میں میرا منیجر رہتا ہے میں اس کو خط لکھ دوں گا تم میرا خط لے جا کر دے دو۔ تمہیں یہ رقم مل جائے گی۔ وہ سائل بصرہ پہنچا۔ منیجر کو خط دیا۔ منیجر نے پوچھا تمہیں کتنی رقم چاہئے؟ اس نے کہا کہ مجھے سات سو روپے چاہئیں۔ منیجر نے جواب دیا کہ اس خط میں شاید غلطی سے ایک نقطہ زائد پڑ گیا ہے۔ سات سو کے بجائے سات ہزار لکھ دیا گیا ہے۔ میں اپنے خط میں تفصیل سے لکھوں گا کہ سائل کو سات سو روپیہ دیا جائے یا سات ہزار؟ یہ آدمی منیجر کا خط لے کر مرو پہنچا اور محدث عبداللہ بن مبارک کو خط دیا۔ خط پڑھ کر عبداللہ بن مبارک نے جواب دیا کہ میں نے اس کو سات سو کے بجائے سات ہزار دیا تھا تاکہ اس کی چھوٹی چھوٹی جو ضرورتیں اور بھی ہوں وہ بھی پوری ہو جائیں۔ تم نے اس کو ناحق تکلیف دی۔ اب میرا حکم یہ ہے کہ تم سات ہزار کے بجائے اب اس کو چودہ ہزار دے دو۔ علامہ ابن الجوزی لکھتے ہیں کہ جب منیجر کی ملاقات عبداللہ بن مبارک سے ہوئی تو اس نے سوال لکھا کہ میں نے آپ کے حکم کے مطابق اس سائل کو چودہ ہزار دے دیا۔ لیکن دریافت طلب بات یہ ہے کہ جو شخص سات سو کا طالب ہے اسے آپ سات ہزار دلواتے ہیں۔ میری دوبارہ دریافت پر اسے چودہ ہزار دیے جانے کی تحریر لکھتے ہیں۔ میں اس کا فلسفہ نہیں سمجھ پایا۔ تو عبداللہ بن مبارک نے فرمایا کہ میں نے پہلے سات ہزار لکھا تاکہ اس کے دل کو سات سو کے بجائے سات ہزار پا کر اچانک خوشی پہنچے تم نے اس کو بدمزہ کردیا اور بتایا کہ خط میں سات ہزار لکھا ہے اور تم سات سو مانگتے ہو۔ میں کیا کروں اسی طرح سائل کو علم ہو گیا کہ مجھے سات ہزار ملے گا۔ جب تم نے اس کو میرے پاس بھیجا تو میں نے چودہ ہزار لکھ دیا تاکہ اس کو چودہ ہزار مل کر مزید خوشی پہنچے۔ اس کا منشا ایک حدیث نبویؐ پر عمل ہے جس میں آپؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اچانک خوشی پہنچائے تو اس کو چاہئے کہ وہ بندگان خدا میں سے کسی بندہ کے ساتھ اچانک خوشی پہنچانے کا معاملہ کرے۔ اللہ تعالیٰ سے مجھے توقع ہے کہ اس حدیث پر عمل کرنے کی وجہ سے میرے ساتھ وہ اچانک خوشی پہنچانے والا معاملہ فرمائے گا۔

(صفتہ الصفوہ لابن الجوزی)

یہ اس طرح کی ہزار مثالوں میں سے ایک مثال ہے۔ اس واقعہ سے ان کی بے مثل جود و سخاوت اور خدمت خلق کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ وہ کتنے بڑے سخی اور خلق خدا کے لئے کتنے بڑے محسن و ہمدرد تھے۔

دوسرا واقعہ

عبداللہ بن مبارک کا خدمت خلق کے سلسلہ میں ایک دوسرا واقعہ سنئے۔

آپ ملک کو تاتاریوں کے حملے سے بچانے کے لئے قافلہ جہاد میں شامل تھے۔ مجاہدین کی صفوں کے درمیان آپ کا خیمہ لگا ہوا تھا تاکہ دشمن حملہ آور نہ ہو سکے اور اپنے ملک کی پوری حفاظت کی جائے۔ اس جنگ میں حسب دستور رات کے وقت آپ نے تہجد کی نماز پڑھی۔ رات کو بادل چھایا ہوا تھا اور آسمان سے کڑک گرج کی آواز آرہی تھی۔ ہوائیں بہت تیز چل رہی تھیں خیمہ کا پردہ اڑا جاتا تھا۔ اس کے بالمقابل ایک اور بھائی کا خیمہ تھا۔ جو اکثر کہا کرتا تھا کہ ساری دنیا عبداللہ بن مبارک کا نام لیتی ہے۔ میرا کوئی بھی ذکر نہیں کرتا حالانکہ جہاد وغیرہ کے کاموں میں' میں بھی شریک ہوں۔ اس نے اپنے بالمقابل خیمہ میں دیکھا کہ عبداللہ بن مبارک نماز تہجد ادا کر رہے ہیں اور خشوع و خضوع کی کیفیت طاری ہے کہ وہ اللہ کے سامنے سجدے کی حالت میں ہیں اور اس قدر رو رہے ہیں کہ جب سجدے سے سر اٹھاتے ہیں تو ان کی داڑھی آنسوؤں سے تر نظر آتی ہے اور آنسو کے قطرے زمین پر گر رہے ہیں۔ یہ منظر دیکھ کر اس وقت ان کے ساتھی کو اقرار کرنا پڑا کہ **بہذا الفضل ھذا الرجل** انہیں خوبیوں کی وجہ سے اس آدمی کی فضیلت و عظمت قائم ہے کہ میدان جہاد میں آپ شریک ہیں اور رات کو خلوت میں تہجد گزاری کر رہے ہیں اور اللہ رب العالمین سے مناجات اور گریہ و زاری کا سلسلہ قائم ہے۔ ایک شاعر نے اس طرح کہا ہے۔

داند دلے کہ درد بدو دادہ اند کہ چیست
آغاز صبح و آخر شبہا گریستن

یعنی دل دردمند کو خبر ہے' وہ خوب جانتا ہے کہ صبح کے شروع میں اور رات کے آخری حصے میں اللہ سے رونے کی لذت کیا ہے؟

الغرض عبداللہ بن مبارک جہاد میں کامیاب لوٹے اور بانصیب و بامراد گھر پہنچے اس طرح جہاد کا سفر آپ کی ملکی خدمات کے ذیل میں آتا ہے۔

جب انہیں شیخ الاسلام عبداللہ بن مبارک کی مقام رقہ میں آمد آمد کا شور و غل بلند ہوا تو ہارون رشید کی ملکہ یا

خادمہ نے پوچھا کہ کیا شور و غل ہے؟ تو کسی نے بتایا کہ حافظ الحدیث عبداللہ بن مبارک کی رقہ میں آمد ہے اور اہل شہر ان کے استقبال میں بھاگ دوڑ کر رہے ہیں۔ اور وہ روپیہ پیسہ ان کی آمد پر نثار کر رہے ہیں تو ہارون رشید کی ملکہ نے کہا **ھذا واللہ الملک** قسم بخدا بادشاہ یہ ہیں' ان کے سامنے ہارون رشید کی بادشاہت کی کوئی قیمت نہیں' کیونکہ امام شیخ الاسلام کی آمد میں ان کی تکریم و تعظیم کے طور پر ہر آدمی پوری بے تابی اور اشتیاق سے دوڑتا ہے اور ہارون کی آمد پر لوگ صرف پولیس کے ڈر سے آتے ہیں۔

(طبقات ابن سعد جلد دوم)

تیسرا واقعہ

شیخ عبدالقادر جیلانی بچپن میں جس مدرسہ اور مکتب میں تعلیم پا رہے تھے۔ اس مکتب کے علاوہ مدرسین نے ان کی تہذیب نفس اور تعلیم و تربیت میں بہت اچھی کوشش فرمائی تھی۔ ان کی ابتدائی تعلیم گھر کے مکتب میں ہوئی جب شیخ کو قافلے کے ساتھ بغداد جانے کا خیال پیدا ہوا تو اپنی والدہ سے کہا کہ میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے بغداد جاؤں گا۔ مجھے بغداد بھیج دو۔ والدہ صاحبہ نے ان کو بغداد جانے والے قافلے کے ساتھ بھیجنا منظور کر لیا اور ان کو زاد راہ دے کر تیار کر دیا اور تربیت دے کر خاص طور پر ایک ضروری نصیحت فرمائی کہ بیٹا میں نے تمہاری صدری میں ضروری خرچ کے لئے چالیس اشرفیاں رکھ دی ہیں' ان کی حفاظت کرنا۔ دوسری نصیحت یہ ہے کہ تم جھوٹ مت بولنا ہمیشہ سچ بولنا۔ جب یہ قافلہ روانہ ہوا اور دور دراز پہنچا ایک جگہ پڑاؤ کیا تو ڈاکوؤں نے آ گھیرا۔ پورا قافلہ لوٹ لیا ہر ایک کو مارا پیٹا۔ مال و اسباب چھین لیا۔ جب ڈاکو شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے پاس پہنچے تو ان سے بھی پوچھا کہ تمہارے پاس بھی کچھ ہے؟ بیٹے کو ماں کی نصیحت یاد تھی۔ انہوں نے سچ سچ بتا دیا کہ ہاں چالیس اشرفیاں ہیں؟ ایک بچے کے پاس اتنی اشرفیوں کا ہونا پھر اس کا افشاء کر دینا۔ ڈاکوؤں کو عجیب و غریب نظر آیا انہوں نے اس کو مذاق سمجھا' آپ کو نہیں چھیڑا۔ جب سارا مال و متاع لوٹ کر ڈاکوؤں نے اپنے سردار کے سامنے پیش کیا تو سردار نے پوچھا سب کا مال یہی ہے؟ ڈاکوؤں نے کہا ہاں سب کا مال یہی ہے۔ سردار کی عبدالقادر پر نظر پڑی تو کہا بچے تیرے پاس بھی کچھ ہے؟ تو کہا ہاں میرے پاس چالیس اشرفیاں ہیں جو میری صدری کے استر میں رکھی ہوئی ہیں۔ سردار نے حکم دیا کہ ان کو نکالو۔ صدری سے کھول کر وہ اشرفیاں نکالی گئیں تو سردار نے کہا کہ اگر تم نہ کہتے تو ہم تمہارے پاس چالیس اشرفیوں کے ہونے کا گمان بھی نہیں کر سکتے تھے۔ تم نے سچ سچ بتا کر اپنی سچائی ثابت کر دی تم نے یہ بات کیوں کہی؟ تو شیخ عبدالقادر نے جواب دیا کہ بغداد آتے وقت میری والدہ نے مجھ کو یہ نصیحت کی تھی کہ بیٹا ہمیشہ سچ بولنا چاہئے کتنی ہی پریشانی کیوں نہ آئے جھوٹ ہرگز ہرگز نہ بولنا۔ اس لئے میں نے ماں کی نصیحت پر عمل کیا اور ان کی نافرمانی کی ہمت نہیں کی۔ ڈاکوؤں کے سردار کے دل پر ان کی اس بات کا گہرا اثر پڑا۔ اس نے کہا ہائے افسوس یہ بچہ ہو کر اپنی ماں کی نافرمانی نہیں کر رہا اور ایک ہم لوگ ہیں کہ شب و روز خدا کی نافرمانی کر رہے ہیں اور بغاوت و سرکشی پر تلے ہوئے ہیں۔ ہمارا کیا حشر ہو گا؟ خدا کو کیا منہ دکھائیں گے۔ شیخ کے جواب سے اس کے دل پر رقت طاری ہو گئی۔ سوچنے پر مجبور ہو گیا اور شیخ کے ہاتھ پر فوراً توبہ کی اور برائیوں سے باز آ جانے کا اقرار کیا۔ ساتھیوں کو بھی توبہ و بیعت پر ابھارا۔ سب ڈاکوؤں نے سردار کے حکم کی تعمیل کی۔ توبہ کر کے سب مال و متاع واپس کر دیا۔ سردار نے یہ بھی حکم دیا کہ اور بھی جو پہلے کا مال و متاع ہے اس کو بھی پتہ لگا کر واپس کیا جائے۔

غور فرمایئے کہ شیخ عبدالقادر کے سچ بولنے کا کتنا مبارک انجام ہوا۔ سارے ڈاکو تائب ہو کر نیک ہو گئے اور ان کی زندگی میں سدھار پیدا ہو گیا۔

آج شیخ عبدالقادر جیلانی کے لکھو کھا کروڑہا لاتعداد انسان عقیدت مند ہیں۔ آپ کی جلالت' علمی' زہد و ورع اور گراں قدر ناصحانہ کلمات پر ساری دنیا جھکی ہوئی ہے اور ان کے ذریعہ ملک و ملت کی کیسی اچھی تعمیر ہو رہی ہے۔

آج بھی اگر کوئی طالب علم اپنے آپ کو مذموم خصائص اور معاصی سے دور رکھے اور اپنے آپ کو ان سے منزہ کرے تو علم کی انوار و برکات سے وہ ملک و ملت کا سچا خادم بن سکتا ہے۔

جہاد جو قیامت تک جاری ہے

محمد اقبال' حیدر آباد

ایمان اور جہاد یا اسلام و جہاد لازم و ملزوم ہیں۔

قادیانی قوتوں سے جہاد جاری ہے' جانی مالی قربانی دیں۔

"جن (مومنوں) کے خلاف (ظالموں نے) جنگ کر رکھی ہے اب انہیں بھی (اس کے جواب میں جنگ کی) اجازت دی جاتی ہے کیونکہ ان پر سراسر ظلم ہو رہا ہے اور اللہ ان کی مدد کرنے پر ضرور قادر ہے (یہ وہ مظلوم ہیں) جو ناحق اپنے گھروں سے نکال دیئے گئے (ان کا کوئی جرم نہ تھا اگر تھا تو صرف یہ کہ) وہ کہتے ہیں کہ ہمارا پروردگار و آقا اللہ ہے اور (دیکھو!) اگر اللہ بعض لوگوں کے ہاتھوں بعض لوگوں کی مدافعت نہ کرتا اور ایک گروہ کو دوسرے گروہ پر ظلم و تشدد کرنے کے لئے بے روک چھوڑ دیتا تو (کسی قوم کی عبادت گاہ زمین پر محفوظ نہ رہتی) خانقاہیں' گرجے' عبادت گاہیں اور مسجدیں جن میں کثرت سے اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے ڈھا دیئے جاتے (یاد رکھو!) جو کوئی اللہ کی حمایت کرے گا اللہ اس کی حمایت کرے گا۔ بلاشبہ اللہ قوت رکھنے والا اور سب پر غالب ہے۔"

(الحج)

بالاتفاق یہ پہلی آیت ہے جو اذن قتال یا جہاد کے بارے میں نازل ہوئی۔ اس کے نزول کی تاریخ ۱۲ صفر ۲ ہجری' اگست ۶۲۳ء بتائی جاتی ہے۔

مندرجہ بالا آیات دراصل فلسفہ جہاد کی آئینہ دار ہے۔ جہاد قدرت کا تاریخی عمل ہے جو دنیا میں انسان کی دینی و مذہبی آزادی' مختلف اقوام و ملل کی عبادت گاہوں کی حفاظت اور امن و سلامتی کی خاطر شریر و استحصالی قوتوں کے خلاف جاری و ساری رہتا ہے۔

جہاد کے لغوی معنی کسی ناپسندیدہ چیز کے دفع کرنے میں انتہائی کوشش کرنے کے ہیں۔ کوشش کبھی ہتھیار سے ہوتی ہے' کبھی زبان سے' کبھی قلم سے اور کبھی کسی اور طریقے سے۔ اسلامی اصطلاح میں جہاد کی تعریف یہ ہے کہ اپنے قومی مفاد کے تحفظ و بقا اور امن پسند رعایا کی جان' مال اور عزت کے بچانے میں فوج محمدی صلی اللہ علیہ وسلم جس کا ہر مسلمان سپاہی ہے اپنی جانیں پیش کرے۔ جہاد کے معنی اپنی پوری پوری طاقت کے ساتھ اللہ کی راہ میں کوشش کرنے کے ہیں یعنی کسی وقت بھی ہمت نہ ہارنا' بزدل نہ بننا' پیٹھ نہ دکھانا۔ جہاد سے خونریزی مراد نہیں ہے بلکہ اعلائے کلمۃ اللہ اور دفع فتنہ مقصود ہے۔ اللہ کے دین کو بلند کرنے اور غالب کرنے کی غرض سے مظلوم مسلمانوں کو کافروں

کے ہاتھ سے چھڑانے اور خلاصی دلانے کے لئے مسلمانوں کو شیطان کے دوستوں (کافروں) سے لڑنا بلا تامل ضروری ہوا۔ نیز اگر کوئی جماعت مسلمان ہونے کے باوجود نماز' زکوۃ یا اسلام کے کسی قطعی حکم کے ماننے سے انکار کرے تو اس سے ضرور قتال کیا جائے گا۔ کافروں سے لڑائی اس واسطے ہے کہ ظلم موقوف ہو اور وہ کسی کو دین سے گمراہ نہ کر سکیں اور خاص اللہ ہی کا حکم جاری رہے۔ مسلمانوں کو کافروں اور مشرکوں سے اس وقت تک لڑتے رہنا چاہئے جب تک کہ ان کا زور نہ ٹوٹے۔ تاریخ شاہد ہے کہ جب کبھی کفار کو غلبہ ہوا مسلمانوں کا ایمان اور مذہب خطرہ میں پڑ گیا۔ اندلس کی مثال دنیا کے سامنے ہے کہ کس طرح قوت اور موقع ہاتھ آنے پر مسلمانوں کو تباہ کیا گیا یا مرتد بنایا گیا۔

جہاد کا اولین مقصد یہ ہے کہ اہل ایمان اہل اسلام مامون و مطمئن ہو کر خدا کی عبادت کر سکیں اور دولت ایمان و توحید کفار کے ہاتھوں سے محفوظ رہے۔ جہاد کا آخری مقصد یہ ہے کہ کفر کی شوکت نہ رہے۔ حکم اکیلے خدا کا چلے۔ اس لئے فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ "جہاد قیامت تک جاری رہے گا۔"

"اے ایمان والو! میں تمہیں ایسی سوداگری بتلاؤں جو تمہیں دردناک عذاب سے بچالے (وہ یہ ہے) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ جہاد کرو۔ یہ تمہارے لئے (ہر لحاظ سے) بہتر ہے اگر تم سمجھ بوجھ رکھتے ہو۔"

(الصف)

اللہ تعالیٰ نے اس حکم میں وقت کی تلوار خود انسان کے ہاتھ میں دے دی ہے اور اس پر سب سے بڑا فرض یہ عائد کیا ہے کہ وہ خدا کی مرضی کو اپنا ارادہ بنائے اور اس کے قانون کو دنیا پر غالب کرے اور اس کوشش (جہاد) میں وہ اپنی تمام طاقتیں صرف کر دے۔ اپنی جان' اپنا مال' اپنی خواہش' اپنے ارادے سب قربان کر دے۔

جہاد مالی یہ ہے کہ اسلام کی خدمت اور مسلمانوں کی امداد کے لئے اپنا زر و مال قربان کیا جائے۔ مجاہدین کے اہل و عیال کی امداد کی جائے۔ جہاد کی تیاری میں جس قدر مال خرچ کرو گے اس کا پورا پورا بدلہ ملے گا۔ ایک درہم کے عوض سات سو درہم اور بسا اوقات دنیا میں بھی اس سے کہیں زیادہ معاوضہ مل جاتا ہے۔ راہ جہاد میں مال خرچ کرنا اللہ کو قرض دینا ہے جو لوگ جہاد کی راہ میں مال خرچ نہیں کرتے وہ اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال دیتے ہیں کیونکہ جہاد سے اعراض کا نتیجہ قومی زندگی کی ہلاکت ہے۔

جس شخص نے خدا کی راہ میں کسی غازی کا سامان وغیرہ درست کیا۔ لباس' ہتھیار' سواری یا سامان خوراک وغیرہ سے امداد کی تو اس نے جہاد کیا اور جس شخص نے کسی غازی کے متعلقین کی اچھی طرح خبرگیری کی تو اس نے بھی جہاد کیا۔

حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے' وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمام صدقات میں بہتر صدقہ اللہ کے راستے میں سایہ کے لئے ایک خیمہ دینا اور ایک خادم اللہ کے راستہ میں (جہاد کرنے والے کو) دینا اور ایک نوجوان اونٹنی اللہ کے راستہ میں (مجاہد) کو دینا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ "جس شخص نے نہ جہاد کیا' نہ کسی مجاہد کے لئے سامان جہاد تیار کر کے دیا' نہ کسی مجاہد کی غیر موجودگی میں اس کے گھر والوں کی (خلوص) بھلائی کے ساتھ دیکھ بھال کی تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو قیامت سے پہلے بہت بڑے مصیبت میں مبتلا کرے گا۔"

"جب تم عمدہ مالوں کی خرید و فروخت میں لگ جاؤ گے اور گائے (بھینس) کے پیچھے لگ جاؤ گے اور (کھیتی باڑی) زراعت پر ہی خوش رہنے لگو گے اور جہاد کو چھوڑ بیٹھو گے تو اللہ تعالیٰ تم پر ذلت مسلط کر دے گا۔ یہ ذلت اس وقت تک نہ واپس لوٹائے گا جب تک تم دین کی طرف رجوع نہ کرو گے۔"

(القرآن)

جو قوم جہاد چھوڑ بیٹھے گی اللہ تعالیٰ اس پوری قوم پر عذاب نازل فرمائے گا۔

"اے مسلمانو! تم کو کیا ہو گیا ہے کہ جب تم سے کہا جاتا ہے کہ راہ خدا میں نکل کھڑے ہو تو تم زمین پر ڈھیر ہو جاتے ہو۔ کیا تم نے آخرت کے بدلے دنیا کی زندگی پر ہی قناعت کر لی ہے؟ اگر یہی بات ہے تو یاد رکھو کہ آخرت کی دائمی نعمتوں کے مقابلے میں دنیا کا مال و متاع بالکل ہیچ ہے۔ اگر تم صدائے جہاد سن لینے کے بعد بھی خدا کی راہ میں نہ نکلو گے تو خدا تم کو ذلت اور امرو غلامی کے عذاب دردناک میں مبتلا کر دے گا تم اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے وہ ہر چیز پر قادر ہے۔"

(التوبہ' ۳۸-۳۹)

ابو ایوب اور مقدادؓ فرماتے ہیں کہ اللہ پاک نے ہم لوگوں کو حکم دیا ہے کہ ہم ہر حالت میں جہاد کے لئے سفر کریں۔ ان دونوں حضرات کی مراد آیت ہے جس کا ترجمہ یہ ہے۔ "جہاد کے لئے نکلو خواہ تم تنگی میں ہو یا آسانی میں۔"

ابو سعد بن فضالہؓ فرماتے ہیں کہ میں اور سہیل بن عمروؓ ملک شام جہاد کے لئے ایک ساتھ چلے۔ میں نے ان سے سنا کہ وہ فرماتے تھے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم میں سے اللہ کے راستے میں اپنی عمر بھر میں سے تھوڑی دیر کے لئے ٹھہرنا بہتر ہے اس کے عمل سے جو اس نے مدت العمر اپنے گھر رہ کر کئے ہیں۔ حضرت سہیلؓ نے کہا کہ مرتے دم تک برابر جہاد کروں گا اب مکہ لوٹ کر نہ آؤں گا۔" چنانچہ یہ ہمیشہ ملک شام میں رہے اور طاعون عمواس میں انتقال کر گئے۔

ابو نوفل فرماتے ہیں کہ حارث بن ہشام مکہ سے نکلے۔ اہل مکہ کو ان کی روانگی سے انتہائی قلق تھا۔ کوئی روٹی کھانے والا مکہ میں ایسا نہ بچا جو انہیں پہنچانے نہ نکلا ہو۔ جب یہ مکہ سے چل کر بطحا یا کسی اور مقام میں جہاں اللہ نے چاہا کھڑے ہوئے۔ لوگ بھی ان کے ارد گرد کھڑے رو رہے تھے۔ جب انہوں نے لوگوں میں یہ گھبراہٹ دیکھی تو کہا۔ "اے لوگو! خدا کی قسم میں تم لوگوں سے ناراض ہو کر نہیں جا رہا ہوں اور نہ یہ کہ کر ایک شہر کو چھوڑ کر دوسرا شہر اختیار کر رہا ہوں۔ لیکن یہ امر (جہاد فی سبیل اللہ) ایسا ہے کہ جس کے لئے قریش کے کچھ لوگ نکلے تھے۔ جو نہ خاندانی تھے' نہ دولت مند تھے وہ اس جہاد کی بدولت ہم سے آگے بڑھ گئے۔ خدا کی قسم اگر مکہ کے پہاڑ سونے کے ہو جائیں اور ہم ان کو اللہ کے راستے میں خرچ کر دیں تب بھی ہم ان کے ایک دن کے ثواب کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ خدا کی قسم اگر ہم لوگ دنیا میں اس فضیلت کو گم کر چکے ہیں تو ہماری یہ طلب و آرزو ہے کہ آخرت میں تو ان کے شریک ہو جائیں۔ اللہ کے نزدیک زیادہ مستحق وہ آدمی ہے جس نے اس کام کو کیا۔" یہ کہہ کر وہ ملک شام کی طرف روانہ ہو گئے اور اپنے ساتھ اپنے گھر والوں کو بھی لے گئے اور وہیں جا کر شہید ہو گئے۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "صبح کو شام کو اللہ کی راہ میں (جہاد کے لئے) جانا دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہے۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں اس کو بہت پسند کرتا ہوں کہ اللہ کی راہ میں مارا جاؤں' پھر زندہ کیا جاؤں پھر مارا جاؤں' پھر زندہ کیا جاؤں پھر مارا جاؤں' پھر زندہ کیا جاؤں۔"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "جنت میں سو درجے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لئے تیار کیا ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں۔ ان درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان و زمین کے درمیان فاصلہ ہے۔ جب تم اللہ تعالیٰ سے جنت مانگو تو "فردوس" مانگو اس لئے کہ جنت کا درمیانی و اعلیٰ حصہ ہے۔"

حضرت زیادؓ جو حضرت خالدؓ کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ روایت کرتے ہیں کہ حضرت خالدؓ نے مرتے وقت فرمایا کہ سطح زمین پر اس رات سے زیادہ محبوب کوئی اور رات میرے لئے نہیں گزری کہ سردی انتہائی سخت اور پانی کو جما دینے والی پڑ رہی تھی میں بھی مہاجرین کی ایک جماعت میں تھا کہ اس کی صبح کو دشمنوں سے مڈبھیڑ ہونے والی تھی۔ لہٰذا تم لوگ جہاد کو لازم پکڑ لو۔ قیس بن ابی حازم فرماتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولیدؓ نے فرمایا کہ وہ رات کہ میرے گھر نئی دلہن آئی ہو اس سے مجھے الفت بھی ہو اور لڑکے کے پیدا

ہونے کی بشارت بھی اس رات میں دی گئی ہو میرے نزدیک اتنی محبوب نہیں جتنا کہ وہ رات ہے جس میں ایسی سردی پڑ رہی ہو جو پانی کو جما دینے والی ہو اور میں مہاجرین کے ہمراہ ہوں اور صبح ہی دشمن پر حملہ ہونے والا ہو۔"

ابو وائل فرماتے ہیں کہ حضرت خالدؓ نے وفات کے قریب فرمایا کہ میں نے جہاد میں شہید ہونے کی تمنا کی تھی مگر میرے مقدر میں نہ تھا اور میں اب اپنے بستر پر مر رہا ہوں اور میرے پاس لا الہ الا اللہ کے بعد کوئی عمل ایسا نہیں کہ جس سے میں امید رکھوں۔ مگر ایک رات ہے جو میں نے سر پر ڈھال لئے ہوئے گزاردی اور ابر میرے اوپر لگاتار صبح تک برستا رہا۔ صبح ہم نے کفار پر حملہ کردیا۔ اس کے بعد فرمایا جب میں مرجاؤں تو میرے سارے ہتھیار اور میرا گھوڑا ذرا خیال کر کے جمع کرلینا اور اس کو جہاد فی سبیل اللہ کے لئے دے دینا۔

جہاد تزکیہ نفس کا ایک موثر اور اہم ذریعہ ہے چنانچہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کی تربیت پر خصوصی توجہ فرمائی اور مسلمانوں کو اپنے عہد کا مثالی "مجاہد" بنادیا۔ مجاہد اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ مجاہد "بندہ رحمان" ہوتا ہے لہٰذا وہ اس کے بندوں کے حقوق ان کی مادی و روحانی یا دنیوی و اخروی مفادات اور فلاح و بہبود کی خاطر ان کے دشمنوں کے خلاف جان و مال کے ساتھ زبان و قلم اور تلوار کے ذریعے جدوجہد اور جنگ و قتال کرتا ہے۔ جہاد کا محرک حقیقی محبت الٰہی اور محبت انسانی ہے۔ جو حق و صداقت، امن و سلامتی، عدل و احسان اور رحمت و محبت کی راہ ہے۔ جسے قرآن مجید "تقویٰ" سے تعبیر کرتا ہے۔

(محمد اقبال دکان نمبر ۲، عمران کلاتھ اسٹور جامع کلاتھ مارکیٹ، یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد، حیدر آباد سندھ)

قادیانی مصنوعات شیزان کا بائیکاٹ کریں

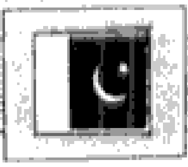

اے والیٔ وطن

پاکستان کی عزت و آبرو کچے دھاگے سے لٹک رہی ہے

اپنے اقدار کو پہچانئے

از۔ ڈاکٹر صوفی بدرالدین قریشی

دنیا کی سب سے بڑی اسلامی مملکت پاکستان اسلام کے نام پر معرض وجود میں آئی تھی۔ برصغیر کے مسلمانوں نے علیحدہ وطن محض اس لئے حاصل کیا تھا کہ وہ یہاں پوری آزادی سے دین مبین، شریعت محمدیؐ اور اسلامی روایات کا شعائر کے مطابق اپنی زندگیاں بسر کرسکیں۔ لیکن یہ حقیقت بڑی ہی تکلیف دہ ہے کہ حصول پاکستان کے بعد ہم نے اصل مقصد کو فراموش کردیا ہے۔ دنیاوی اغراض و مفادات، جاہ و حشم اور ظاہری نمود و نمائش کی دوڑ میں ہم اس قدر آگے نکل چکے ہیں کہ تنزل او جہل ہوتی جارہی ہے۔ ساڑھے چار دہائے گزر چکے ہیں قومی زندگی کے ہر شعبہ میں اسلامی مروجہ نظام کو اسلامی اصولوں کے مطابق ڈھالنے کے دعوے تو بہت کئے گئے لیکن عملاً ہم اسلام سے بہت دور ہوتے چلے گئے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ نظریہ پاکستان اور اسلام کے مخالف عناصر کو کھل کھیلنے کا موقع ملا۔ انہوں نے سیاست، صحافت، ثقافت، ادب، صنعتی اور تجارتی اداروں میں اپنی کمین گاہیں بنالی ہیں اور اتنے دیدہ دلیر ہوگئے ہیں کہ اعلانیہ پاکستان اور اسلام کے خلاف باتیں کرنے لگے ہیں۔ ایوبی آمریت کے دس سالہ دور میں لادینی تحریکوں اور لادین عناصر کو تقویت پہنچی کیونکہ گھٹن کی فضا زیر زمین سرگرمیوں کے لئے نہایت سازگار ثابت ہوتی ہے۔ صلیبی و اسرائیل و ہنود کے ایجنٹ اعلانیہ اسلامی شعائر کا تضحیک و اہانت کرنے لگے جب آمریت کی تاریکیاں چھٹیں تو یہ عناصر بھانت بھانت کی بولیاں بولتے ہوئے عوام کو گمراہ کرنے لگے۔ یہ سلسلہ اب بھی جاری ہے۔ کبھی اسلام میں سوشلزم کے پیوند لگائے جاتے ہیں کبھی کسی اور ازم کا نعرہ بلند کیا جاتا ہے۔ تو کبھی طے شدہ آئینی و سیاسی مسائل دوبارہ اٹھا کر قوم کو فکری و نظریاتی انتشار سے دوچار کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ان کا اس کے سوا کچھ مقصد نہیں ہے۔ کائنات ارضی کے اس خطے میں اسلام کا نام نہ لیا جائے۔ ہماری اس تمہید کے محرک پیپلزپارٹی کی سربراہ بے نظیر بھٹو اور ان کے پروردہ افکار گیلانی کے بیانات ہوئے۔ لادین اور مرتد مختلف لبادے اوڑھ کر پاکستان دشمن سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔ پاکستان، اسلام کے نام پر معرض وجود میں آیا تھا۔ اس لئے محب وطن پاکستانیوں اور فرزندان اسلام پر فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ نظریات اور اصولوں کے تحفظ کے لئے متحد ہوجائیں، جن کے لئے پاکستان حاصل کیا گیا تھا۔

پاکستان اسلام کے نام پر معرض وجود میں آیا تھا اور ہم یہ بات برائے بحث بھی تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں کہ یہاں اسلام کے سوا کوئی اور نظام نافذ ہوسکتا ہے۔ یہ بات ناقابل فہم ہے کہ خدا اور رسولؐ کے نام پر قائم ہونے والے ملک میں آخر اسلام دشمن عناصر کو کھل کھیلنے کا موقع کیوں دیا جارہا ہے۔ بے نظیر بھٹو کی ہرزہ سرائی اور قرآن کی تعزیرات کو غیر اخلاقی بتانا اور شعائر اسلام کو تنقید کا نشانہ بنانا کسی بھی غیرت مند مسلمان کے لئے قابل برداشت نہیں ہے۔ پیپلزپارٹی کے افکار گیلانی نے تنقید برائے تنقید والے مقولے پر عمل کرتے ہوئے اقلیتوں کے ہم زبان ہو کر وزیر اعظم کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا ہے کہ وزیر اعظم پاکستان نے مذہبی انتہا پسندوں کی دھمکی کہ راست اقدام کیا جائے گا کے دباؤ میں آکر قومی شناختی کارڈ میں مذہبی خانے کے اندراج کا فیصلہ کیا ہے اور یہ کہ اس ضمن میں کابینہ کو اعتماد میں نہیں لیا گیا اس لئے یہ وزیر اعظم کا ذاتی فیصلہ ہے۔ اس معاملہ میں انہوں نے قانونی مشیروں سے بھی مشورہ نہیں لیا اور اس طرح کابینہ کو اعتماد میں لئے بغیر ملکی تاریخ کا متنازعہ ترین فیصلہ کیا گیا ہے۔ علمائے کرام کو مذہبی انتہا پسند اور اسلام کو متنازعہ مسئلہ قرار دینے والے احمق اور اسلام کے باغی ہیں۔ پاکستان کی غالب اکثریت کے لئے اسلام کبھی بھی متنازعہ مسئلہ نہیں رہا ہے۔ علمائے کرام نے مبلغ دین ہونے کی حیثیت سے وزیر اعظم کو قطعی درست اور صائب مشورہ دیا ہے کیونکہ

پاکستان میں آباد کروڑوں مسلمانوں کی غالب اکثریت یہی چاہتی ہے اور اللہ و رسولؐ کی خوشنودی بھی اسی میں ہے۔ اسی نام پر ملک حاصل کیا گیا تھا۔ اس لئے شناختی کارڈ میں مذہبی خانے کے اندراج کے سلسلہ میں وزیراعظم یا صدر مملکت کسی کم علم کابینہ یا یورپی اسکالروں سے مشورہ لینے کے قطعی پابند نہیں ہیں۔ پاکستان ایک نظریاتی مملکت ہے۔ اس کی بنیاد اسلام کے اصولوں پر رکھی گئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستان کے ۱۹۷۳ء کے دستور میں بھی سابقہ دساتیر کی طرح اسلامی نظریہ حیات کی حفاظت' اس کی نشرو اشاعت اور نفاذ پر خصوصی توجہ دی گئی ہے۔ ملک کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان رکھا گیا ہے اور اسلام کو سرکاری مذہب قرار دیا گیا ہے۔ دستور میں مسلمان کی تعریف بھی کی گئی ہے۔ جو شخص خدا کی وحدانیت اور پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر خدا کے آخری نبی کی حیثیت سے مکمل یقین رکھتا ہے' دستور کی روح سے مسلمان تصور کیا جائے گا۔ پاکستان کا صدر اور وزیراعظم ہمیشہ مسلمان ہو گا کوئی غیر مسلم ان عہدوں پر فائز نہیں ہو سکتا۔ اس کے علاوہ قومی اسمبلی کے اسپیکر' ڈپٹی اسپیکر' سینیٹ کے چیئرمین' ڈپٹی چیئرمین' وفاقی و صوبائی وزراء کو حلف اٹھاتے وقت اسلامی نظریہ کے تحفظ کا اقرار کرنا ہوتا ہے۔ ۱۹۷۳ء کا آئین عوامی آئین ہے۔ جسے براہ راست عوام کے منتخب نمائندوں نے تشکیل کیا ہے لہذا یہ عوامی خواہشات کا ترجمان آئین ہے۔ آئین کا افتتاحیہ اس کے بنیادی مقاصد اور اصولوں کا غماز ہے۔ برصغیر کے مسلمانوں نے اتنی بڑی قربانیاں محض اس لئے دی تھیں کہ وہ ایک حقیقی اسلامی معاشرہ قائم کر سکیں چنانچہ پاکستان میں اسلامی نظریہ کو سب سے پہلے قرارداد مقاصد (جسے پہلی دستوریہ نے ۱۹۴۹ء میں منظور کیا) اور بعد میں دونوں کالعدم دساتیر میں سرکاری طور پر تسلیم کیا گیا۔ پاکستان کے افتتاحیہ کا آغاز ان الفاظ سے ہوتا ہے۔

"چونکہ تمام کائنات میں حاکمیت صرف خداوند تعالیٰ کی عظیم ذات کو حاصل ہے۔ اس لئے جن اختیارات کا استعمال پاکستان کے عوام کو کرنا ہے وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے مقدس امانت ہے۔"

افتتاحیہ کے آغاز میں ہی واضح کر دیا گیا ہے کہ اختیارات کا استعمال خدا تعالیٰ کی عائد کردہ حدود کے اندر ہو گا۔ یعنی شرعی قوانین کو بالادستی حاصل ہو گی اور عام قوانین پر ان کی فوقیت کو آئینی طور پر تسلیم کیا گیا ہے۔ قرارداد مقاصد کا مطالعہ پاکستان میں دستوری ارتقاء کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے۔ قرارداد مقاصد میں کہا گیا ہے کہ اقتدار اعلیٰ کا مالک خدا تعالیٰ ہے اور پاکستان کے شہری اسے قرآن اور سنت کی مقرر کردہ حدود میں رہ کر استعمال کریں گے۔ جمہوریت' آزادی' مساوات اور معاشرتی انصاف کے وہ تصورات جو اسلام نے پیش کئے ہیں' نافذ کئے جائیں گے اور مسلمانوں کو ضروری مواقع فراہم کئے جائیں گے کہ وہ اپنی زندگیوں کو اسلام کے اصولوں اور تعلیمات کے مطابق مرتب کر سکیں۔ ۱۹۵۶ء اور ۱۹۶۲ء کے دساتیر کی طرح ۱۹۷۳ء کے دستور میں بھی حکمت عملی کے اصولوں کو جگہ دی گئی ہے۔ ان اصولوں کی حیثیت لائحہ عمل کی سی ہوتی ہے۔ جن کو سامنے رکھتے ہوئے حکومت اپنی پالیسی مرتب کرتی ہے۔ ان پر عمل پیرا ہونا حکومت کی اخلاقی ذمہ داری ہوتی ہے حکمت عملی میں چیدہ چیدہ اصول یہ ہیں۔

① پاکستان کے مسلمانوں کو انفرادی و اجتماعی طور پر اپنی زندگیاں اسلام کے اصولوں کے مطابق ڈھالنے کے لئے مناسب سہولتیں فراہم کی جائیں۔ ایسے اقدامات کئے جائیں کہ مسلمان قرآن حکیم اور سنت کی تعلیمات کو سمجھ سکیں۔

② قرآن حکیم کی تعلیم لازمی قرار دی جائے اور حکومت اس امر کا خیال رکھے کہ قرآن حکیم کی طباعت غلطیوں سے پاک ہو۔

③ ملک میں اسلام کا ضابطہ اخلاق نافذ کیا جائے۔

④ زکوٰۃ اور اوقاف سے متعلقہ امور کا مناسب انتظام کیا جائے۔

قرارداد مقاصد کو دستور میں بطور افتتاحیہ استعمال کیا گیا ہے۔ آئین کی دفعہ ۲۲۷ میں درج ہے کہ تمام رائج الوقت قوانین کو اسلامی تعلیمات سے ہم آہنگ کیا جائے اور آئندہ ایسا کوئی قانون وضع نہیں کیا جائے گا جو اسلام کے منافی ہو۔ یاد رہے اسلام کی روشنی میں قوانین کی آئینی حیثیت کو جانچنے کا اختیار سپریم کورٹ کے بجائے "اسلامی معاشرتی کونسل" کو دیا گیا ہے۔

صلیبیوں' یہود اور ہنود کے ایجنٹ' علمائے کرام کو مذہبی اسکالر اور اسلام کو متنازعہ مسئلہ قرار دینے والے مسلمان کہلانے کے مستحق نہیں قرار دیئے جا سکتے۔ بالآخر مار آستین خود کو بے نقاب کرنے لگے ہیں جو نہاں خانوں میں چھپے سوا نو سو سال سے ملت اسلامیہ کو ڈس رہے ہیں۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان کا سرکاری مذہب اسلام ہے۔ اس لئے قومی شناختی کارڈ پر مذہب کے خانے کے اندراج کے سلسلے میں یورپی اسکالروں یا کم فہم کابینہ سے مشورہ کرنا یا انہیں اعتماد میں لینا قطعی ضروری نہیں ہے۔ یورپی اسکالروں کو ہروقت دھڑکا لگا رہتا ہے کہ اگر پاکستان میں اسلام کا عادلانہ نظام قائم ہو گیا تو ان کی دانشوری ماند پڑ جائے گی۔ ان لوگوں کا دین اور ایمان قوم و وطن فروشی اور جھوٹ کے ذریعہ دنیاوی عیش و آرام حاصل کرنا ہے۔ آئین کی رو سے قومی شناختی کارڈ پر مذہب کے خانے کا اندراج وزیراعظم پاکستان کا ایک احسن اقدام ہے اور انہیں پورا پورا حق حاصل ہے کہ وہ پاکستان کی غالب اکثریت کی خواہشات کا احترام کریں۔ تاہم وزیراعظم سے بھی اسلامیان پاکستان کا شکوہ بجا ہے کہ قومی شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کا اندراج کا فیصلہ ہو جانے کے باوجود ابھی تک نوٹیفکیشن جاری نہیں ہو سکا ہے۔ وہ کون سی وجوہات ہیں جو اس نیک کام میں تاخیر کا سبب بن رہی ہیں۔

پاکستان میں آباد دس کروڑ مسلمانوں کی امنگوں اور خواہشات کو چند لاکھ قادیانیوں' پارسیوں اور عیسائیوں کی خواہشات پر قربان نہیں کیا جا سکتا۔ ہم مسٹر جے سالک سے بھی گزارش کریں گے جو تحریک وہ شروع کرنے کا اعلان کر رہے ہیں وہ اس کے بے دین اور متعصب صلیب اعظم کے محافظ نے سوا آٹھ سو سال پہلے شروع کی تھی اور اس کے صلیبی آقاؤں نے مسلمان نوجوانوں کے ذہنوں سے مذہب نکالنے کے لئے کردار کشی کی مہم شروع کر دی تھی۔ انہوں نے دو طرفہ یلغار کی تھی۔ ایک طرف امراء' وزراء اور حکمرانوں کو دولت' عورت اور شراب کے نشے کا دلدادہ بنایا گیا تو دوسری طرف پسماندہ لوگوں کو توہم پرستی میں مبتلا کر کے مذہب کے خلاف وسوسے پیدا کئے گئے۔ بعض مورخین رقم طراز ہیں کہ ایک وقت ایسا بھی آیا کہ صلیبی حکمرانوں نے میدان جنگ کو اہمیت دینا چھوڑ دی تھی۔ وہ اس نظریہ کے قائل ہو گئے تھے کہ جنگ ایسے طریقہ سے لڑی جائے کہ مسلمانوں کی جنگی قوت زائل ہوتی رہے۔ ان کے مذہب پر پرزور حملہ کیا جائے اور ان کے دلوں میں ابہام پیدا کئے جائیں۔ اس قسم کے مفکروں میں "فلپ آگسٹس" سرفہرست ہے۔ یہ صلیبی حکمران اسلام دشمنی کو اپنے مذہب کا بنیادی اصول خیال کرتا تھا اور کہتا تھا کہ ہماری جنگ حکمرانوں کی جنگ نہیں بلکہ صلیب اور اسلام کی جنگ ہے جو ہماری زندگی میں نہیں لیکن کسی نہ کسی وقت ضرور کامیابی سے ہمکنار ہو گی اس لئے ضروری ہے کہ مسلمانوں کی نوجوان نسل کے ذہنوں سے قومیت نکال کر جنسیت بھر دی جائے۔ ایک یورپی مورخ "آندرے آزون" کے مطابق اس الزام کے جواب میں ایک مرتبہ آگسٹس نے کہا تھا کہ ایک مسلمان حکمران کو پھانسنے کے لئے وہ اپنی کنواری بیٹیوں کو بھی ان کے حوالے کرنے سے گریز نہیں کرے گا۔ صلیب اعظم کے محافظ نے کہا تھا کہ عیسائیت کا فرض ہے کہ کرہ ارض سے اسلام کا وجود ختم کیا جائے ضروری نہیں ہے کہ حصول مقصد کے لئے جنگ کی جائے۔ جو بھی ذریعہ موثر ہو استعمال کیا جائے۔ انہیں ہر ذریعہ سے عیسائیت پر مائل کیا جائے۔ اگر عیسائیت قبول کرنے پر تیار نہ ہوں تو ان کے ذہنوں سے اسلام نکال دیا جائے اور اس طریقہ سے ان کے اندر بدی کا بیج بو دیا جائے اور سامنے یہ مقصد رکھا جائے کہ مسلمانوں کا نام و نشان مٹانا ہے۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ہر طریقہ استعمال میں لایا جائے۔ خواہ دوسروں کی نگاہوں میں وہ ناجائز' ظالمانہ اور شرمناک ہو۔ "ریجنالٹ" نے کہا تھا کہ یہ قوم کردار کے ہاتھوں تباہ ہو گی ضروری نہیں ہم جنگ

کے میدان میں لڑیں ہم کسی محاذ پر بھی لڑ سکتے ہیں۔ صلیبی ذہنیت کی اس سازش کے باعث ملت اسلامیہ کی جڑیں کھوکھلی ہو چکی ہیں۔ ایمان فروش قرآن ہاتھوں میں لے کر اپنی وفاداری کا یقین دلاتے ہیں۔ ہر شخص مسلمان نہیں ہے اور جو مسلمان نہیں ہے وہ دشمن ہے اور دشمن جو دوستی کا اظہار کرتا ہے تو اس میں بھی دشمنی پوشیدہ ہوتی ہے وہ بھائی کو بھائی کے خلاف استعمال کرتا ہے اور جہاں موقع میسر آتا ہے۔ اسلام کی بیخ کنی کرتا ہے اور یہی اس کا مقصد ہے۔ اپنی اقدار پہچانئے۔ ملت اسلامیہ تہذیب جدید کے تار عنکبوت میں الجھ کر رہ گئی ہے۔ پس پردہ جھانکیے کہ دشمن کہاں کہاں اور کیسے کیسے روپ میں گھات لگائے بیٹھے ہیں۔ ان ہاتھوں کو پہچانئے جو مسلمان قوم کو کرہ ارض سے مٹا دینے کا عزم رکھتے ہیں۔ ملت اسلامیہ مدہوش ہے اور لگتا ہے کہ اسی مدہوشی میں اس کی روح قفس عنصری سے پرواز کر جائے گی۔ قوم مر رہی ہے۔ اے چارہ گرو کچھ خیال اس کا بھی کرو۔ جو اچھے اور برے کی تمیز کھو چکی ہے۔ مادی زندگی ہی کو سب کچھ خیال کر لیا گیا ہے۔ اسلام کے خلاف خوفناک سازش ہو رہی ہے۔ اس سازش کی کڑیاں اور اہم مہرے بھی منظر عام پر آنے لگے ہیں۔ مگر سازشی ہاتھ پس پردہ ہیں۔ یہ سازش کسی اونچے پیمانے پر اس طرح تیار کی گئی ہے کہ تمام کام چھوٹے درجہ کے لوگوں پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ یار لوگوں نے اپنا جال بہت سوچ سمجھ کر تیار کیا ہے۔ جس کی ڈوریاں عقب میں پوشیدہ ہاتھوں میں ہیں۔ جو بڑی کامیابی کے ساتھ ڈوریاں ہلا رہے ہیں۔ موت چلتی ہوئی ہمارے قریب آ چکی ہے۔ پاکستان کی عزت و آبرو کچے دھاگے سے لٹک رہی ہے۔ فرزندان اسلام پر جہاد فرض ہو چکا ہے۔ سروں پر کفن باندھ کر ظلم و ستم کے آگے طوفان بن کر ڈٹ جائیے کہ دشمن کا دل دہل جائے۔ اگر دشمن غیرت کو للکارے تو غیرت کے شرارے بن کر اس پر لپکئے اور اس کے حوصلے پست کر دیجئے اور دشمن کے اعصاب پر دہشت بن کر چھا جائیے۔ ان بے دین عناصر کی بوٹیاں نوچ لیجئے جو روٹی چھیننے کے بعد اب ایمان بھی چھین لینا چاہتے ہیں۔ یہود و ہنود اور صلیبیوں کے ایجنٹ ہمارا قومی تشخص ختم کرنے کے لئے کوشاں ہیں۔ مسلمانوں کے اذہان سے قومیت اور مذہب نکالنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ دشمن نے بہت خطرناک ہتھیار استعمال کیا ہے۔ ہمارے ذہنوں سے درخشندہ ماضی نکال کر اپنے نظریات کی سیاہی بھرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ نوجوان نسل کی سوچ بدلنے پر فوری توجہ دی جانے کی ضرورت سے انکار کی گنجائش نہیں ہے۔

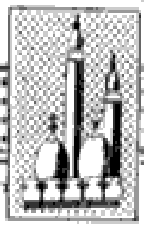

اصلاح امت

از۔ الشیخ عبدالعزیز بن باز، مفتی اعظم سعودی عرب ترجمہ۔ محمد ابراہیم خلیل، منصور پوری

اگر گویم مسلمانم بلرزم کہ دانم مشکلات لا الٰہ را

ملت اسلامیہ کے حکمران اور اہل اسلام کے نام

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی اشرف المرسلین نبینا محمد و علی آلہ واصحابہ اجمعین اما بعد۔

حکمت الٰہ متقاضی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی عملی مشق، خیر، شر، صحت، مرض، فقر، غنی اور ضعف کے نصاب کا امتحان لے تاکہ دیکھے کیوں، کیسے اور کتنا جانتے ہیں۔ کیا وہ کشادگی حالات اور تنگی حالات ہر حال میں اسی کے اطاعت شعار ہیں؟ ہر قسم کے حالات و واقعات میں اسی کے حقوق ادا کرنے کی فکر ہے؟

"اور آزمائیں گے ہم تمہیں شر، خیر اور فتنوں سے، شر یعنی فتنوں اور خیر اعمال سے، اور ہماری طرف ہی تمہیں لوٹ کر آنا ہے۔"

(سورۃ الانبیاء آیت ۳۵)

"کیا لوگوں نے یہ گمان کیا ہے کہ انہیں چھوڑ دیا جائے گا۔ یہ کہتے ہیں ہم ایمان لائے اور انہیں آزمایا نہیں جائے گا، اور ضرور، یقیناً" ہم نے ان سے پہلے لوگوں کو آزمایا، پس ضرور جان لئے گئے جنہوں نے سچ کہا اور ضرور سمجھ لئے گئے جنہوں نے جھوٹ کہہ دیا۔"

(سورۃ العنکبوت آیت ۱تا۳)

جب مخاطب ان باتوں کا علم حاصل کر لیتا ہے، پھر بے شک اللہ سبحانہ و تعالیٰ بندوں (افعال و اعمال) کی خبر اور ان کے شکر اور صبر کے لئے امتحان نافذ کرتا ہے تاکہ جزا کے لئے ان ہی کے حال اور ارتکاب کے مطابق انعام بخشے مسلمان پر واجب ہے۔ جب اللہ تعالیٰ اس پر انعام فرمائے، مال کی دولت سے وہ اپنے فقیر بھائی کو دیکھے اور مالی اعانت کرے کہ وہ اپنے مراحل زندگی آسانی سے بسر کرنے کے قابل ہو۔ بیشک اپنے مال سے اللہ تعالیٰ کا متعینہ حق ادا کرے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ فرماتا ہے۔

"اور حاصل کیجئے جو تمہیں اللہ تعالیٰ نے آخرت میں مقام دیتا ہے اور دنیا سے بھی اپنے نصیبہ کو نہ بھول جا اور اچھائی کر، جس طرح اللہ تعالیٰ نے تیری طرف اچھائی "احسان فرمایا" کی ہے۔ زمین پر فساد کی جستجو ہرگز نہ کر۔ بے شک اللہ تعالیٰ فساد کرنے والوں سے محبت نہیں کرتا۔"

(سورۃ القصص آیت ۷۷)

اور جب انسان بدنی و جسمانی ہر اعتبار سے مضبوط، صحت مند ہو جائے۔ پھر لازم رکھے کہ اپنے بھائیوں، پڑوسیوں، کمزوروں اور لاچار لوگوں کی ان کی ضرورت کے مطابق معاونت کرے اور اپنی طاقت کے مطابق خرچ کرے تاکہ ان سے بیماریوں کی سختی ختم ہو سکے اور اسی کی مثل جب علم میں طاقت ور ہو تو فرض ہے کہ اللہ تعالیٰ کے جملہ مسلمانان عالم کے لئے نفع مند ہو کہ جنہوں نے اپنے پر نعمت علم کو حرام کئے رکھا۔ پھر ان کے لئے نفع بخش دنیوی، دینی امور کی رہنمائی کرے تاکہ انہیں معلوم ہو جائے اللہ تعالیٰ نے ان پر کیا کچھ فرض کیا ہے۔ جیسا کہ مسلم فقیر، مریض اور لاچار پر صبر کرنا فرض ہے۔ پر امید رہنا کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نوازے گا۔ ہر جائز اسباب سے کوشش کے ساتھ تدارک کرنے سے اللہ تعالیٰ اس پر واضح فرماتا ہے جو بھی اسے لاحق ہوا ہو تاکہ سب کے سب نصیحت کے ساتھ ساتھ رب العالمین کے اس فرمان کو یاد رکھیں۔

"اور جبکہ تمہارے رب کا حکم ہے اگر تم شکرگزار ہو

کے تم پر ضرور زیادہ فضل و رحمت کروں گا اور اگر تم منکر ہو گے بلاشک میرا عذاب ضرور سخت ترین ہے۔"

(سورۃ ابراہیم آیت ۷)

اور جو کچھ بھی افراد کی نسبت فرمایا گیا ہے اسے جملہ افراد امم کے لئے بھی سمجھا گیا ہے۔

جس وقت امت مال' رجال' جوہری اسلحہ' علوم و فنون میں مضبوط ہوتی ہے تو امت کا حدود اربعہ جغرافیہ وسیع تر کرنا پڑے گا۔ اپنی مدد آپ کے تحت اپنی جانوں اور دین کی حفاظت فرض ہے اور عین ایسے ہی وارد ہونے والی ہر قسم کی زہریلی و گندی کھیاں جو مسلط کی جا چکی ہوں ان سے دفاع فرض و لازم ہے جو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہے اسے ملت کی وحدت' اخوت پر نثار کرنا' جس اخوت کے رشتہ کو اللہ تعالیٰ نے جوڑا' کرہ ارض کے شرق و غرب و جمیع اطراف و اکناف میں بسنے والے مسلمان کے درمیان بیان کیا گیا ہے۔

"کلا ریب جملہ اہل ایمان بھائی بھائی ہیں۔"

ملت کے زعماء' روساء اور جملہ اہل اسلام جہاں بھی تم آباد ہو' میں تمہیں ان آیات کریمہ سے عمل کے مطابقت کی دعوت دیتا ہوں' تاکہ اخوت حقیقی بغیر کسی رنگ' جنس و لسانی ہمارے درمیان قائم رہے تاکہ اہل اسلام مظلوم انسانیت پر دست شفقت رکھ سکیں۔ وگرنہ کون ہے؟

یہ بھی جان لو' اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس وقت میں ابتلاء و امتحان کے وسائل بھی دیئے ہوئے ہیں' جو پہلے نہ تھے۔ یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے بعض کو ایسے مختلف انعامات سے فیض بخشا ہے جو دوسروں کے پاس نہیں ہیں۔ انہیں فقر' جہل اور دشمنوں' یہودیت و عیسائیت و دیگر غیر مذاہب کے تسلط سے آزمایا ہے کسی کو جدید ترین آلات حرب' مواصلات و روابط سے آزمایا جن سے ایک مقام سے دوسرے مقام کے لوگوں کے احوال سے آگاہی اور جغرافیائی حدود کو ملایا جاتا ہے اور وہ ان انعامات کے بارے میں جواب دہ بھی ہوں گے۔ کچھ حقدار قرار پائے۔ زیادہ کو مدد کی قدرت بخشی' جب بھی وہ مدد کے ملتجی اور اہل ہوں ان کی مدد کو ہاتھ بڑھائیں۔

یاد رہے کہ! اہل اسلام سن بھی رہے ہیں اور دیکھ بھی رہے ہیں..... بوسنیا' کشمیر' فلپائن' افغانستان' اریٹیریا' حبشہ اور فلسطین اور بے شمار مقامات پر مسلمانوں پر کیا کیا حالت ہے۔ جہاں بھی مسلمان عددی اقلیت میں پائے جاتے ہیں۔ وہاں غیر مسلم و کافر اور مشرکین حکمرانوں نے ان کے بنیادی مذہبی حقوق سے محروم رکھا ہوا ہے۔ ان کا استحقاق لوٹانے کو ہرگز تیار بھی نہیں ہیں اور ہمارے روساء یعنی قادۃ المسلمین صحیح طریقے سے ان کی مدد' تائید اور اعانت کا حوصلہ بھی ہم نہیں پہنچاتے۔

اولاً"۔ مثل المومنین فی توادھم و تراحمھم و تعاطفھم مثل الجسد اذا اشتکی منہ عضو تداعی لہ سائر الجسد بالحمی والسھر۔

"مومنین کی محبت' صلہ رحمی اور آپس کی شفقت کی مثال ایک جسم کی مثال ہے جب ایک عضو میں عارضہ واقع ہوتا ہے تو سارا جسم بخار اور اذیت کو محسوس کرتا ہے۔"

ثانیاً"۔ فرمان محبوب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

"مومن' مومن کے لئے مثل اینٹوں کے ہے جو ایک دوسرے کو مضبوط رکھتی ہیں اور آپؐ نے اپنی دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو خلط ملط کرکے دکھایا۔"

ثالثاً"۔ فرمان رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

"مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ اس پر ظلم کرے اور نہ ہی ظلم کی انگیخت دے۔ جو کوئی بھی مسلمان بھائی کی غرض میں معاون ہوا' اللہ تعالیٰ اس کی غرض کا کارساز ہے۔ اور جس بھی مسلمان نے دوسرے مسلمان سے اذیت کو فنا کر دیا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کی اذیتوں سے ایک اذیت ہٹا دے گا اور جس مسلمان نے دوسرے مسلمان کے عیب کو چھپایا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے عیبوں کو ننگا نہیں ہونے دے گا۔"

رابعاً"۔ نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا۔

"جس شخص نے مومن سے دنیوی اذیتوں سے ایک اذیت کو بھی دور کر دیا اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کے دن کی ایک اذیت کو ہٹا دے گا اور جس شخص نے تنگی حالات میں آسانی کا راستہ ہموار کر دیا اللہ تعالیٰ اس کے لئے دنیا و آخرت میں آسانی کا راستہ کھول دے گا اور جس شخص نے مسلمان کے عیب کو چھپایا اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کے عیب چھپائے گا۔ اللہ تعالیٰ بندے کی مدد فرماتا ہے۔ جب تک بندہ اپنے بھائی کے لئے تعاون رکھے۔"

یہ جملہ صحیح احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض کے حصول کا ذریعہ ہیں۔ ہم پر واضح ہوا کہ دوسرے مسلمانوں سے تعاون' شعور اور بیداری اور ایک دوسرے کی (اصلاح' تربیتی' ثقافتی' تنظیمی' تبلیغی اور سرحدی) امور میں معاونت رکھیں۔ علماء رحمھم اللہ تعالیٰ علیہم نے بیچ تقریر کی' شک نہیں اگر مغرب میں مسلمان عورت مظلومیت کا ہدف بنے تو مشرق کے مسلمانوں کو اس کی مدد کو پہنچنا چاہئے تو پھر قتل کی وارداتیں' وحشیانہ مشق' ظلم کے ابواب' دشمنوں کی داستانیں' قتل و نقل کے تنگ دائرے بلاوجہ کیسے اور کیوں ہیں؟ اور پھر وہ کثیر محرکات جو مسلمانوں کے درمیان خلیج کا سبب ہیں اور مسلمانوں میں دینی بھائیوں و بہنوں کے لئے وہ تڑپ و بیداری نہیں ہوتی کہ ان کی مدد کو پہنچیں۔ الا ماشاء اللہ جملہ حکمرانان اسلام اور امت کے غنی و صاحب ثروت احباب و افراد جائزہ لیں کہ وہ شفقت و ہمدردی کا دامن کس قدر کمزور بھائیوں کے لئے ہموار رکھ سکتے ہیں تاکہ مختلف مقامات کے مظلومین کا استحقاق محفوظ ہو۔

اسلامی ممالک سفیروں اور وفود کی وساطت سے با آسانی وہاں کے مسلمانوں کے حالات کے متقاضی وسائل بہم پہنچا سکتے ہیں۔ یاد رہے جو مسلمان دوسرے ممالک کی عددی اقلیت میں ہیں۔ مثلاً" یہودی' عیسائی' شیوعیت اور غیر مذاہب و ملت کافرہ میں ہیں۔ جب کسی ایک مقام سے حقوق کے عدم تحفظ کی اطلاع حاصل ہو۔ بلاشبہ و اقتیاز وہ مملکت کسی دوست کی ہو یا دشمن کی' قریب ہو یا بعید سب کے سب احتجاجی مراسلات تنبیہہ و تہدید کے ساتھ سخت ترین نوٹس لیں۔ عالم دنیا میں کسی ایک فرد پر مظالم کے ریکارڈ پر فسادیوں کے لئے ایسا ہی جواب موزوں رکھا جائے۔ مسلمانو تم خاموش کیوں ہو؟ جبکہ تمہارے مسلمان بھائیوں پر ناروا آلات حرب کا استعمال' کربناک اذیتیں دے کر انہیں گھر سے بے گھر کیا جا رہا ہے اور کبھی کوئی جماعت یا قوم اپنی مظلوم بہن کی مدد الحب فی اللہ کے اصول پر متحرک نہیں ہے اور قریب ہے' اسی طرز پر جو آپ ملاحظہ و مشاہدہ کر چکے ہیں۔ دوسرے مسلمانوں پر بھی وارد ہو جائے۔ ان کا پھر کوئی بھی مددگار یا ظلم کو جواب دینے والا اور عذاب سے نجات دہندہ نہ نظر آئے۔ پھر بھی اللہ تعالیٰ ہی مددگار ہے اور اسی اللہ تعالیٰ کے حضور میں ہم جواب دہ ہیں۔ ملتجی ہیں کہ وہ ہمارے قلوب کو اپنی اطاعت میں بیدار رکھے۔ (آمین) اور ہمارے حکمرانان ملت اسلامیہ کو ہدایت سے سرفراز رکھے۔ (آمین) اور افراد ملت کو ان کے صحیح اور سچے معاون اور امر اللہ کے نفاذ کے لئے صاف شفاف مجاہدین' مخلصین و محسنین قوم کا اعزاز بخشے۔ (آمین) اور کتاب اللہ تعالیٰ و سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کی توفیق دے۔ (آمین) افواج مسلمین کی مدد اور دشمنان کی ریشہ دوانیوں کے آگے مضبوط فصیل بنا دے۔ (آمین) قرآن پاک میں ہے۔

"اور ضرور اللہ تعالیٰ مدد کرے گا۔ اس شخص کی جو اللہ تعالیٰ کی مدد کرتا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ طاقت ور غالب ہے۔ وہ لوگ جنہیں ہم حکمرانی دیں زمین پر نماز قائم کرتے ہیں' زکوۃ ادا کرتے ہیں' نیکی کا حکم اور برائیوں سے روکتے ہیں۔ آخر انجام اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔"

(سورۃ الحج ۴۰،۴۱)

"نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں آپس میں تعاون رکھو۔ گناہ زیادتی کرنے میں ہرگز معاون نہ ہو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو بے شک اللہ تعالیٰ سخت ترین عذاب کرنے والا ہے۔"

(سورۃ المائدہ ۲)

"قسم ہے رفتار وقت کی۔ بے شک انسان ضرور خسارے اور گھاٹے میں ہے۔ سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور عمل صالح کئے۔ سچائی کی تلقین کرتے رہے اور صبر کی تلقین کی۔"

(سورۃ العصر)

وصلی اللہ وسلم علی نبینا محمد و علی الہ و اصحابہ و اتباعہ باحسان۔

امتناع قادیانیت آرڈیننس

عدالتِ عالیہ نے

قادیانی اپیلیں مُسترد کر دیں

فیصلے سے متعلق مرزا طاہر کی گھڑنت پیشگوئی ٹیں ٹیں فش

قادیانیوں نے امتناع قادیانیت آرڈیننس کو عدالت عالیہ میں چیلنج کیا تھا۔ پانچ ججز حضرات پر مشتمل ایک بنچ نے جس کی سماعت کی۔ فریقین نے دلائل دیئے۔ سماعت کے دوران کچھ ججز حضرات نے ایسے نکتے اٹھائے کہ لندن میں بیٹھے مرزا طاہر اور دنیا بھر کے مرزائیوں کی باچھیں کھل اٹھیں۔ مرزا طاہر کو بسیار خوری کی وجہ سے یا اپھارہ کی وجہ سے کچھ الٹے سیدھے خواب آنے لگے جنہیں الہام کا درجہ دے دیا گیا چنانچہ مرزا طاہر نے ۵ فروری کو اپنے ایک مرزائی سے میں بھاشن دیا (ہم اس پر ہفت روزہ ختم نبوت کے شمارہ نمبرہ کے اداریے میں تفصیل سے روشنی ڈال چکے ہیں) اس بھاشن میں اس نے کہا۔

عدالت عالیہ نے جس قسم کے تبصرے کئے ہیں ان سے فضا بدلی ہوئی دکھائی دے رہی ہے اور عدالت عالیہ نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم عدل کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑیں گے (یعنی فیصلہ قادیانی جماعت کے حق میں ہوگا) اگر یہ فیصلہ ہے تو میں پاکستان کو مبارکباد دیتا ہوں۔

مرزا طاہر کے اس بھاشن کی تہہ میں دراصل خفیہ اشارہ کام کر رہا تھا جس کی بناء پر اس نے یہ الہام اور پیشگوئی گھڑی تھی کہ یہاں تک بھی کہا کہ اس فیصلہ سے مرزا قادیانی کا ایک (نام نہاد اور گول مول) الہام "بعد از گیارہ سال انشاء اللہ" پورا ہوگا اور میری پاکستان واپسی کی راہ ہموار ہو جائے گی لیکن جو فیصلہ ہوا وہ بالکل مرزا طاہر اور مرزا قادیانی کی نام نہاد پیشگوئیوں کے برعکس ہوا اور اس سے "مکذبین کا فرق بیڑہ ہو گیا۔" بہرحال مرزا طاہر کی یہ پیشگوئی ٹیں ٹیں فش ہو گئی۔ قادیانی حضرات کو جو مرزا طاہر کو مامور من اللہ سمجھتے ہیں انہیں مرزا طاہر کے بھاشن یعنی بیان کو بغور پڑھنا چاہئے اور عدالت عالیہ نے جو فیصلہ دیا ہے اس سے عبرت حاصل کرنی چاہئے نیز مرزا طاہر کو بھی چاہئے کہ عدالت عالیہ نے اس کی پیشگوئی اور الہام کے خلاف جو فیصلہ دیا ہے اگر اس میں ذرہ بھر بھی غیرت ہے تو اسے چلو بھر پانی میں ناک ڈبو کر مر جانا چاہئے۔

ذیل میں ہم اخبارات میں شائع شدہ عدالت عالیہ کے فیصلہ کا خلاصہ پیش کر رہے ہیں۔ بعد میں اس کا مکمل متن مع اردو ترجمہ پیش کیا جائے گا۔ عدالت عالیہ کے فیصلہ کا خلاصہ یہ ہے۔

اسلام آباد۔ سپریم کورٹ آف پاکستان نے امتناع قادیانیت آرڈیننس کے خلاف ۵ مختلف افراد کی اپیلوں کو مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ امتناع قادیانیت آرڈیننس کی وجہ سے بنیادی حقوق کی خلاف ورزی نہیں ہوئی۔ سپریم کورٹ کا فل بنچ مسٹر جسٹس شفیع الرحمان، مسٹر جسٹس عبدالقدیر چودھری، مسٹر جسٹس محمد افضل لون، مسٹر جسٹس سلیم اختر اور مسٹر جسٹس ولی محمد پر مشتمل تھا۔ سپریم کورٹ کے قائم مقام چیف جسٹس مسٹر جسٹس شفیع الرحمان نے اختلافی فیصلہ دیتے ہوئے امتناع قادیانیت آرڈیننس کے کچھ حصوں کو بنیادی حقوق سے متصادم قرار دیا ہے جبکہ فل بنچ کے چار ججوں مسٹر جسٹس عبدالقدیر چودھری، مسٹر جسٹس محمد افضل لون، مسٹر جسٹس سلیم اختر اور مسٹر ولی محمد نے کہا ہے کہ امتناع قادیانیت آرڈیننس بنیادی حقوق سے متصادم نہیں ہے۔ وفاق پاکستان کی نمائندگی ریاض الحسن گیلانی نے کی جبکہ قادیانیوں کی پیروی فخرالدین جی ابراہیم نے کی۔ مسٹر جسٹس شفیع الرحمان نے اپنے اختلافی فیصلے میں لکھا ہے کہ امتناع قادیانیت آرڈیننس کے کچھ حصے بنیادی حقوق سے متصادم ہیں اور آئین سے بالاتر ہیں۔ امتناع قادیانیت آرڈیننس کے نفاذ کے بعد پاکستان پینل کوڈ کی دفعات ۲۹۸/ بی اور اس کی ذیلی شقیں بی/۲۹۸/سی کی سب کلاز سی اور ڈی کو آئین سے بالاتر اور بنیادی حقوق سے متصادم قرار دیا ہے۔ ان دفعات کے تحت قادیانیوں کو اپنی عبادت گاہوں کو مسجد قرار دینے، اپنی عبادت کے لئے اذان کہنے اور اپنے عقائد کی تبلیغ کرنے اور ان کی طرف راغب کرنے پر پابندی لگائی گئی ہے اور ایسا کرنے کو قابل سزا جرم قرار دیا گیا ہے۔ مسٹر جسٹس شفیع الرحمان نے اپنے اختلافی فیصلے میں لکھا ہے کہ پاکستان پینل کوڈ کی حذف کردہ کلاز اور سب کلاز آئین کے آرٹیکل ۲۰ اور ۲۵ سے متصادم ہیں۔ جن میں تمام شہریوں کو مذہبی آزادی اور برابری کے حقوق دینے کی ضمانت دی گئی ہے۔ ان اپیلوں کی سماعت کے دوران اس آئینی نکتے پر بھی بحث ہوئی کہ پنجاب حکومت نے ۲۰ مارچ ۱۹۸۹ء کو قادیانیوں کے جشن صد سالہ پر پابندی عائد کر کے دستور کی خلاف ورزی کی تھی۔ سپریم کورٹ کے ۵ رکنی بنچ نے کثرت رائے سے فیصلہ دیا ہے کہ امن و امان بحال رکھنے اور شہریوں کے جان و مال کے تحفظ کے لئے پنجاب حکومت کا پابندی لگانے کا فیصلہ درست تھا اور اپیل کنندگان قادیانی حضرات عدالت میں یہ بات ثابت نہ کر سکے کہ جشن صد سالہ کی تقریبات ان کے مذاہب کا لازمی حصہ تھیں۔ مسٹر جسٹس شفیع الرحمان اور مسٹر جسٹس سلیم اختر نے اپنے فیصلہ میں لکھا ہے کہ دفعہ ۱۴۴ کے تحت پنجاب حکومت کی طرف سے لگائی جانے والی پابندی لامحدود وقت کے لئے نافذ نہیں کی جا سکتی۔ قادیانیوں نے اپنی اپیل میں موقف اختیار کیا تھا کہ

ا۔ وفاقی شرعی عدالت کا فیصلہ کہ یہ آرڈیننس قرآن و سنت

کے منافی نہیں ہے کا اثر عدالت پر کوئی اثر نہیں رکھتا۔

۲۔ امتناع قادیانیت آرڈیننس دستور کے آرٹیکل ۲۰ کی واضح خلاف ورزی ہے جس میں قادیانی باشندوں کو بھی مذہبی آزادی کی ضمانت دی گئی ہے۔

۳۔ آرڈیننس مبہم ناقابل عمل اور ظالمانہ ہے۔

۴۔ دستور کے آرٹیکل ۲۰ میں "قانون" کا ذکر کیا گیا ہے جس کا مطلب ہے کہ "قانون کے مطابق" اس سے مراد موجودہ قانون ہے۔ جس کا اسلامی قانون سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

۵۔ آرٹیکل ۱۹ میں عظمت اسلام کی اصطلاح استعمال کی گئی ہے لیکن اس کی وجہ سے دستور کے آرٹیکل ۲۰ کے تحت دیئے گئے بنیادی حقوق ساقط نہیں کئے جا سکتے۔

۶۔ کلمہ طیبہ کے بیج لگانا یا اذان دینے کو جرم قرار دینا اس آرڈیننس کے دائرہ کار میں نہیں آتا۔

۷۔ دفعہ ۱۴۴ کے تحت جشن صد سالہ پر پابندی بنیادی حقوق اور آئین کی دفعہ ۲۰ کی سنگین خلاف ورزی ہے۔

مسٹر جسٹس عبدالقدیر چودھری نے قادیانیوں کا موقف مسترد کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی اسلامی اصطلاحات استعمال کر کے مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہیں اور اگر قادیانی مسلمانوں کو دھوکہ نہ دینا چاہتے ہوتے تو اپنی علیحدہ اصطلاحات بنا لیتے۔ قادیانیوں کے اسلامی اصطلاحات استعمال کرنے سے ثابت ہوتا ہے کہ ان کے مذہب کی اپنی کوئی بنیاد نہیں ہے اور نہ ہی یہ اپنی بنیاد پر پھل پھول سکتا ہے۔ انہوں نے اپنے فیصلے میں لکھا ہے کہ دنیا میں بے شمار مذاہب موجود ہیں لیکن کسی نے بھی دوسرے مذہب کی اصطلاحات کو نہیں اپنایا اور نہ ہی ان پر قبضہ جمایا ہے اور اسلامی ریاست کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ غیر مسلموں کو شعائر اسلام کی آڑ میں اپنے مذہب کی تبلیغ کرنے سے روکنے کے لئے قانون سازی کرے۔ انہوں نے ۵۹ صفحات پر محیط اپنے طویل فیصلے میں قادیانیوں کے عقائد کا تفصیلی جائزہ لیا ہے۔ جسٹس عبدالقدیر چودھری نے اپنے فیصلے میں امید ظاہر کی ہے کہ قادیانی اپنی رسومات طریق عبادت' عبادت گاہوں" کلمہ اور دیگر مذہبی فرائض کے نئے نام رکھ لیں گے کیونکہ ہندو' سکھ اور عیسائی اپنی تمام مذہبی رسوم اور عبادت کا جداگانہ انداز رکھتے ہیں۔ اپنے تمام مذہبی تہوار اپنے مخصوص انداز میں پرامن طریقے سے مناتے ہیں اور امن و امان کا مسئلہ کھڑا نہیں کرتے۔ انہوں نے اپنے فیصلے میں لکھا ہے کہ کسی کو بھی مخصوص قرآنی اصطلاحات استعمال کرنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی کیونکہ پاکستان پینل کوڈ کی دفعہ ۲۹۸/سی میں جن اسلامی اصطلاحات کا ذکر ہے وہ گزشتہ ۱۴ سو سال سے مسلمان مخصوص معنوں میں استعمال کر رہے ہیں۔ اس لئے یہ مسلمانوں کے عقائد کا حصہ ہیں اور انہیں صرف اسی طرح کے معروف معانی میں استعمال کیا جا سکتا ہے لیکن کوئی غیر مسلم ان اصطلاحات کو استعمال کر کے یہ تاثر دے سکتا ہے کہ وہ مسلمان ہے۔ انہوں نے اپنے فیصلے میں لکھا ہے کہ صرف پاکستان میں ہی نہیں بلکہ ساری دنیا میں مخصوص الفاظ' اصطلاحات' جن کی مخصوص تشریح و تعبیر' معانی اور مطالب ہوتے ہیں کے استعمال کو قانونی تحفظ دیا گیا ہے اور انہیں ہر شخص استعمال نہیں کر سکتا کیونکہ اس طرح استعمال سے عوام کو گمراہ کرنے یا دھوکہ دینے کا احتمال ہو سکتا ہے اس لئے برطانیہ کے کمپنی لاز میں ایسے نام رکھنے پر پابندی لگائی گئی ہے جن کی مماثلت بادشاہ' حکومتی اداروں یا میونسپل کارپوریشنوں سے ہو سکتی ہو تاکہ عوام گمراہ نہ ہو سکیں۔ انہوں نے اپنے فیصلے میں لکھا ہے کہ ساری دنیا میں مخصوص نام' ٹریڈ مارک سے مماثلت رکھنے والے نام استعمال کرنے کو جرم قرار دیا گیا ہے۔ اسی طرح پاکستان میں ایسا قانون موجود ہے کہ "قائد اعظم" کی اصطلاح کوئی شخص اپنے لئے استعمال نہیں کر سکتا اور اس قانون کو بھی کسی نے چیلنج نہیں کیا۔ مسٹر جسٹس عبدالقدیر چودھری نے کہا ہے کہ اس خطے کے مسلمانوں کے نزدیک سب سے قیمتی چیز ایمان ہے اور وہ کسی ایسی حکومت کو برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں جو ان کے ایمان کا تحفظ نہ کر سکے اور انہیں دھوکہ دہی سے نہ بچا سکے اور قادیانیوں کی طرف سے بار بار مخصوص اسلامی اصطلاحات استعمال کرنے پر اصرار مسلمانوں کو اس بات کا یقین دلاتا ہے کہ وہ انہیں دھوکہ دینا چاہتے ہیں۔ مسٹر جسٹس سلیم اختر نے قادیانیوں کی اپیل مسترد کرتے ہوئے ۳ صفحات پر مشتمل الگ فیصلہ لکھا ہے۔ مسٹر جسٹس ولی محمد اور مسٹر جسٹس محمد افضل لون نے مسٹر جسٹس عبدالقدیر چودھری کے فیصلے سے اتفاق کیا ہے۔ مسٹر جسٹس شفیع الرحمان نے اپنے اختلافی فیصلے میں لکھا ہے کہ عدالت کو مقدمے کی سماعت کے دوران اس مشکل کا سامنا کرنا پڑا ہے کہ قادیانیوں نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ یہ امتناع قادیانیت کا آرڈیننس اسلامی تعلیمات کے منافی ہے لیکن قادیانیوں نے اس بات پر زور نہیں دیا کہ وہ اس آرڈیننس کو بنیادی حقوق سے متصادم ثابت کریں۔ سپریم کورٹ نے اسلامی اصطلاحات استعمال کرنے کے جرم میں ۵ قادیانیوں کو ملنے والی سزاؤں کے خلاف اپیلیں بھی مسترد کر دیں۔

اخبارِ ختم نبوت

خبریں رپورٹیں

ملتان میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین کا مرکزی اجلاس ○ اہم فیصلے

لاہور۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین کا اجلاس مورخہ ۱۳'۱۴ جون کو دفتر مرکزیہ ملتان میں ناظم اعلیٰ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں مولانا اللہ وسایا' مولانا خدا بخش شجاع آبادی' مولانا احمد بخش رحیم یار خان' مولانا محمد اسماعیل عاصم بہاولنگر' مولانا محمد اسحاق ساقی بہاولپور' مولانا غلام حسین جھنگ' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی لاہور' مولانا حافظ محمد ثاقب' مولانا فقیر اللہ اختر گوجرانوالہ' مولانا محمد اکرم طوفانی' حافظ عبدالرؤف سرگودھا' مولانا غلام مصطفیٰ ربوہ' مولانا محمد علی صدیقی راولپنڈی' مولانا عبدالرؤف اسلام آباد' مولانا حفیظ الرحمان' مولانا خلیل الرحمان' مولانا جمال اللہ الحسینی' مولانا عبدالقیوم عباسی سندھ' مولانا نذیر احمد تونسوی کوئٹہ کے علاوہ کئی مبلغین نے شرکت کی۔ اجلاس میں طے کیا گیا کہ امسال جامع مسجد برمنگھم برطانیہ میں منعقد ہونے والی آٹھویں سالانہ عالمی ختم نبوت کانفرنس یکم اگست کو ہوگی جس میں پاکستان سے قائد تحریک ختم نبوت حضرت مولانا خان محمد کندیاں شریف کے علاوہ مولانا محمد یوسف لدھیانوی' مولانا اللہ وسایا' مولانا محمد اکرم طوفانی شرکت فرمائیں گے جبکہ کانفرنس میں پاکستان سمیت پوری دنیا سے علماء کرام' مشائخ عظام' دینی و سیاسی جماعتوں کے راہنما مختلف اسلامی ممالک کے وزراء' سفراء' اسلامی اسکالرز شرکت فرمائیں گے۔ یوم آزادی کے موقع پر ۱۴ اگست کو بہاولپور' ۶ ستمبر بہاولنگر' ۷ ستمبر لاہور' ۱۴'۱۵ اکتوبر کو ربوہ میں ختم نبوت کانفرنسیں منعقد ہوں گی جبکہ کئی ایک قصبوں میں چھوٹے چھوٹے اجتماعات علیحدہ علیحدہ منعقد ہوں گے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے شعبہ تبلیغ میں اضافہ کرتے ہوئے حافظ عبدالرؤف بی اے کو خوشاب و سرگودھا کا مبلغ اور مولانا ظفر اللہ شفیق کو جامع مسجد عائشہ لاہور کا خطیب مقرر کیا گیا۔ سیالکوٹ بارڈر ایریا میں قادیانیوں کی سرگرمیوں پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے طے کیا گیا کہ مولانا محمد اکرم طوفانی' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' صاحبزادہ سلمان منیر پر مشتمل سہ رکنی وفد بارڈر ایریا سے ملحقہ چکوک کا دورہ کرے گا جبکہ مولانا فقیر اللہ اختر ہر ماہ دس یوم سیالکوٹ میں کام کریں گے۔ تمام مبلغین تبلیغی پروگراموں میں اپنے اپنے اضلاع میں متعینہ اسلامی تاریخوں میں درس قرآن منعقد کریں گے اور ماہانہ تبلیغی

پروگراموں میں متعلقہ علاقوں میں مختلف مسالک کے علماء کرام سے ملاقاتیں کرکے انہیں تحریک ختم نبوت کے مطالبات سے آگاہ کریں گے اور تحریک ختم نبوت کو فعال کرنے کے لئے کئی ایک اہم فیصلے کئے گئے۔

قادیانیوں کے لئے اسلامی اصطلاحات استعمال نہ کی جائیں' مولوی فقیر محمد

فیصل آباد۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے مسلمانوں سے اپیل کی ہے کہ قادیانی غیر مسلموں کا ذبیحہ حرام ہے اس لئے ان سے گوشت وغیرہ قبول نہ کیا جائے اور اخبارات سے بھی استدعا کی ہے کہ مرنے والے کسی غیر مسلم قادیانی کے لئے مسلمانوں کے لئے مخصوص اسلامی شعائر نہ لکھیں۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ دنوں فیصل آباد میں قادیانی جماعت فیصل آباد کے صدر شیخ محمد احمد مظفر قادیانی مرتد' زندیق' غیر مسلم کے مرنے کی خبر میں اس کو مسلمان ظاہر کیا گیا ہے جو زیر دفعہ ۲۹۸۔ سی تعزیرات پاکستان جرم ہے جبکہ آنجہانی شیخ محمد احمد کی بیماری کے دوران قادیانی جماعت کے ترجمان الفضل ربوہ میں اپیل شائع ہوتی رہی ہے اور وہ کٹر قسم کا قادیانی مرتد تھا ان کے لئے مغفرت کی دعا نہیں کی جاسکتی اور نہ ہی اناللہ و انا الیہ راجعون اور قضائے الٰہی کے الفاظ لکھے جاسکتے جبکہ قادیانی غیر مسلم مرتد کے مرنے پر نماز جنازہ کے الفاظ بھی تحریر نہیں کئے جاسکتے جبکہ اس قادیانی کے لئے آخری رسومات ادا کی گئیں۔ انہوں نے کہا کہ قربانی عبادت ہے جو مسلمانوں کے لئے مخصوص ہے کسی کافر مرتد' غیر مسلم قادیانی قربانی کا نام نہیں لے سکتا اور نہ ہی مسلمان کو جائز ہے کہ وہ قادیانی غیر مسلم کے حرام ذبیحہ سے گوشت لے یا دوسرا تحفہ قبول کرے۔ اس لئے قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ کیا جائے۔

فوج میں کسی مرزائی کو میجر جنرل کے عہدے پر ترقی نہ دی جائے

فیصل آباد۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے صدر پاکستان غلام اسحاق خان' وفاقی حکومت اور فوج کے پروموشن بورڈ سے مطالبہ کیا ہے کہ ملک کے وسیع تر مفاد کے پیش نظر کسی منکرین جہاد' قادیانی غیر مسلم مرتد کو بریگیڈیئر کے عہدہ سے ترقی دے کر میجر جنرل نہ بنایا جائے اور قادیانیوں کی مسلح افواج میں بھرتی پر پابندی لگائی جائے۔ انہوں نے کہا کہ انگریز کا خود کاشتہ پودا جعلی نبی مرزا غلام احمد قادیانی نے جہاد کو حرام قرار دیا تھا جس کے پیروکار قادیانی نبی کے احکام کے پابند ہیں اب جبکہ قادیانیوں کو پاکستان میں غیر مسلم اقلیت قرار دیا جاچکا ہے اور ان کی اسلام دشمن سرگرمیوں پر پابندی عائد کی جاچکی ہے۔ اس کے علاوہ قادیانی اکھنڈ بھارت کے قائل ہیں اور قادیانیوں کا ایک مشن اسرائیل میں قائم ہے جس کے پیش نظر ملک اور اسلام دشمن قادیانیوں کو مسلح افواج میں بھرتی کرنا' ترقی دینا اور کلیدی عہدوں پر لگانا ملکی مفاد کے سراسر منافی ہے جبکہ چند سال پیشتر قومی اسمبلی میں مسلح افواج میں قادیانی افسروں کی تعداد ۳۲۸ بتائی گئی تھی اور قادیانی ملک کی بجائے اپنی جماعت کے وفادار ہیں۔

کراؤلے میں ختم نبوت کانفرنس

کراؤلے۔ لندن سے موصول ہونے والی ایک اطلاع کے مطابق لندن سے تقریباً "۳۰ میل جنوب میں واقع شہر کراؤلے میں ۸/ مئی ۹۳ء کو ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جو شام ۷ بجے سے رات ۱۱ بجے تک جاری رہی۔ کانفرنس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں عبدالرحمان باوا و مولانا منظور احمد الحسینی کے علاوہ لیسٹر کے مولانا محمد سلیم دھورات نے خطاب کیا۔ کانفرنس سوک ہال میں منعقد ہوئی۔ یہ وہی ہال ہے جس میں قادیانیوں نے ۲۱/ فروری ۹۳ء کو جلسہ پیشوایان مذاہب کے نام سے ایک ناکام جلسہ منعقد کیا تھا۔ کراؤلے کے تمام مسلمانوں نے اس کا بائیکاٹ کیا تھا۔ کانفرنس کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے مسجد بروڈ فیلڈ کے امام مولانا محمد ایوب نے کہا کہ قادیانی' یہاں کراؤلے کے امن و سکون کو تباہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں اور یہاں قادیانیت کی ارتدادی تبلیغ سے مسلمانوں کو اپنے جال میں پھانسنا چاہتے ہیں جو ہرگز کامیاب نہیں ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ یہاں کی نوجوان نسل کو قادیانیت کی حقیقت سے آگاہ کرنے کے لئے ختم نبوت کی ایک مقامی یونٹ قائم کی جائے گی۔ عبدالرحمان باوا نے شرکاء کانفرنس کے سوالوں کے جواب دیتے ہوئے کہا کہ یہ کہنا غلط ہے کہ قادیانی مرزا غلام احمد قادیانی کو صرف بزرگ مانتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ مرزا قادیانی نہ صرف نبی ہے بلکہ نعوذ باللہ خود محمد رسول اللہ ہے جو دنیا میں دوبارہ اشاعت اسلام کے لئے آیا ہے۔ مرزا قادیانی کا بشکل محمد رسول اللہ کے دوبارہ آنا پہلی بعثت سے اقویٰ' اکمل' اشد ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ سراسر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین ہے اور مسلمان اس توہین کو ہرگز برداشت نہیں کرسکتے۔ مولانا منظور احمد الحسینی نے قادیانیوں کے وجوہات کفر کو تفصیل سے بیان کیا اور بتایا کہ قادیانیت کا اسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ مولانا محمد سلیم دھورات نے اپنے خطاب میں کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت' شرط ایمان ہے لہذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ عقیدہ ختم نبوت اور ناموس رسالت کا تحفظ کرکے اپنی ذمہ داری کو پورا کرے۔ شرکاء جلسہ نے آخر میں عہد کیا کہ کراؤلے میں ہم قادیانیت کو پنپنے کا موقع نہیں دیں گے۔

حضرت مولانا خدا بخش شجاع آبادی کی والدہ محترمہ کی وفات پر مرکزی رہنماؤں کا تعزیتی بیان

شجاع آباد۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا خدا بخش شجاع آبادی کی والدہ محترمہ ۲۲ مئی کو انتقال فرما گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند اور صالحہ و عابدہ خاتون تھیں۔ جنازہ میں کثیر تعداد میں عوام اور علماء کرام نے شرکت کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمان جالندھری' مجلس لاہور کے مبلغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' مجلس رحیم یار خان کے مبلغ حافظ احمد بخش کے علاوہ مولانا عبدالغفور حقانی' مولانا غلام حیدر تونسوی' حافظ رب نواز' قاری غوث بخش' مولانا حفیظ الرحمان سمیت سینکڑوں کی تعداد میں علماء کرام اور عوام شریک جنازہ ہوئے۔ نماز جنازہ مولانا خدا بخش شجاع آبادی نے پڑھائی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنماؤں حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ' مولانا محمد یوسف لدھیانوی' مولانا عبدالرحیم اشعر' مولانا عزیز الرحمان جالندھری' مولانا اللہ وسایا' مولانا بشیر احمد' صاحبزادہ طارق محمود' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' حافظ محمد حنیف سہارنپوری اور کراچی مجلس کے ناظم اعلیٰ مولانا محمد انور فاروقی نے ایک اخباری بیان میں مرحومہ کی

وفات پر دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے دعا کی کہ خداوند قدوس مرحومہ کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائیں اور مولانا سمیت تمام پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دیں۔

●●

مسلمان قادیانی سرگرمیوں اور سازشوں سے ہوشیار رہیں' رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ

رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ نے قادیانی ٹولے کی سرگرمیوں کے بارے میں مسلمانوں کو خبردار کیا ہے۔ رابطہ نے کہا ہے کہ قادیانی عقائد سراپا باطل ہیں جن کی بنیاد سراسر کفر پر ہے۔ لہٰذا مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ اپنے ایمان کی حفاظت کریں' قادیانی سرگرمیوں کو روکیں اور مسلمانوں کو ارتداد سے بچائیں۔ رابطہ کی مجلس تاسیسی نے اپنے تیسویں دورے میں قادیانیت کے خلاف کئی فتوے اور قراردادیں جاری کی ہیں جو دنیا کی مختلف لغات میں ہیں۔ رابطہ کی اس مجلس تاسیسی نے تمام دنیا کی اسلامی حکومتوں سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اپنے اپنے ملکوں میں قادیانیوں کو کافر قرار دیں اور ان کی اسلام دشمن سرگرمیوں پر پابندی لگائیں۔ نیز عالم اسلامی نے دنیا بھر میں پھیلی ہوئی مسلم تنظیموں اور اداروں سے اپیل کی ہے کہ وہ سب قادیانی مسئلے کی سنگینی کے پیش نظر قادیانی فتنے کے مقابلے میں کھڑے ہو جائیں۔ لٹریچر' وڈیو' آڈیو اور دیگر تمام تر وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے قادیانی کفریہ عقائد کا رد کریں۔

حیدر آباد میں عظیم الشان علماء کنونشن

رپورٹ۔ قاری محمد رفیق اللہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام دینی جماعتوں کا مشترکہ ڈویژنل علماء کنونشن مفتاح العلوم حیدر آباد میں شیخ الحدیث مولانا عبدالرؤف صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا اور مرکزی نائب امیر مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب مہمان خصوصی کی حیثیت سے شریک ہوئے۔ کنونشن میں حیدر آباد ڈویژن کے مختلف شہروں سے تعلق رکھنے والے جید علماء کرام کثیر تعداد میں موجود تھے اور مولانا احمد میاں حمادی' مولانا جمال اللہ حسینی' مولانا محمد ایوب' مولانا سیف الرحمان آرائیں' مولانا تاج محمد ناهیوں' مولانا حفیظ الرحمان رحمانی' مولانا محمد یوسف' مولانا عبدالمجید' مولانا شبیر احمد' مولانا غلام محمد' مفتی خالد محمود' عبدالقیوم عباسی' مولانا عبدالستار جاوڑا' حافظ محمد اکبر راشد' حافظ محمد شریف' محمد زمان خان اور دیگر علماء نے کنونشن سے خطاب کیا۔ مقررین نے اپنے خطاب میں کہا کہ ایک دفعہ پھر قادیانی سرگرمیاں تیزی سے بڑھ رہی ہیں۔ انگلینڈ میں سیٹلائٹ چینل کرایہ پر لے کر الیکٹرانک میڈیا کے ذریعہ قادیانیت کی تبلیغ کے ذریعے پورے عالم میں سادہ لوح مسلمانوں کو ارتداد کی طرف راغب کیا جا رہا ہے۔ وسط ایشیا کی اسلامی ریاستوں میں ان کی مقامی زبانوں میں کثیر تعداد میں لٹریچر چھپوا کر بھیجا جا رہا ہے۔ اسی طرح دنیا کے دیگر ممالک بالخصوص غریب اور پسماندہ علاقوں میں قادیانیوں کے مشنری ادارے مسلمانوں کو مرتد بنانے میں سرگرم ہیں۔ پاکستان میں کلیدی اسامیوں پر فائز قادیانی افسران' مرزائیت کی تبلیغ میں فعال کردار ادا کر رہے ہیں۔ اسی طرح کئی قادیانی پاکستانی سفارت کار کی حیثیت سے مختلف ممالک میں مرزائیت کے فروغ میں مصروف ہیں۔ ان حالات میں ضروری ہے کہ تمام دینی قوتیں متحد ہو کر قادیانی سرگرمیوں کا تعاقب کریں اور پورے عالم کے مسلمانوں کی ایمان کی حفاظت کریں۔ اس وقت اگر اس فریضہ سے غفلت برتی گئی تو تمام طبقے اس اجتماعی جرم کے ذمہ دار ہوں گے۔ کنونشن کے آخر میں مہمان خصوصی مولانا محمد یوسف لدھیانوی نے مسلمانوں کے درمیان باہمی اعتماد' اتحاد و اتفاق کی ضرورت اور قادیانیوں کی خطرناک چالوں' ارتدادی سرگرمیوں اور ان کے سیاسی عزائم پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور فیصلہ کیا گیا کہ مرکزی مجلس عمل کے فیصلہ کے مطابق صوبائی' ڈویژنل' ضلعی سطح پر علماء کنونشن منعقد کئے جائیں گے اور رائے عامہ کو بیدار کرنے کے لئے عام جلسوں کا انعقاد کیا جائے گا۔ اجلاس میں چند قراردادیں منظور کی گئیں۔

۱۔ یہ اجلاس کراچی کسٹمز کے ان اہلکاروں کو خراج تحسین پیش کرتا ہے۔ جنہوں نے انگلینڈ سے وسط ایشیاء بھیجا جانے والا کئی ٹن قادیانی لٹریچر ضبط کر کے اپنی غیرت ایمانی کا ثبوت دیا ہے اور اپنے اس اقدام کے ذریعہ وسط ایشیاء کے مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت کے ساتھ ساتھ قادیانیوں کو بے نقاب کیا۔

۲۔ یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ حکومت قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کی ۱۹۷۴ء کی آئینی ترمیم اور ۱۹۸۴ء کے امتناع قادیانیت آرڈیننس کو عملاً" قبول کرنے کا پابند بنائے۔ بصورت دیگر ان پر آئین سے بغاوت کا مقدمہ چلایا جائے۔ اس لئے کہ قادیانی مذہب نے ابھی تک اس فیصلہ کو قبول نہیں کیا۔

۳۔ آئین کے مطابق قادیانیوں کو شعائر اسلام استعمال کرنے سے روکا جائے۔

۴۔ اسلامی حکومتیں اپنے اپنے ممالک میں قادیانیوں کی مشنری اور رفاہی اداروں پر کڑی نظر رکھیں اور ان کے مقابلہ میں غریب مسلمانوں کے لئے اسلامی حکومتیں رفاہی اداروں کو فروغ دیں۔

۵۔ قادیانی سائنسدان' اپنے مذموم مقاصد کی تکمیل کے لئے پاکستان میں سائنس کانفرنس منعقد کر رہے ہیں جو کہ پاکستان کے ایٹمی رازوں کو یہود تک پہنچانے کی ایک گہری سازش ہے لہٰذا حکومت ایسی کسی بھی کانفرنس کی اجازت نہ دے۔

۶۔ کلیدی اسامیوں اور سفارتکاروں کی حیثیت سے کام کرنے والے تمام قادیانیوں کو برطرف کیا جائے۔

۷۔ حکومت پاکستان سرکاری سطح پر قادیانیوں کی سرگرمیوں کے سدباب اور تعاقب کے لئے پوری دنیا میں تبلیغی مشن روانہ کرے۔

۸۔ امت مسلمہ کے جذبات کا احترام کرتے ہوئے شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کے فیصلہ کو فوراً" بحال کیا جائے۔

ایک عظیم انسان
مولانا محمد شاہد تھانوی

معروف عالم دین' خطیب اور ادیب مولانا محمد شاہد تھانوی ۷ اور ۸ ذی الحج کی درمیانی شب انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مولانا ایک ایسے علمی خاندان سے تعلق رکھتے تھے جس کی خدمات کا دائرہ پاک و ہند کے اطراف سے لے کر دنیا کے مختلف ممالک تک پھیلا ہوا ہے۔ ۱۸۵۷ء کے جہاد کی ابتدائی پلاننگ ان کے پردادا حافظ امیر احمد کے گھر تھانہ بھون میں ہوئی تھی۔ ان کے دادا مولوی سعید احمد علی گڑھ یونیورسٹی میں اسلامیات کے استاد تھے۔ انہوں نے اشاعت اسلام کے جذبے کے تحت "انجمن تبلیغ الاسلام" کے نام سے ایک تنظیم کی داغ بیل ڈالی تھی۔ اس تنظیم کی کوششوں سے کئی غیر مسلموں کو

اسلام قبول کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ "اخلاق النبیؐ" کے نام سے پانچ جلدوں میں ایک تصنیف بھی ان کی یادگار ہے۔ مولانا محمد شاہد تھانوی مرحوم کے والد مولانا محمد احمد تھانویؒ نے ابتدائی تعلیم تھانہ بھون میں حاصل کی اور دینی علوم کی تکمیل مظاہر العلوم سہارنپور سے کی۔ بیعت کا سلسلہ حکیم الامت مولانا محمد اشرف علی تھانویؒ سے تھا۔ حکیم الامت کے حکم سے کانپور' سیالکوٹ اور کوہاٹ میں تدریسی فرائض سرانجام دیتے رہے۔ قیام پاکستان کے بعد سکھر میں انہوں نے جامعہ اشرفیہ کی بنیاد رکھی۔ بھیل قوم سے تعلق رکھنے والے ہندوؤں کا ایک گاؤں سکھر میں ہو کہ آٹھ سو گھرانوں پر مشتمل تھا ان کی کوششوں سے پورا گاؤں مسلمان ہو گیا۔ جس کا اب نام شیر آباد ہے۔ جہاں عظیم الشان جامع مسجد ہے اور نو مسلم قوم کے بچے حافظ قرآن بھی ہیں۔ مولانا شاہد تھانوی دسمبر ۱۹۵۰ء میں سکھر میں پیدا ہوئے۔ وہ بے حد ذہین تھے۔ انہوں نے صرف نو سال بارہ دن کی عمر میں حفظ قرآن کی سعادت حاصل کر لی تھی۔ دینی تعلیم ابتداء سے انتہاء تک جامعہ اشرفیہ سکھر میں حاصل کی۔ نیز اسلامیہ کالج سکھر سے بی اے اور سندھ یونیورسٹی سے اردو میں ایم اے کیا۔ وہ دس سال جامعہ اشرفیہ سکھر میں فقہ' حدیث و تفسیر وغیرہ پڑھاتے رہے۔ ۱۹۷۹ء میں سکھر سے کراچی منتقل ہو گئے وہ ماہنامہ جریدہ الاشرف کے مدیر اور جامع مسجد گول مارکیٹ ناظم آباد کے خطیب تھے۔ وہ تحریر کا بھی صاف ستھرا ذوق رکھتے تھے۔ ان کے مضامین مختلف جرائد اور اخبارات میں شائع ہوتے رہتے تھے۔ مولانا کی زندگی اسلامی تعلیمات اور روایتی اقدار کا اعلیٰ نمونہ تھی۔ ان کا کردار اجلا اور اخلاق مثالی تھے۔ معاملات میں انتہائی صاف اور حسن معاشرت میں بلند مقام پر فائز تھے۔ انہیں دینداری میں پختگی حاصل تھی۔ وہ دین کے معاملے میں کسی قسم کی مداہنت اور مصالحت کے روادار نہ تھے۔ ان کا گھریلو ماحول ہر طرح کی غیر شرعی خرافات سے پاک تھا۔ وہ اپنے بچوں کی اسلامی نہج پر تربیت کے بارے میں بڑے فکرمند رہتے تھے۔ انہیں اللہ تعالیٰ نے دو بیٹے اور ایک بیٹی عطا کی۔ دونوں بیٹے قرآن کریم حفظ کر رہے ہیں ان کی اہلیہ مشہور محدث و مفسر مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ کی نواسی ہیں۔ یوں انہیں گھریلو ماحول کو پاک صاف رکھنے میں اہلیہ کی طرف سے بھی معاونت حاصل رہی۔ مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ مہمان نواز تھے' زندہ دل تھے' باوفا تھے' اسلامی غیرت سے معمور تھے' صاحب زبان اور صاحب قلم تھے۔ ان کی خطابت' حق گوئی اور فصاحت و بلاغت سے مزین ہوتی تھی۔ ان کی تحریریں سادگی' روانی اور بے ساختگی لئے ہوتی تھیں۔ ابھی زندگی کی چنتالیس بہاریں ہی دیکھی تھیں کہ بلاوا آگیا۔ وہ پسماندگان کو روتا چھوڑ کر بڑی خاموشی سے یکایک دارالبقاء کی طرف روانہ ہو گئے۔ اللہ انہیں غریق رحمت فرمائے۔ (آمین)

آہ! حضرت مولانا احمد حسین شاکری

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوٹ اباوان تحصیل گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے امیر بزرگ راہنما حضرت مولانا احمد حسین شاکری پچھلے دنوں انتقال فرما گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ موصوف ڈیرہ اسماعیل خان صوبہ سرحد کے رہنے والے تھے۔ ابتدائی تعلیم اپنے علاقہ میں حاصل کی اور شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی سے دورہ حدیث سے فراغت حاصل کی۔ آپ نے مختلف دینی جماعتوں و اداروں کی رفاقت کی۔ جوانی کے زمانہ میں حضرت 'امیر شریعت رحمتہ اللہ علیہ کی تقریر سننے کے لئے جاتے تو از خود اسٹیج کے عقب میں پہرہ داری سنبھال لیتے۔ مناظر اسلام مولانا لال حسین اختر رحمتہ اللہ علیہ کے قادیانیوں کے ساتھ بعض مناظروں کی داستانوں کے آپ عینی شاہد عادل تھے۔ عرصہ سے آپ نے کوٹ اباوان تحصیل گوجرہ میں امامت و خطابت سنبھال رکھی تھی۔ جب سے ہوش سنبھالا چنیوٹ اور اب ربوہ کی ختم نبوت کانفرنسوں میں شرکت کا ناغہ نہیں ہونے دیا حتیٰ کہ بڑھاپے اور بیماری کے باوجود وہ خدام کے سہارے شرکت کرنے آتے اور ایک کونے میں ڈیرہ ڈال لیتے۔ کانفرنس کے اختتام پر جب سب سو جاتے یہ ذکر الٰہی میں مشغول ہو جاتے۔ اویسی سلسلہ میں بیعت تھے۔ بہت ہی عجیب درویش منش تھے۔ ختم نبوت کے کاز پر کام کرنے والے حضرات کی پشت پر ان کی دعاؤں کا سہارا ہوتا تھا۔ افسوس کہ ہم ان سے محروم ہو گئے۔ حق تعالیٰ مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائیں۔ امین بحرمتہ النبی العربی الکریم۔

ضلع رحیم یار خان میں منعقدہ کانفرنسوں کی رپورٹ

تحریر۔ محمد طیب قاسمی' رحیم یار خان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع رحیم یار خان کے زیر اہتمام ۱۹ مئی تا ۲۸ مئی بمقام لیاقت پور' پنجی کوٹھ' ترنڈہ محمد پناہ' ظاہر پیر' صادق آباد اور بیٹ گنڈو میں عظیم الشان کانفرنس منعقد ہوئیں۔ جس میں مناظر اسلام مولانا اللہ وسایا نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ پاکستان اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا لیکن افسوس آج تک اسلام کا نام لینے والے تو آئے لیکن اسلام نافذ نہ کر سکے۔ اسلام دشمن قادیانیوں کو امریکی اشارے پر مکمل آزادی حاصل ہے۔ انہیں اعلیٰ عہدوں پر فائز کیا جا رہا ہے۔ بہترین مراعات دی جاری ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی اس وقت ڈش انٹینا کے ذریعے اپنے گمراہ کن عقائد کی تبلیغ کر رہے ہیں اور ہمارے حکمران خاموش ہیں۔ فاتح ربوہ مولانا خدا بخش نے کہا کہ نبی کریمؐ قیامت تک کے لئے نبی مبعوث ہوئے ہیں۔ آپ کی نبوت عالمگیر ہے۔ آپ کے بعد جو نبوت کا دعویٰ کرتا ہے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ کسی شخص کا ایمان اس وقت تک کامل نہیں ہو سکتا جب تک وہ عقیدہ ختم نبوت پر ایمان نہ رکھتا ہو۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی فتنہ انگریز کے اشارے پر مسلمانوں میں انتشار پیدا کر رہا ہے اور بیرون ملک اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر کے پاکستان کو بدنام کر رہا ہے۔ ہمارے حکمران قادیانیوں کو مکمل آزادی دے رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم مسلمان ختم نبوت کے لئے جان تو دے سکتے ہیں مگر قادیانیوں کو عقیدہ ختم نبوت کے خلاف بھونکنے کی اجازت نہیں دے سکتے۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے خطیب ادیب مولانا عبدالکریم ندیم نے کہا کہ جس طرح خدا تعالیٰ اپنی وحدانیت میں یکتا ہے اسی طرح نبی کریمؐ بھی ختم نبوت میں یکتا ہیں۔ کروڑوں قیامت برپا ہو جائیں مگر اب قیامت تک کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ انہوں نے کہا کہ جب وزیر اعظم کے خلاف کچھ کہا جائے تو ایکشن لیا جاتا ہے' جب قائد اعظم کے متعلق کچھ کہا جائے تو ایکشن لیا جاتا ہے لیکن جب کوئی مرزائی' نبی کریمؐ اور صحابہ کرامؓ کے خلاف بھونکے تو کوئی ایکشن نہیں لیا جاتا۔ انہوں نے کہا کہ یہ زبان کٹ تو سکتی ہے مگر شان رسالتؐ اور عظمت صحابہؓ کے خلاف بھونکنے والوں کے سامنے خاموش نہیں رہ سکتی۔ شیخ التفسیر مولانا نور محمد تونسوی صاحب نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے مسیلمہ کذاب کو قتل کر کے ثابت کر دیا کہ نبوت پر ڈاکہ ڈالنے والوں کی سزا صرف موت ہے۔ لہٰذا قادیانی بھی واجب القتل ہیں۔ لیکن ہمارے حکمران اسلام سے مخلص نہیں۔ انہوں نے تو قادیانیوں کو مکمل آزادی دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جو حکمران ایک کاغذ کے ٹکڑے پر

اسلام کا لفظ نہیں لکھ سکتا وہ پورے ملک میں اسلام کیا نافذ کرے گا۔ قاری حماد اللہ شفیق نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی مسلح افواج میں ہونے کی وجہ سے اہم ملکی راز اسرائیل اور امریکہ کو پہنچا رہے ہیں جس کی وجہ سے وہ ہمارے ملک کو دفاعی لحاظ سے کمزور کر رہے ہیں لہٰذا حکومت کو ان کی کڑی نگرانی کرنی چاہئے اور ان پر اپنے عقائد کی تبلیغ کی پابندی عائد کرے۔ استاذ العلماء مولانا منظور احمد نعمانی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ میں اور میرے طلباء ختم نبوت کے تحفظ کے لئے جان دینے سے بھی گریز نہیں کریں گے۔ ختم نبوت کوئی معمولی مسئلہ نہیں کہ اس کو نظرانداز کیا جاسکے۔ یہ ہمارے نبی کریمؐ کی عزت و ناموس کا مسئلہ ہے اور جو اس کی طرف میلی آنکھ سے دیکھے گا اس کی آنکھ نکال دی جائے گی۔ مولانا احمد بخش شجاع آبادی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پہلے انبیاءؑ کی نبوت علاقائی تھی مگر نبوت محمدیؐ تمام کائنات کے لئے ہے۔ آپ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والا واجب القتل اور جہنمی ہے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت' ختم نبوت کے غداروں کو ہرگز معاف نہیں کرسکتی اور ان کا تعاقب جاری رکھے گی۔ ان علماء کرام کے علاوہ مولانا مشتاق احمد' مولانا محمد علی صاحب' مولانا سیف الرحمان' مولانا محمد اسلم' اور قاضی شفیق الرحمان نے بھی خطاب کیا۔ ان کانفرنسوں میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ قادیانی حضرات پر اپنے عقائد کی تبلیغ پر پابندی عائد کی جائے۔ قادیانی مشیروں کو فوری برطرف کیا جائے۔ ناموس صحابہؓ بل منظور کیا جائے' قادیانیوں کے لئے ڈش اینٹینا کی پابندی عائد کی جائے۔ شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ کیا جائے۔ ●●

لودھراں' بستی رسول پر شکرانی اور منڈی یزماں میں ختم نبوت کانفرنسیں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام چار روزہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ چوک فوجیہ لودھراں میں بعد نماز عشاء منعقد ہوئی۔ مقامی جماعت کے امیر نور اللہ مجاهد نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا۔ بعد میں معروف صحافی عبدالمجید ندیم نے خطاب کیا۔ ان کے بعد حضرت مولانا احمد بخش مبلغ ختم نبوت رحیم یار خان نے فرمایا کہ مسئلہ ختم نبوت دین کی بنیاد ہے اور اس پر ہی انسان کی زندگی کی بنیاد ہے جب تک یہ عقیدہ نہیں ہوگا اس وقت تک زندگی بیکار ہے۔ مولانا خدا بخش مرکزی مبلغ نے فرمایا کہ میں نے ربوہ میں ۱۹۷۵ء میں کام شروع کیا ایک مجسٹریٹ کی عدالت کے چھوٹے سے کمرے میں جمعہ شروع کیا اور اب بزرگوں کی محنت سے ختم نبوت کے دو مرکز موجود ہیں اور فرمایا کہ جس طرح قادیانی دوسرے شہروں میں اعلانیہ عبادت نہیں کرسکتے اسی طریقہ پر ربوہ میں بھی عبادت اعلانیہ نہیں کرسکتے۔ ان کے بعد مولانا محمد اسحاق ساقی مبلغ ختم نبوت بہاولپور عوام نے کو یہ بات بتائی کہ سپریم کورٹ کے اندر جماعت کے آٹھ کیس چل رہے ہیں جن کا فیصلہ ابھی تک نہیں سنایا گیا بالفرض محال اگر فیصلہ مسلمانوں کے خلاف ہوا تو مسلمان اس کو ہرگز قبول نہیں کریں گے۔ ان کے بعد مولانا غلام مصطفیٰ نے دعائیہ کلمات کہے۔ دنیاپور جماعت کے امیر صوفی عنایت علی نے بھی مسئلہ ختم نبوت پر خطاب فرمایا۔ ۱۹ جون کو جامع مسجد ابوبکر چوک منیر شہید میں کانفرنس منعقد ہوئی جس کی صدارت مفتی محمد اسماعیل نے کی۔ انتظامی امور بشیر محمد قریشی نے انجام دیئے اس میں مولانا خدا بخش نے اور مولانا غلام مصطفیٰ اور مولانا احمد بخش صاحب نے مسئلہ ختم نبوت پر ٹھوس دلائل کے ساتھ بیان کیا اور مولانا محمد اسحاق ساقی نے مسئلہ شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ پر روشنی ڈالی۔ ۱۷ جون کو بستی رسول پور شکرانی اوچ شریف میں دن کو کانفرنس منعقد ہوئی جہاں پر قادیانی اپنی ریشہ دوانیاں پھیلا رہے تھے اور وہاں پر علماء کے خوب بیانات ہوئے اور قادیانیوں کو دس یوم تک مہلت دی کہ اگر قادیانی اپنی مسجد اور جمعہ بند نہیں کریں گے تو پھر ہم خود آکر وہاں جمعہ ادا کریں گے۔ کانفرنس شام تک جاری رہی اور اٹھارہ جون کو منڈی یزمان جامع مسجد حقانیہ میں جمعہ کے موقع پر علماء کے بیانات ہوئے۔

Questions of Faith

Qadianis are not from this Ummah!

AS happened on a number of previous occasions we were contacted by pilgrims who ask us about the aqidah of Qadiyyanis, or Ahmadiyyas.

We received a call from a group of pilgrims who informed *Saudi Gazette* of a Muslim who defended the Qadiyyanis in a discussion in Makkah.

The danger involved, in terms of diluting our Belief when defending the indefensibe, particularly when we do so through sheer ignorance, is frightening and Muslims should refrain of any fefence of these people.

The person mentioned by this group of pilgrims asserts that we have 'no right to call them non-Muslims for they utter the *kalimah shahadah*, as we do'. If she fails to accept them as non-Muslims, she herself falls under that category.

It is appropriate that we mention here that the Visa regulations of the Kingdom of Saudi Arabia do not allow Qadianis to enter the Kingdom. Should it be proven that a particular person is a Qadiani, such person shall be deported.

A parrot can also be taught to say any word. However, the Qadiani pretender, Mirza Ghulam Ahmad, claimed prophethood and thus anyone believing in him in whatever form - prophet, messiah or reformer - is equally guilty of the grave sin of kufr - disbelief.

The falsehood of the liar, Mirza Ghulam Ahmad, will fill volumes. We will relate only one further case of his "prophesies" which backfired on him.

A Muslim doctor, Abdul Hakim, once entered into a discussion with the false "prophet" and challenged him to an open debate calling him a liar. Instead of replying to this challenge, Ghulam Ahmad threatened him with "God's chastisement and punishment, extreme grief and perdition". As was his vain habit, he announced: "Abdul Hakim will die in my lifetime as he insults and disgraces me. In this manner he shall not live."

Dr Abdul Hakim was a man of different metal. He too replied with an announcement: "The Qadiani pretender will die within fifteen months".

This was on the 4th May 1907. In response, Ghulam Ahmad wrote in "*Ain-ul-Marifa*" on the 20th May 1908: "Another enemy has appeared now - Dr. Abdul Hakim of Patiala. He claims that I shall die in his lifetime, before 4th August 1908. God has informed me, however, as opposed to this, that he will be afflicted with torturous punishment and God will perish him. I shall, on the other hand, remain safe from his mischief. This is a matter control over which is with God. Undoubtedly God will help one who is truthful in His view".

He also wrote: "Enemies wish for my death and prophecy about it. God has, however, given me the good news that I shall live for eighty years or more".

He furthermore said in *Aina-i-Kamalat-i-Islam*: "For ascertainment of my truthfulness or my falsehood there is no better thing than my prophecies".

Bashir Ahmad, son of Ghulam Ahmad, wrote: "The promised Messiah was hail and hearty till 25th May 1908. But after deep evening he took us aback by his mortal illness and died on 26th May 1908.

In this manner, Ghulam Ahmad was falsified in three of his prophecies at one stroke.

Firstly, he died within the time-limit fixed by Dr. Abdul Hakim.

Thereby he himself proved that Abdul Hakim was truthful and he himself was a liar, for, he had said: "God helps one who is truthful in His view".

Secondly, Abdul Hakim did not die during his lifetime much against the prophecy.

He remained alive even after this and lived to grow old. We therefore repeat after him: "The non-fulfilment of prophecy of a claimant to prophethood is the greatest let down and biggest disgrace for him".

As long as we hold on to the rope of Allah, we shall never go wrong or be misled by disciples of deceipt such as Mirza Ghulam Ahmad, may God's curse be upon him.

(SAUDI GAZETTE/Friday April 16, 1993)

CHASHMA-E-MARFAT

قادیانی اُمتِ مسلمہ میں سے نہیں

ابن الفضل ایم اے ریاض سعودی عرب

جدہ سے شائع ہونے والے مشہور انگریزی روزنامہ سعودی گزٹ نے اپنی اشاعت جمعہ ۱۶ اپریل ۱۹۹۳ء کے دینی صفحہ دی میسج میں بنیادی عقائد سے متعلق سوالات کے جواب میں واشگاف الفاظ میں تحریر کیا ہے کہ قادیانیوں کا مسلم امت سے قطعاً کوئی تعلق نہیں ہے۔

اخبار مذکورہ کے دینی صفحہ کا انچارج ایڈیٹر تحریر کرتا ہے کہ گزشتہ برسوں میں متعدد مواقع پر حجاج کرام نے ہم سے قادیانیوں کے عقائد کے بارے میں دریافت کیا ہے اور حال ہی میں حاجیوں کے ایک گروپ کی طرف سے ایک ایسے شخص کی بابت اطلاع دی ہے جو مکہ شریف میں قادیانیوں کی حمایت میں بحث کرتے پایا گیا ہے۔

اخبار مذکورہ کے ایڈیٹر نے وضاحت کرتے ہوئے تحریر کیا کہ جب تک مسلمانوں اپنے بنیادی عقائد میں بانٹے نہ ہوں گے 'غلط عقائد کے لوگ اسلام کے بنیادی عقائد میں نقب لگانے کی غرض سے بحث و مباحثہ کریں گے اور مسلمانوں کو کفر کے راستہ پر لے جانے کی کوششیں کرتے رہیں گے اور خبردار کیا کہ جس شخص کا یہ کہنا ہو کہ ہم (مسلمان) قادیانیوں کو کافر کہنے کا کوئی حق نہیں رکھتے کیونکہ وہ (قادیانی) کلمہ شہادت وغیرہ پڑھتے ہیں تو وہ شخص (چاہے وہ کوئی بھی ہو) بذات خود ان قادیانیوں میں سے ہے کیونکہ وہ قادیانیوں کو غیر مسلم نہیں سمجھتا۔

ایڈیٹر مذکور نے مزید وضاحت کرتے ہوئے تحریر کیا کہ ویزہ قوانین کے تحت کسی بھی قادیانی شخص کو سعودی عرب میں داخلہ کی قطعاً" اجازت نہیں ہے اور اگر یہ ثابت ہوجائے کہ کوئی شخص دھوکہ دہی کے ذریعہ سے سعودی عرب میں داخل ہوگیا ہے تو ایسے شخص کو فوری طور پر سزا دی جاتی ہے اور ملک بدر کردیا جاتا ہے۔

ایڈیٹر مذکور نے مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی ذریت کے بارے میں ایک دلچسپ انکشاف کیا ہے کہ یہ لوگ طوطے کی طرح رٹے ہوئے جملے دہراتے رہتے ہیں' خود کو مسلمان اور باقی سب لوگوں کو کافر قرار دیتے رہتے ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی انگریزوں کا طوطا تھا اور اس کے سوا کچھ نہ تھا اور اس لعنتی اور جھوٹے شخص کے پول کھولنے میں سینکڑوں کتابیں تحریر کی جاسکتی ہیں مگر فی الحال ہم یہاں اس کی پیشین گوئیوں میں سے صرف ایک ہی پیشین گوئی کا تجزیہ کرتے ہیں جو اس کی جھوٹی زبان سے ادا ہوئی اور اسی پر بجلی بن کر گری جس کی مختصر تفصیل یوں ہے کہ ۴ مئی ۱۹۰۷ء کو پٹیالہ (ہندوستان) کے ایک مسلمان ڈاکٹر عبدالحکیم کی جھوٹے نبی (مرزا قادیانی) سے بحث شروع ہوگئی اور اس نے مرزا قادیانی کو کھلے عام مذاکرہ کی دعوت دے دی مگر مرزا قادیانی نے اس کی بجائے ڈاکٹر عبدالحکیم کو خدا کا مغضوب قرار دے دیا اور جیسا کہ اس (مرزا قادیانی) کی عادت بد تھی اس نے ڈاکٹر عبدالحکیم کے بارے میں فوری طور پر پیشین گوئی کردی کہ جو اس (مرزا) کی توہین کرے گا وہ مرزا کی زندگی ہی میں مرجائے گا اور چونکہ ڈاکٹر عبدالحکیم نے مرزا کی توہین کی تھی لہٰذا ڈاکٹر عبدالحکیم' مرزا قادیانی کی زندگی میں فوت ہوجائے گا۔ مگر ڈاکٹر عبدالحکیم بھی ایک مختلف قسم کی دھات کے آدمی تھے انہوں نے بھی مرزا قادیانی کے جواب میں مرزا قادیانی کے بارے میں پیشین گوئی کردی کہ مرزا قادیانی چند ماہ کے اندر اندر مرجائے گا۔ اس طرح یہ بحث مباحثہ اور جواب در جواب کا سلسلہ تقریباً" سال بھر چلتا رہا اور ۲۰ مئی ۱۹۰۸ء کو مرزا قادیانی نے اپنی کتاب "چشمہ معرفت" میں یوں تحریر کیا کہ۔ "میرا ایک اور دشمن واضح اور ظاہر ہوگیا ہے جس نے اپنی زندگی میں میری (مرزا کی) موت کا دعویٰ کیا ہے کہ میں (مرزا) ۴ اگست ۱۹۰۸ء سے قبل مرجاؤں گا جبکہ مجھے (مرزا کو) خدا نے مطلع کیا ہے کہ ڈاکٹر عبدالحکیم خود میری زندگی کے دوران ذلیل و خوار ہو کر مرے گا اور میں (مرزا) بالکل محفوظ و مامون رہوں گا اور یہ کہ یہ معاملہ خدا کے ہاتھ میں ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ خدا ہم دونوں میں سے جس کو حق پر سمجھتا ہے اس کی مدد کرے گا۔" اس نے مزید تحریر کیا کہ۔ "لوگ میری (مرزا کی) موت کی خواہش کرتے ہیں لیکن خدا نے مجھے یہ خوشخبری سنائی ہے کہ میں اسی (۸۰) سال یا اس سے بھی زیادہ عمر تک زندہ رہوں گا۔" اس سے آگے مرزا قادیانی نے اپنی کتاب "آئینہ کمالات اسلام" میں کہا کہ "میرے سچے یا جھوٹے ہونے کا دارومدار میری پیشین گوئیوں پر ہے۔"

مرزا قادیانی کی موت کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے ایڈیٹر مذکور تحریر کرتا ہے کہ مرزا قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر احمد نے تحریری طور پر بیان کیا ہے کہ مرزا قادیانی کی صحت ۲۵ مئی ۱۹۰۸ء کو بالکل ٹھیک تھی اور کسی قسم کی بیماری کے کوئی آثار نہ تھے لیکن اس روز شام گری ہوتے ہی مرزا قادیانی نے اپنی یکدم بگڑتی صحت کے بارے میں بتایا اور اگلے روز ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو مرزا قادیانی کی وفات ہوگئی۔

ایڈیٹر مذکور نے مرزا کی پیشین گوئی اور جھوٹی نبوت کے ثبوت میں درج ذیل تین ٹھوس دلائل کے ساتھ وضاحت کی ہے۔

۵۔ یہ کہ مرزا قادیانی جھوٹا اور کذاب تھا اور ایسا آدمی نبی ہو ہی نہیں سکتا بلکہ ڈاکٹر عبدالحکیم سچا تھا۔

۶۔ یہ کہ ڈاکٹر عبدالحکیم مرزا قادیانی کی زندگی میں فوت نہ ہوا بلکہ مرزا کی پیشین گوئی کی برعکس مدت تک زندہ رہے۔

۷۔ یہ کہ مدعی نبوت کی پیشین گوئی کا پورا نہ ہونا اس کے اس منصب کے لائق نہ ہونے کا ثبوت ہے اور نبی کی زبردست توہین ہے جبکہ خدا نے کبھی بھی اپنے کسی بھی سچے نبی کی توہین برداشت نہیں کی اور کبھی بھی اور کسی بھی حال میں اسے رسوا نہ ہونے دیا۔

جہاں تک قادیانیوں یا دیگر گمراہ کن فتنوں کی طرف سے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کا تعلق ہے تو اس بارے میں ایڈیٹر موصوف نے تحریر کیا ہے کہ جب تک ہمارا (مسلمانوں کا) اپنے خدا اور اس کے سچے رسول آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پختہ تعلق ہے' مرزا قادیانی یا اس جیسے فتنہ کے دوسرے لوگ ہمیں کبھی بھی گمراہ نہیں کر سکتے اور مسلمانوں کو گمراہ کرنے والے مرزا قادیانی اور اس جیسے دوسرے تمام لوگوں پر خدا کی ہمیشہ لعنت ہو۔

نصر اللہ خان کا کالم

بلا تبصرہ

سر ظفر اللہ کی قیمت ۱۲ لاکھ روپے

کس نے ادا کی؟ کون خریدار تھا؟ ایک حیرت انگیز تاریخی انکشاف

جب قائداعظم انڈین نیشنل کانگریس کے سرگرم لیڈر تھے تو انہیں گاندھی اور نہرو اور دوسرے کانگریسی لیڈروں سے بہت سی باتوں پر اختلاف تھا مثلاً وہ مطالبات منوانے کے لئے بھوک ہڑتال کرنے کے قائل نہیں تھے۔ کانگریسی لیڈروں کی طرح وہ اپنی لیڈری کی دکان چمکانے کے لئے بلا سبب اور بلا جواز برطانوی حکومت کی قانون شکنی کر کے جیل جانا پسند نہیں کرتے تھے۔ اس سلسلے میں وہ یہ کہا کرتے تھے کہ بھوک ہڑتال کرنا مرگ کرنا عورتوں کی طرح اپنے شوہروں سے اپنے مطالبات منوانے کے مترادف ہے۔ اس نوعیت کی سیاست کو وہ کانگریس کی زنانہ سیاست گردانتے تھے۔ قائداعظم سیاست داں ہونے کے علاوہ ماہر قانون بھی تھے لہٰذا وہ برطانیہ کے قوانین کو قانون کے دائرے میں رد کرنے کو ترجیح دیتے۔ وہ صاف ستھرے انسان تھے اور ذاتیات' حصول تھی اس میں ہیر پھیر اور منافقت شامل نہیں تھی کانگریسی لیڈر بھی ان کا احترام کرتے۔ وہ بے باک اور نڈر بھی تھے۔

پاکستان کے حصول میں بھوپال کے فرمانروا نواب حمید اللہ خان نے قائداعظم کا دل کھول کر ساتھ دیا۔ نواب صاحب ریاست داروں میں بڑی اہمیت کے حامل تھے اور وہ بڑے قد آور سیاست دان بھی تھے۔ یہاں ایک بات لکھتا چلوں کہ برطانیہ میں کانگریس کی ترجمانی کرنے کے لئے ہندوستان سے نکلنے والے بے شمار انگریزی اخبارات تھے جن کے مالکان ہندو صنعت کار تھے اور انگریزوں کے اخبارات کا جھکاؤ بھی کانگریس کی طرف تھا۔ لہٰذا انگلستان کے حلقۂ اثر میں مسلم لیگ کی اتنی ترجمانی نہیں ہوتی تھی جتنی کانگریس کی ہوتی اور جب قائداعظم کو اس کا احساس ہوا تو انہوں نے نواب حمید اللہ خان سے کہا کہ اس بات کی شدت سے ضرورت ہے کہ مسلم لیگ اور برصغیر کے مسلمانوں کے موقف کی وضاحت اور ترجمانی کے لئے کوئی فرنگی حکمرانوں کا مزاج شناس انگلستان میں متعین کیا جائے چنانچہ اس سلسلے میں چوہدری ظفر اللہ خان پر اتفاق ہوا۔ چنانچہ جب چوہدری ظفر اللہ خان سے نواب صاحب نے یہ کہا کہ وہ وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل سے مستعفی ہو کر انگلستان میں ان کے سفیر کی حیثیت سے کام کریں۔ کیونکہ نواب صاحب کانگریسی لیڈروں سے یہ بات چھپانا چاہتے تھے کہ ظفر اللہ خان مسلم لیگ کے موقف کی وضاحت اور اس کی ترجمانی کرنے کے لئے لندن میں متعین کیے گئے ہیں۔ چنانچہ ظفر اللہ خان سے بارہ لاکھ روپے میں سودا ہو گیا یہ بات بھی بتا دوں کہ نواب صاحب ایران شہزادگان کے رسم و رواں بھی تھے اس لئے ان کی بات پر کوئی شبہ بھی نہیں کر سکتا تھا اور انہیں بارہ لاکھ روپے کی جو رقم دی گئی اس میں سے چھ لاکھ نواب صاحب نے دیئے اور باقی رقم دیگر مسلم ریاستوں سے چندے کے طور پر وصول کی گئی۔

اور جب ظفر اللہ خان پہلی مرتبہ لندن سے آئے تو انہوں نے یہ بتایا کہ مجوزہ پاکستان کا جو نقشہ انہوں نے وائسرائے کے ہوم سیکریٹری کے دفتر میں دیکھا تھا تو ایسا ہی نقشہ انہوں نے لندن میں سیکریٹری آف اسٹیٹ کے دفتر میں بھی دیکھا۔ اس دائرے میں جس میں پاکستان کا نقشہ ہے آدھے سے زیادہ پنجاب شامل نہیں ہے۔ اس کے علاوہ گرداس پور سے کشمیر تک ایک پٹی بھی پاکستان کے دائرے میں شامل نہیں ہے۔

اگرچہ مسلم لیگ کے مطالبے میں پورا پنجاب پاکستان میں شامل تھا لیکن کچھ مدت گزرنے کے بعد کانگریس نے کھل کر اپنی انگریز حکمرانوں کی ملی بھگت اور در پردہ سازش کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ صوبوں کی مجموعی آبادی کے مطابق ملک کی تقسیم عمل میں نہیں آئے گی بلکہ علاقائی آبادی کی بنیاد پر کی جائے گی۔ بھلا کون یہ نہیں جانتا کہ شروع شروع میں تو قائداعظم ملک کی تقسیم کے حق میں نہیں تھے بلکہ وہ یہ چاہتے تھے کہ فرنگی حکومت کے جانے کے بعد مسلمانوں کے حقوق پورے کئے جائیں اور ضمانت دی جائے کہ ہندوؤں کی طرح انہیں بھی مکمل آزادی دی جائے گی اور ان کے حقوق کی حفاظت کی جائے گی اور مسلمانوں کو فوج اور پولیس اور دوسرے کلیدی عہدوں پر ان کی آبادی کے مطابق فائز کیا جائے گا۔ لیکن قائداعظم کے مشوروں پر کٹر ہندو کانگریسی آمادہ نہیں ہوئے۔ قائداعظم کے بارے میں یہ کہا جاتا تھا کہ ان کی حیثیت ہندوستان میں سفیر امن کی ہے لیکن جب قائداعظم نے یہ دیکھا کہ درپردہ ہندوستان سے برطانوی حکومت کے جانے کے بعد فرنگیوں سے مل کر ہندوؤں نے مسلمانوں کو بری طرح کچلنے کا منصوبہ بنایا ہے تو ان کے پاس پاکستان کے حصول کے سوا اور کوئی طریقہ باقی نہ رہا کانگریس پارٹی جو فرنگی حکمرانوں سے جنگ کر رہی تھی ہندوستان کی آزادی کے بجائے ملک کی تقسیم عمل میں آئی تو اس نے ملکہ برطانیہ کے رشتے کے بھائی اور پنڈت نہرو سے گہرے خاندانی روابط رکھنے والے لارڈ ماؤنٹ بیٹن کو ہندوستان کا گورنر جنرل مقرر کر دیا' اس طرح ہندو کانگریس کی پشت پناہی کرنے پر برطانوی حکومت بھی مجبور ہو گئی پنڈت نہرو نے قائداعظم کو بھی یہ مشورہ دیا تھا کہ وہ بھی پاکستان کا گورنر جنرل لارڈ ماؤنٹ بیٹن کو بنائیں قائداعظم نے یہ سوچا کہ ایسا کرنا پاکستان کو مزید خطرے میں ڈالنا اور ہندو کانگریس اور فرنگی حکمرانوں کی سازشوں اور ان کے رحم و کرم پر چھوڑنا ہو گا اور جب پاکستان کی تقسیم ہو چکی تو دونوں ملکوں کی سرحدوں کا تعین کرنے کے بارے میں یہ کہا گیا کہ ریڈ کلف پاکستان اور ہندوستان کی حکومتوں کے دلائل سن کر باؤنڈری مقرر کرنے گا ریڈ کلف کے ساتھ کچھ اور لوگ بھی تھے جنہیں باؤنڈری کمیشن کہا یا سمجھا جاتا تھا لیکن سارے معاملات ریڈ کلف کے ہاتھ میں تھے آخری فیصلہ اسے کرنا تھا۔

ظفر اللہ خان نے اپنی خود نوشت حدیث نعمت میں ایک جگہ یہ لکھا ہے کہ وہ پنجاب میں باؤنڈری کمیشن کو پاکستان کی طرف سے رپورٹ تیار کرنے میں تن تنہا مصروف رہے اور ممتاز دولتانہ صاحبان نے اس سلسلے میں ان کی کوئی مدد نہیں کی یہاں تک کہ انہیں ایک اسٹینو ٹائپسٹ تک نہیں دیا گیا البتہ اس سلسلے میں لاہور کے کمشنر عبدالرحیم مرحوم نے ان کی ہر ممکن مدد کی اور جب ریڈ کلف صاحب لاہور آئے تو انہوں نے پاکستان اور ہندوستان کے مندوبین کی نہ رپورٹیں دیکھیں اور نہ ان کے دلائل سنے اور ایک طیارے میں اپنے کمیشن کے کارکنوں کے ساتھ انہیں بھی سوار کر کے انہوں نے اڑان بھری اور ان سے یہ کہا کہ ہمارا طیارہ جن علاقوں سے گزرے گا یا پرواز کرے گا وہی دونوں ملکوں کی باؤنڈری ہو گی۔ ریڈ کلف کے ہاتھ میں پہلے سے ایک نقشہ تھا۔ اس نقشے کے مطابق بہت سے اہم مقامات اور علاقے پاکستان سے چھین کر بھارت کی جھولی میں ڈال دیئے گئے۔ قائداعظم نے اس سلسلے میں یہ فرمایا کہ جس پاکستان کا ہم نے مطالبہ کیا تھا اس کی بجائے ایک کٹا پھٹا پاکستان ہمیں دیا گیا ہے اور پھر قائداعظم نے اپنی جیب سے رومال نکال کر کہا کہ ہمیں جو کچھ مل گیا ہے اس پر ہمیں سجدۂ شکر بجا لانا چاہئے۔ انشاء اللہ ہم اسی پاکستان کو ایک مثالی ملک بنائیں گے۔

تکبیر | ۸ جولائی ۹۳ء

شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ

شرعی و قانونی حیثیت

قائدینِ پاکستان، عمائدینِ حکومت، تمام مکاتبِ فکر کے جید علماء، مشائخ عظام، سیاسی زعماء، دینی و سیاسی راہنما نیز عیسائی و اقلیتی لیڈر

کیا کہتے ہیں؟

مرتبہ: صاحبزادہ طارق محمود

۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو قادیانی غیر مسلم اقلیت قرار پائے۔ آئین کی دفعہ ۱۰۶، ۲۶۰ میں ترمیم ہوئی۔ چونکہ قادیانیوں نے خود کو غیر مسلم تسلیم کرنے سے عملاً انکار کر دیا تھا۔ اس لئے بھٹو صاحب کے ہی دور حکومت میں رجسٹریشن ایکٹ میں ترمیم کر کے شناختی کارڈ کے فارموں میں خانہ مذہب کا اضافہ کیا گیا۔ ہر وہ شخص جو اپنا مذہب اسلام لکھے' اس کے لئے شناختی کارڈ کے فارم میں ایک حلف نامہ شامل کیا گیا۔ یہ بھٹو صاحب کے دور حکومت میں ہوا اس وقت کی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کے ذمہ دار رہنماؤں مولانا محمد یوسف بنوریؒ' مولانا مفتی محمود' پروفیسر غفور احمد' مولانا شاہ احمد نورانی' چوہدری ظہور الٰہی' مولانا عبد الحق' مولانا تاج محمود' مولانا عبید اللہ انور' نوابزادہ نصر اللہ خان' مولانا عبد الستار خان نیازی وغیرہم نے بھٹو حکومت سے مطالبہ کیا کہ شناختی کارڈ کے فارم تو رجسٹریشن دفاتر میں رہ جائیں گے' ضروری ہے کہ شناختی کارڈ میں خانہ مذہب کا اضافہ کیا جائے۔ بھٹو صاحب نے فرمایا کہ پورے ملک کے شناختی کارڈ نئے سرے سے بنانے پر قومی خزانہ پر نا روا بوجھ ہوگا' تاہم آپ کا مطالبہ معقول ہے' مناسب وقت پر اس پر عمل درآمد کرلیا جائے گا۔ قادیانی سازش سے بھٹو صاحب اور مجلس عمل کے درمیان کشیدگی پیدا کر دی گئی' جس کے نتیجہ میں اس ترمیم پر قانون سازی نہ ہو سکی۔ اس کے بعد جنرل محمد ضیاء الحق نے ایک آرڈیننس کے ذریعہ اس خلاء کو پر کیا اور پھر پاسپورٹ میں خانہ مذہب کا اضافہ کروایا گیا۔ پاسپورٹ چونکہ شناختی کارڈ کی بنیاد پر بنتا ہے' اس لئے ایسے ممالک جہاں پر قادیانیوں کا داخلہ ممنوع ہے یا حرمین شریفین' وہاں جانے کے لئے قادیانیوں نے خود کو مسلمان لکھوالیا' یا مغربی جرمنی سیاسی پناہ کے لئے لے جانے کا چکمہ دے کر مسلمانوں کو قادیانی لکھوایا جاتا رہا۔ اس قسم کے بیسیوں کیس ملک میں پکڑے گئے کہ قادیانی ایجنٹ مسلمانوں کو قادیانی ظاہر کر کے مغربی جرمنی اور کینیڈا وغیرہ لے جا رہے تھے۔ اس سے ہزاروں مسلمانوں کو ارتداد کی بھینٹ چڑھایا گیا۔ یہ وہ امور ہیں' جن کے باعث جب پاکستان کی وزارت داخلہ نے نئے سرے سے شناختی کارڈ کمپیوٹر پر لانے کا فیصلہ کیا تو تمام مسلمانوں کی طرف سے مطالبہ کیا گیا کہ شناختی کارڈ میں خانہ مذہب کا اضافہ کیا جائے۔ بالخصوص مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ' مولانا فضل الرحمن' مولانا سمیع الحق' مولانا شاہ احمد نورانی' جنرل محمد حسین انصاری' قاضی حسین احمد' پروفیسر ساجد میر' مولانا علی غضنفر کراروی اور دوسرے قومی راہنماؤں کی طرف سے شدت سے یہ مطالبہ کیا گیا۔ اس سلسلہ میں متعدد بار صدر مملکت' وزیر اعظم' وزیر داخلہ اور دوسرے ذمہ دار حضرات سے مختلف وفود نے ملاقاتیں کیں' سیمینار منعقد کئے' اشتہارات شائع ہوئے' اخبارات میں مطالبہ کیا گیا۔ حکومت نے چاروں صوبائی حکومتوں سے رپورٹیں منگوائیں جو مطالبہ کے حق میں آئیں اور بالآخر ۲۰ اکتوبر کو وزارت مذہبی امور اور وزارت داخلہ نے دیوبندی' بریلوی' اہل حدیث اور شیعہ مکاتب فکر کے رہنماؤں کا اجلاس بلا کر فیصلہ کا اعلان کر دیا کہ شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ ہوگا۔ فیصلہ کا اعلان ہوتے ہی مختلف طبقات نے اس پر اعتراضات شروع کر دیئے۔

پی ڈی اے' جو در اصل پیپلز پارٹی کا دوسرا نام ہے۔ اس کی مخالفت میں پیش پیش ہے اور وہ اسے فرقہ واریت کا باعث قرار دے رہے ہیں' حالانکہ بھٹو صاحب کے دور میں ہی قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا تھا۔ اور جب مرزائیوں نے اس ترمیم کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا تو بھٹو صاحب نے ہی رجسٹریشن ایکٹ میں ترمیم کے ذریعہ شناختی کارڈ کے فارموں میں مذہب کے خانہ اور حلف نامہ کے اضافہ کا فیصلہ کیا۔ اگر یہ فرقہ واریت کا باعث ہے تو اس کی ذمہ داری ان کے بانی رہنما پر عائد ہوتی ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ اگر قادیانی غیر مسلم اقلیت نے اس آئینی ترمیم کو تسلیم کرلیا ہوتا تو یہ مسائل پیدا نہ ہوتے۔ قادیانیوں کی آئین سے بغاوت ہی ان مسائل کے جنم لینے کا باعث بن رہی ہے۔ شناختی کارڈ پر مذہب کے اندراج کا فیصلہ ایک مثبت' اصولی اور حقیقت پسندانہ فیصلہ ہے۔

بعض اقلیتوں کی انگیخت' اپنے تجدد والارذیت کے اظہار اور "ملا" کی مخالفت کی آڑ میں اسلام سے دشمنی رکھنے والی آوارہ اور بازاری عورتوں کے مظاہرے قرآن وسنت اور اجماع امت کے یکسر خلاف اور کروڑہا مسلمانان پاکستان کے دینی عقائد اور مذہبی جذبات کے سراسر منافی ہیں۔

اسلام ایک دین فطرت اور آخری آسمانی ہدایت ہے' جس کی اپنی ایک مستقل شناخت اور ضروری تقاضے ہیں۔ اسلام حق وباطل' ہدایت وضلالت' خیر وشر' معروف ومنکر' حلال وحرام' ایمان وکفر' اطاعت ومعصیت' طیب وخبیث اور خدا سے محبت وعداوت کے التباس اور وصل وملاپ کی ہرگز اجازت نہیں دیتا۔ اس کے اپنے امتیازات ہیں' جن کے ختم ہونے یا مٹا دینے سے اسلامی حدود منہدم ہو جاتی ہیں۔ اولیاء رحمن اور اولیاء شیطان کے درمیان کھینچے ہوئے خط فاصل کو مٹانا اسلام سے ناواقفیت' جہالت بلکہ بغاوت ہے۔ پوری دنیا کو دعوت اتحاد دینے کے باوجود قرآن کریم نے اپنا تعارف فرقان اور قول فصل کے الفاظ سے بھی کروایا ہے' جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ حق وباطل میں فرق کرنے والا اور کفر واسلام کے لحاظ سے انسانوں کو الگ الگ دائروں میں رکھنے کا قائل ہے۔

اسی قرآن کریم نے **افنجعل المسلمین کالمجرمین** (کیا ہم ماننے والوں اور نہ ماننے والوں کو یکساں کردیں گے) فرما کر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے مومن وکافر کی راہیں جدا کردی ہیں۔ نہ صرف یہ بلکہ اس فطری تقسیم وتفریق کے مٹانے والوں کو **مالکم کیف تحکمون** (تمہاری عقلوں کو کیا ہو گیا کہ ایمان وکفر کو ایک بنانے لگے ہو) فرما کر اس حماقت وبے عقلی پر زوردار تنبیہ فرمائی ہے۔

قرآن کریم نے یہ بھی بتایا ہے کہ نیک وبد کی یہ تفریق صرف آخرت میں **فریق فی الجنۃ وفریق فی السعیر** (ایک جماعت جنت میں ہوگی اور ایک انبوہ دوزخ میں ہوگا) ہی کی صورت میں نہ ہوگی بلکہ دنیا میں بھی ماننے والوں کی زندگی' نہ ماننے والوں سے الگ ہی ہونی چاہئے۔

ارشاد ربانی ہے:۔ **ام حسب الذین اجترحوا السیات ان نجعلھم کالذین امنوا وعملوا الصلحت سواء محیاھم ومماتھم ساء ما یحکمون**

ترجمہ:۔ "یہ لوگ جو برے برے کام کرتے ہیں' کیا یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم ان کو ان لوگوں کے برابر رکھیں گے' جنہوں نے ایمان اور عمل صالح اختیار کیا کیا ان سب کا جینا اور مرنا یکساں ہے؟ یہ برا حکم لگاتے ہیں"۔

قرآن کریم کی نظر میں نیک کردار وبد کردار میں ایسے ہی امتیاز وفرق ہے' جیسے اندھے اور بینا میں۔

ارشاد باری ہے:۔ **وما یستوی الاعمی والبصیر والذین امنوا وعملوا الصلحت ولا المسیء قلیلاً ما تتذکرون۔**

ترجمہ:۔ اور بینا اور نابینا اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے اور بدکار' باہم برابر نہیں ہو سکتے۔ تم لوگ بہت ہی کم سمجھتے ہو۔

قرآن کریم کی ان تصریحات سے واضح ہے کہ قرآن کریم داعی اتحاد ہونے کے باوجود ادیان اور اہل ادیان میں تفریق وامتیاز ہی کا حامی ہے۔ واضح رہے کہ ہر صداقت کے مٹنے کا پہلا قدم یہی رفع امتیاز اور برائی کے ساتھ التباس واختلاط ہی ہوتا ہے۔

جو حضرات (اور خواتین) صرف شناختی کارڈ پر مسلم وغیر مسلم کی تفریق وامتیاز پر چیں بہ جبیں ہیں' انہیں قرآن کریم کے ان واضح ارشادات وہدایات پر غور کرنا چاہئے کہ مسلم وغیر مسلم میں یہ امتیاز احکم الحاکمین کا ہے یا "ملا" کی خود ساختہ بات ہے؟..... اسلام جس طرح خدا کے ماننے والوں کو خدا کے دشمنوں کے ساتھ التباس واختلاط سے منع کرتا ہے' بعینہ اسی طرح وہ تحفظ حدود مراتب کے لئے اسلامی سلطنت میں رہنے والے غیر مسلموں کو بھی اس بات کا پابند کرتا ہے کہ وہ بہ حالت کفر مسلمانوں کی صورت وہیئت اختیار نہ کریں تاکہ ہر قوم کی اپنی اپنی خصوصیات نمایاں رہیں۔ اس سلسلہ میں ہمارے لئے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے اس حکم نامہ سے یہ واضح ہوتا ہے کہ کافر اور مسلمان میں باعتبار مذہب ومعاشرت کھلا امتیاز ہونا چاہئے۔ عہد فاروقی میں ہر ذمی کافر سے جو عہد لیا جاتا تھا' وہ درج ہے۔ (طوالت سے بچنے کے لئے اس فاروقی حکم نامہ کا ترجمہ پیش خدمت ہے۔

"ہم مسلمانوں کی توقیر کریں گے' ہم اپنی مجلسوں سے کھڑے ہو جائیں گے' اگر وہ بیٹھنے کا ارادہ کریں گے ہم ان کے ساتھ لباس کی کسی چیز میں مشابہت نہیں کریں گے' ٹوپی یا عمامہ' جوتے ہوں یا سر کی مانگ' ہم ان کا سا کلام نہ کریں گے' ہم ان کی سی کنیتیں نہ رکھیں گے' ہم زین پر گھوڑے کی سواری نہ کریں گے' تلوار نہ لٹکائیں گے' کوئی ہتھیار نہ رکھیں گے' ہم اپنی مہروں کے نقش عربی میں کندہ نہ کرائیں گے' شراب کا بیوپار نہ کریں گے۔ ہم طرہ (سر کی اگلے حصہ کے وہ بال جو بطور تفروزئین کے رکھے جاتے ہیں) کتروائیں گے' (جیسا کہ آج بھی انگریزی بالوں کے نام سے یہ طرہ مشہور ہے) ہم جہاں رہیں گے' اپنی ہی وضع پر رہیں گے۔ ہم اپنے گرجوں میں صلیب کو بلند نہ کریں گے' مسلمانوں کے راستوں اور بازاروں میں اپنی کتابوں اور صلیب کو بلند نہ کریں گے۔ ہم اپنے گرجوں میں ناقوس نہایت ہلکی آواز میں بجائیں گے۔ نہ ہم دعائے استسقاء کے لئے ہجوم لے جائیں گے' نہ ہم اتوار کی عید اور اس کا جشن منائیں گے۔ ہم اپنے مردے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن بھی نہ کریں گے"۔

(اقتضاء الصراط المستقیم لابن تیمیہ)

اس فاروقی حکم نامہ کے ایک ایک لفظ سے یہ عیاں ہو رہا ہے کہ جس طرح مسلمانوں پر یہ لازم ہے کہ وہ کفار سے ظاہر وباطنا" کوئی مشابہت اختیار نہ کریں' اسی طرح اسلامی حکومت کفار کو بھی مجبور کرے گی کہ وہ کفر پر رہتے ہوئے ایسی وضع اختیار نہ کریں' جس سے کافر ومسلم کا امتیاز مٹ جائے۔

شناختی کارڈ تو مسلم وغیر مسلم کے امتیاز کو باقی رکھنے کا بالکل ابتدائی قدم ہے۔ اسلام تو زندگی کے تمام مراحل میں اس امتیاز کو پوری قوت کے ساتھ قائم کرنے کا حکم دیتا ہے۔ جس شخص کو مسلمان کہلاتے ہوئے بھی اسلام کا یہ حکم ناپسند ہے' وہ اپنے لئے غیر مسلموں کے شناختی کارڈ کے اجراء کی درخواست دے سکتا ہے۔ ہم اس پر اناللہ پڑھنے کے سوا اور کیا کر سکتے ہیں؟

چہرے کے ڈنٹ دور کیجئے فون 680800
پچکے گال چہرے کے ڈنٹ کمزور دُبلا پتلا جسم مذاق و پریشانی کا سبب ہیں جسم کو موٹا مضبوط طاقتور سُرخ خوبصورت سمارٹ دِلکش بنانے بھوک کی کمی، بدہضمی، پٹھوں جگر و معدہ کی کمزوری گرمی پُرانی دردیں نزلہ کھیرا بلغم
ناؤ فسرز کا علاج بغیر اپریشن بواسیر پرانی خارش، یادداشت کی کمزوری اور موٹاپے سے نجات
قد بڑھایئے ○ گنجا پن
لڑکے لڑکیاں قد بڑھانے، پُروقار شخصیت بنانے، گرتے بال روکنے نئے بال اگانے گنجا پن دُور کرنے بالوں کو سیاہ لمبا گھنا ملائم چمکدار خوبصورت بنانے سکری خشکی دُور کرنے، چہرے کے کیل پھنسیاں چھائیاں بدنما داغ دُور کرنے چہرے کو صاف اور ملائم بنانے
پتھری کا علاج بغیر اپریشن نسوانی حسن مخصوص امراض
نسوانی حسن کی نشوونما، اولاد نہ ہونا، زنانہ و مردانہ امراض نسوانی و جنسی کمزوری مثانے کی گرمی جوان اور طاقتور بننے کیلئے ہم سے مشورہ کریں۔ پرانی پیچیدہ امراض کا علاج آٹومیٹک الیکٹرک کمپیوٹر سے کیا جاتا ہے
دیسی ہومیو علاج
ہومیو ڈاکٹر جمیل احمد سلیمی آر۔ایچ۔ایم۔پی گورنمنٹ آف پاکستان غلام محمد آباد چنیوٹ چوک صدر بازار فیصل آباد پوسٹ کوڈ نمبر 38900

یہاں ہم پاکستان کے غیر مسلم باشندوں کی خدمت میں یہ ضرور عرض کریں گے کہ اسلام میں ان فرق مراتب کا منشاء ان کے ساتھ ظلم و بے انصافی نہیں۔ آپ کے جائز حقوق جو بحیثیت رعایا آپ کو ملنے چاہئیں' ان کی ادائیگی پر سب سے زیادہ زور اسلام ہی دیتا ہے۔ آپ کے جانی و مالی حقوق مسلمانوں کے برابر ہیں۔ کسی مسلمان کو آپ کے جان و مال پر ہاتھ اٹھانے کی اجازت نہیں اور کسی مسلمان حاکم کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ آپ کی نزاعات میں صحیح و منصفانہ فیصلہ نہ کرے۔ عدل و انصاف اور انسانی ہمدردی بلا استثناء سب کے لئے ہے اور عزت و عظمت صرف اللہ اور اہل اللہ کے لئے ہے۔ **وللہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین ولکن المنفقین لا یعلمون**

اب دیکھنا یہ ہے کہ حکومتی ارکان' دانشوروں' علماء' مشائخ سیاستدانوں' قانون دانوں اور خود حقیقت پسند مسیحی حضرات کی اس بارے میں کیا رائے ہے؟

قائد اعظم بانی پاکستان:۔ قائد اعظم محمد علی جناح جداگانہ طرز انتخاب کے داعی اور عمل کرانے والے تھے

علامہ اقبال:۔ علامہ اقبال دو قومی نظریہ کے خالق تھے۔

جناب غلام اسحاق خان صدر مملکت پاکستان:۔

○ "صدر مملکت جناب غلام اسحاق خاں نے ایک وفد سے فرمایا کہ شناختی کارڈ میں قومی تشخص کے ساتھ اسلامی تشخص کا اپنانا بھی آئینی ضرورت ہے۔ کیونکہ پاکستان ایک نظریاتی ملک ہے۔ وفد کی قیادت جے یو آئی کے سیکرٹری جنرل سینیٹر حافظ حسین احمد کر رہے تھے' جبکہ مولانا علی اکبر ایم این اے' سینیٹر راجہ ظفر الحق' مولانا محمد امین ایم این اے' مولانا حسن جان ایم این اے' میاں عطا محمد قریشی ایم این اے اور مجلس کے مرکزی رہنما مولانا اللہ وسایا' مفتی احتشام الحق بلوچستانی' قاضی احسان الحق اور قاری منور حسین وفد میں شامل تھے"۔

(قومی اخبارات ۱۹ر فروری ۹۲ء)

○ "شناختی کارڈ میں خانہ مذہب کا اضافہ معقول مطالبہ ہے اس سے مجھے اتفاق ہے۔ اس کی ماننے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہونی چاہئے اور نہ ہی کسی کو اپنے مذہب کے اظہار پر شرمانا چاہئے"۔ (قاضی حسین احمد سے ملاقات کے دوران صدر مملکت کا فرمان)....

(نوائے وقت پنڈی ۲۲ر مئی ۹۲ء)

○ "پاکستان میں مسلمان' عیسائی اور دیگر غیر مسلم رہتے ہیں' ان کی الگ شناخت ہونی چاہئے"۔ (روزنامہ خبریں لاہور ۲۳ر اکتوبر ۹۲ء)

سابق صدر مملکت و وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو

بھٹو صاحب نے ۱۹۷۴ء میں نہ صرف قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا بلکہ رجسٹریشن ایکٹ میں ترمیم کرکے شناختی کارڈ کے فارموں میں خانہ مذہب کا اضافہ کیا۔

صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق:۔

جنرل ضیاء الحق صاحب نے جداگانہ طرز انتخاب رائج کیا۔ مسلم و غیر مسلم ووٹرلسٹوں کی علیحدہ رنگت تجویز کی۔ اور پاسپورٹ میں خانہ مذہب کا اضافہ کیا۔

اسلامی نظریاتی کونسل:

گورنمنٹ پاکستان کے ادارہ "اسلامی نظریاتی کونسل" نے اپنی ۱۹۷۷-۷۸ء کی ایک رپورٹ شائع کی ہے۔ اس وقت کونسل کے چیئرمین جناب محمد افضل چیمہ ریٹائرڈ جج سپریم کورٹ آف پاکستان تھے۔ ریٹائرڈ جسٹس صلاح الدین' جناب اے کے بروہی' جناب خالد اسحاق ایڈووکیٹ' حضرت مولانا محمد یوسف بنوری' مولانا ظفر احمد انصاری' مولانا محمد تقی عثمانی (موجودہ جج شریعت سپریم کورٹ اپیل بنچ) حضرت مفتی جعفر حسین مجتہد' مولانا محمد حنیف ندوی' ڈاکٹر ضیاء الدین احمد' جناب اقبال حسین ہاشمی' حضرت مولانا شمس الحق افغانی' علامہ سید محمد رضی' جناب ایس ایم اے اشرف' محترمہ ڈاکٹر مسز خاور خان چشتی' ایسے نابغہ روزگار' اس ادارہ کے اس زمانہ میں ارکان تھے۔ اسلامی نظریاتی کونسل نے جو سفارش کی وہ یہ ہے۔

شناختی کارڈوں پر دین کا اندراج:۔

"اسلامی نظریاتی کونسل نے سفارش کی کہ شناختی کارڈوں پر دین کا خانہ بڑھایا جائے۔ یہ اضافہ اس لئے تجویز ہوا کہ بعض موجودہ اور مجوزہ قوانین کے نفاذ کے لئے شہریوں کے دین کا جاننا بھی ضروری ہے۔ مثلاً زکوٰۃ اور عشر کی وصول یابی' حدود کا نفاذ وغیرہ" (مطبوعہ اسلامی نظریاتی کونسل کی سالانہ رپورٹ ۱۹۷۷-۷۸ء صفحہ ۱۵۳)

قومی اسمبلی کے ۲۷ ممبران:۔

مولانا محمد خان شیرانی پارلیمانی لیڈر جمعیت علمائے اسلام' مولانا معین الدین لکھوی پارلیمانی لیڈر جمعیت اہل حدیث' جناب لیاقت بلوچ پارلیمانی لیڈر جماعت اسلامی' صاحبزادہ مولانا حامد سعید کاظمی پارلیمانی لیڈر جمعیت علمائے پاکستان' جناب غلام مصطفیٰ جتوئی پارلیمانی لیڈر این پی پی' مولانا محمد صدیق شاہ ایم این اے' مولانا علی اکبر ایم این اے' مولانا محمد امین ایم این اے' جناب عالم زیب ایم این اے' مولانا حسن جان ایم این اے' جناب خالق داد ایم این اے' جناب انوار الحق رامے ایم این اے' جناب نذیر احمد ورک ایم این اے' راجہ محمد ظہیر ایم این اے' جناب میاں محمد عثمان ایم این اے' جناب عزیز احمد ایم این اے' جناب ظفر اللہ ڈھانڈلہ ایم این اے' جناب گل حمید روکڑی ایم این اے' جناب شاہد خاقان عباسی ایم این اے' جناب غلام ربانی کھر ایم این اے' جناب عطا محمد قریشی ایم این اے' جناب سردار عبد القیوم خان ایم این اے' جناب محمد اکرم انصاری ایم این اے' مولانا محمد اعظم طارق ایم این اے' مولانا رحمت اللہ ایم این اے' سردار محمد یوسف ایم این اے' جناب چوہدری نذیر احمد ایم این اے نے وزیر اعظم پاکستان کے نام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی ایک عرضداشت پر دستخط کر دیے۔ وزیر اعظم سے عرضداشت میں کہا گیا کہ "دو قومی نظریہ' جداگانہ طرز انتخاب' اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارش' چاروں صوبوں کی سفارشات' وزارت داخلہ' وزارت قانون' وزارت مذہبی امور کی سفارشات کی روشنی میں یہ امر تقاضہ کرتا ہے کہ شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کا اندراج کیا جائے۔ یہ ضروری امر ہے کہ عالمی مجلس نے صرف ۲۷ ممبران اسمبلی کے دستخطوں پر صرف اس لئے اکتفا کیا کہ ۱۹۷۴ء کی اسمبلی میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی قرارداد پر بھی اتنے ہی ممبروں کے ابتدائی دستخط تھے۔ بھٹو صاحب نے اسے تسلیم کرلیا۔ خدا کرے کہ جناب میاں محمد نواز شریف صاحب بھی اس وعدے کو پورا کریں"۔

(عرضداشت پر دستخطوں کی کاپی مجلس کے مرکزی دفتر میں موجود ہے)

حکومت پاکستان کا فیصلہ:۔

مورخہ ۳۰ر اکتوبر ۹۲ء وفاقی وزیر مذہبی امور مولانا عبد الستار خان نیازی کی صدارت میں ساڑھے تین بجے پاکستان سیکرٹریٹ آر بلاک اسلام آباد میں اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس میں مندرجہ ذیل حضرات نے شرکت کی۔

۱۔ مولانا محمد عبد الستار خان نیازی وفاقی وزیر مذہبی امور
۲۔ چوہدری شجاعت حسین وفاقی وزیر داخلہ۔
۳۔ جناب مظہر رفیع صاحب وفاقی سیکرٹری مذہبی امور۔
۴۔ مولانا عبد اللہ خلجی مشیر مذہبی امور' حکومت بلوچستان
۵۔ جناب پیر سید خورشید بخاری ایم این اے' لیہ۔
۶۔ مفتی غلام سرور قادری جامعہ رضویہ' لاہور۔
۷۔ مولانا اشرف علی قریشی ممبر اسلامی نظریاتی کونسل۔
۸۔ جناب عبد الرؤف ملک متحدہ علماء کونسل۔
۹۔ جناب حاجی محمد حنیف طیب' کراچی
۱۰۔ جناب پیر محمد فیض علی فیضی' راولپنڈی۔
۱۱۔ جناب میجر ریٹائرڈ محمد امین منہاس' اسلام آباد۔
۱۲۔ جناب مولانا سید حسنین الدین شاہ جامعہ رضویہ' راولپنڈی۔
۱۳۔ قاضی محمد عبد الخبیر عباس' راولپنڈی۔
۱۴۔ جناب سید افتخار حسین نقوی' شیعہ رہنما' اسلام آباد۔
۱۵۔ جناب سید ریاض حسین نقوی' شیعہ رہنما' اسلام آباد۔

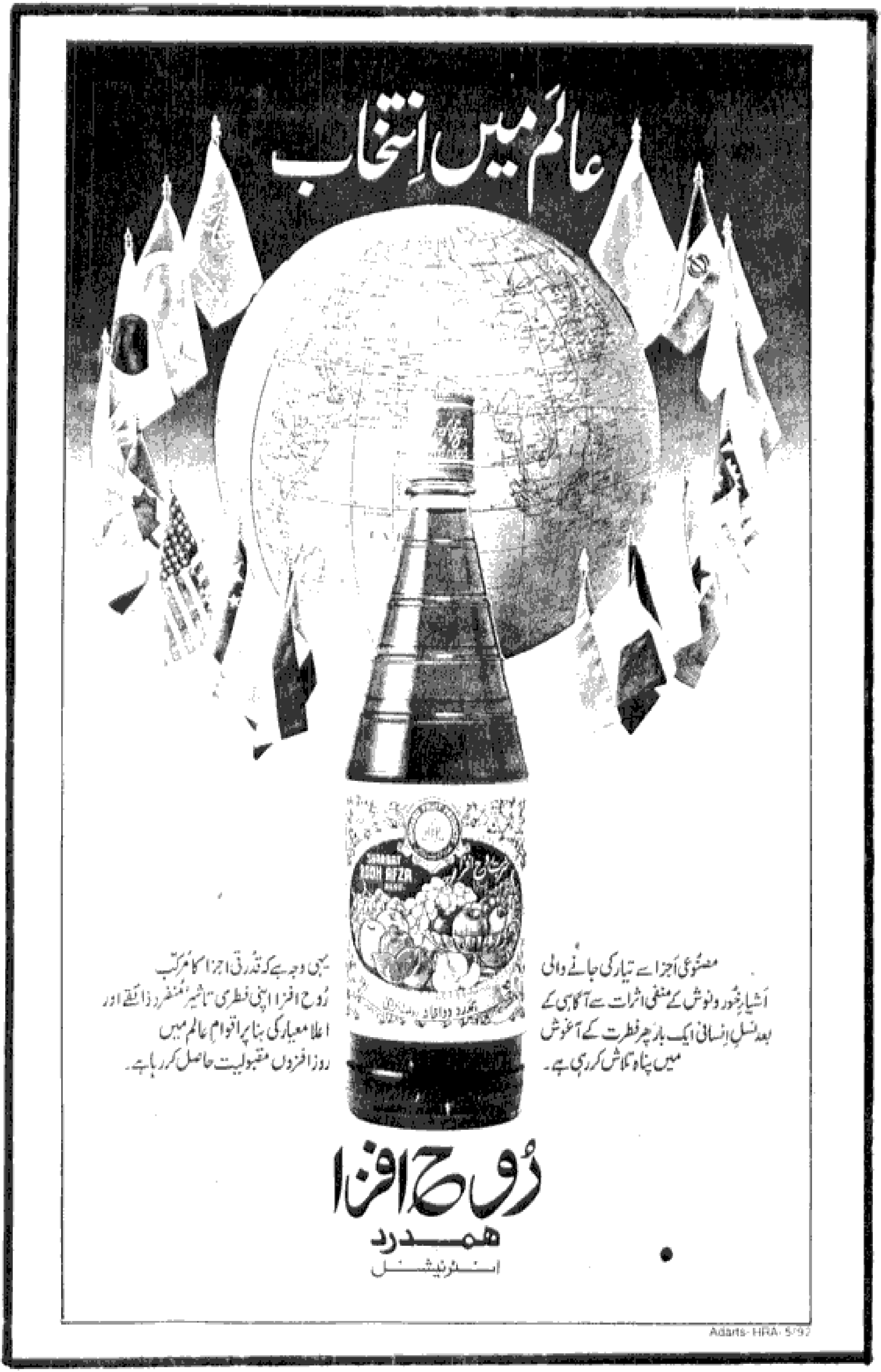
عالم میں اِنتخاب
مصنوعی اجزا سے تیار کی جانے والی
اشیائے خورونوش کے منفی اثرات سے آگاہی کے
بعد نسلِ انسانی ایک بار پھر فطرت کے آغوش
میں پناہ تلاش کر رہی ہے۔
یہی وجہ ہے کہ قدرتی اجزا کا مرکب
رُوح افزا اپنی فطری تاثیر، منفرد ذائقے اور
اعلا معیار کی بنا پر اقوامِ عالم میں
روز افزوں مقبولیت حاصل کر رہا ہے۔
ROOH AFZA
رُوح افزا
ہمدرد
انٹرنیشنل
Adarts- HRA- 5/92

ا۔ پروفیسر محمد یحییٰ 'لاہور۔

۲۔ وزارت مذہبی امور ووزارت داخلہ کے اعلیٰ افسران۔

لااتفاق مندرجہ ذیل فیصلہ کا اعلان قومی تشہیراتی اداروں اور قومی اخبارات کو جاری کیا گیا۔

"آئینی تقاضے کی مطابق قومی شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کا اندراج کیا جائے گا اور اس خانے میں ہر شخص کا مذہب یعنی اسلام' عیسائیت' بدھ مت' ہندومت' سکھ مت' پارسی' قادیانی (لاہوری)' بہائی کا اندراج ہوگا۔ جو شناختی کارڈ جاری ہوئے ہیں' ان میں بھی ترمیم کی جائے گی

پاکستان میں چونکہ جداگانہ طریق انتخاب جاری ہے اور اس سلسلے میں مذہب کا اندراج ان کی شناخت کو آسان بنادے گا۔ مزید یہ کہ زکوٰۃ اور حدود جیسے شرعی قوانین میں غیر مسلم اقلیتوں کو جو استثنائیات حاصل ہیں' اس میں ان کی شناخت آسان ہوگی"..... (کارروائی اجلاس)

جناب میاں محمد نواز شریف وزیر اعظم پاکستان:۔

شناختی کارڈ میں مذہب کے اندراج کا فیصلہ حتمی ہے۔ اس بارے میں کسی کو ابہام نہیں رہنا چاہئے۔ اس پر عمل درآمد کے انتظامی اقدامات کئے جارہے ہیں۔ فیصلہ سوچ سمجھ کر کیا ہے' کوئی تبدیلی نہیں ہوگی"۔ (روزنامہ نوائے وقت پنڈی ۲۹ر اکتوبر ۹۲ء)

چاروں صوبائی حکومتوں کی رپورٹ:۔

"وزیر داخلہ چوہدری شجاعت حسین نے کہا کہ ایک گشتی مراسلہ میں چاروں صوبوں کے چیف سیکرٹریوں نے وفاقی حکومت کو مطلع کیا ہے کہ صوبائی حکومتوں کو قومی شناختی کارڈ میں مذہب کے کالم کے اندراج پر کوئی اعتراض نہیں۔ وہ آج یہاں قومی اسمبلی میں وقفہ سوالات کے دوران حاجی محمد جاوید چیمہ کے سوال کا جواب دے رہے تھے"۔ (روزنامہ نوائے وقت راولپنڈی' ۷ اگست ۹۲ء)

چوہدری شجاعت حسین وفاقی وزیر داخلہ:۔

○ "شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ ختم نہیں ہوگا۔ حکومت فیصلہ واپس لینے پر غور نہیں کر رہی بلکہ خانہ کا اندراج آئین کے تحت مسلمان کی تعریف کی مطابق کیا جائے گا"۔ (روزنامہ پاکستان ۷ر نومبر ۹۲ء)

○ "پورے ملک میں جعل سازی اور غلط کارڈوں کے استعمال کو روکنے کے لئے کمپیوٹر سسٹم پر شناختی کارڈ بنائے جارہے ہیں تاکہ تخریب کاری کو روکا جاسکے۔ اس میں مذہب کے خانے کا اضافہ اصولی اور آئینی فیصلہ ہے' فیصلہ واپس نہیں ہوگا۔ اب آئین کے مطابق اس کو نافذ کرنا ہے"۔ (روزنامہ جنگ لاہور ۷ر نومبر ۹۲ء)

چوہدری عبدالغفور وفاقی وزیر قانون:۔

○ "سندھ اسمبلی وفاقی حکومت پر اپنا فیصلہ لاگو نہیں کرسکتی۔ قرارداد سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ شناختی کارڈ میں خانہ مذہب کے اندراج سے کسی کی حق تلفی نہیں ہوگی۔ بعض لوگ اسے سیاسی رنگ دے رہے ہیں"۔ (روزنامہ پاکستان ۷ر نومبر ۹۲ء)

○ "شناختی کارڈ کے فارم میں تو مذہب کا خانہ موجود ہے۔ ہمارے ہاں اقلیتی نمائندوں کے انتخاب کا طریقہ بھی جداگانہ ہے۔ عیسائیوں' ہندوؤں اور بدھ مذہب وغیرہ کے لوگوں کو علیحدہ علیحدہ نشستوں پر منتخب کیا جاتا ہے۔ اگر شناختی کارڈ میں ایسا خانہ ہو تو شناخت بہتر طور پر ہوجائے گی"۔ (روزنامہ جنگ ۲۳ر اکتوبر ۹۲ء)

مولانا شاہ احمد نورانی صدر جمعیت علمائے پاکستان

"یہود اور عیسائی ہمیشہ مسلمانوں کو ختم کرنے پر متفق ہیں۔ شناختی کارڈ میں خانہ مذہب بے حد ضروری اور لازمی ہے۔ آئین کے آرٹیکل ۲ میں واضح طور پر یہ ہے کہ اسٹیٹ کا مذہب اسلام ہوگا۔ پھر اس بات کا اظہار شناختی کارڈ میں نہ ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔ مخالفین کل کو بھی مطالبہ کرسکتے ہیں کہ پاکستان کے ساتھ اسلامی جمہوریہ کا لفظ نہیں ہونا چاہئے۔ جداگانہ طرز انتخاب کی بنیاد پر ملک معرض وجود میں آیا تھا اب اس سے کیوں"؟۔ (روزنامہ نوائے وقت ملتان ۸ر نومبر ۹۲ء)

○ "پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ موجود ہے تو شناختی کارڈ میں اندراج پر اعتراض کیوں"؟۔ (روزنامہ جنگ لاہور ۸ر نومبر ۹۲ء)

○ "جو لوگ شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کے اندراج کے خلاف احتجاج کر رہے ہیں وہ ایسا بیرونی طاقتوں کے اشاروں پر کر رہے ہیں۔ مذہبی خانہ کے اضافہ سے اقلیتوں کو دوسرے درجہ کے شہری بنانے کی باتیں بھی حقائق کے منافی ہیں"۔ (روزنامہ جسارت ۸ر نومبر ۹۲ء)

شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ درخواستی' مولانا محمد اجمل خان' مولانا فضل الرحمٰن' حافظ حسین احمد' مولانا محمد اجمل قادری

"شناختی کارڈ میں خانہ مذہب کا اضافہ پاکستان میں دینی قوتوں کی فتح ہے۔ حکومت نے اس سے پہلے بہت سے وعدے کئے ہیں' لیکن ابھی تک پورے نہیں ہوئے۔ اس وعدے کو پورا کرنے کے لئے تمام مذہبی قوتوں کو ایک پلیٹ فارم پر جدوجہد جاری رکھنی چاہئے۔ اگر حکومت نے اب پھر ہیر پھیر کی کوشش کی تو تمام مذہبی قوتیں اپنے مطالبہ کو منظور کرانے کے لئے میدان عمل میں ہوں گی"۔ (جنگ لاہور ۲۵ر اکتوبر ۹۲ء)

مولانا فضل الرحمٰن جنرل سیکرٹری جمعیت علمائے اسلام:۔

"۱۹۷۳ء کے آئین میں مسلم وغیر مسلم کی واضح تمیز موجود ہے جو ایک متفقہ آئین ہے۔ خانہ مذہب کے اندراج سے قادیانیوں کی شناخت کو واضح کرتا ہے۔ اس لئے اس سے صرف قادیانیوں کو پریشان ہونا چاہئے' کسی دوسری غیر مسلم اقلیت کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ بے دین شرارتی لوگ اس کی مخالفت کر رہے ہیں۔ وہ ایک طے شدہ مسئلہ کو ابھار رہے ہیں۔ ہم نہیں چاہتے کہ عوام کو سڑکوں پر لایا جائے اور اگر ایسا ہوا تو اس فیصلہ کی مخالفت کرنے والے اپنے گھروں میں چھپ کر بھی پناہ حاصل نہیں کرسکیں گے"۔ (روزنامہ جنگ لاہور ۷ر نومبر ۹۲ء)

○ "اگر حکومت نے شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ شامل کرنے کے فیصلے پر جلد از جلد عمل درآمد نہ کیا تو اس کو زبردست مزاحمت کا سامنا کرنا پڑے گا اور ایسا زبردست احتجاج کیا جائے گا کہ کسی رکن اسمبلی کو اسمبلی تک نہیں پہنچنے دیا جائے گا۔ سندھ اسمبلی نے شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کو نہ شامل کرنے کے بارے میں جو قرارداد منظور کی ہے' ہم اس کو مسترد کرتے ہیں۔ سندھ اسمبلی نے یہ قرارداد منظور کرکے خود کو ایک بے دین ادارہ ثابت کیا ہے اور ہم سندھ اسمبلی کے قرارداد منظور کرنے کے اس اقدام پر لعنت بھیجتے ہیں"۔ (روزنامہ نوائے وقت ملتان ۹ر نومبر ۹۲ء)

قاضی حسین احمد:

امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد صاحب نے ۲۱ر مئی ۱۹۹۲ء کے ختم نبوت کونشن میں شرکت کی اور اسی روز صدر مملکت سے ملاقات کے دوران ان سے اس مسئلہ پر بات کی۔ ۱۷ر اکتوبر کے جلسہ عام اسلام آباد میں شرکت کی اور شناختی کارڈ میں خانہ مذہب کے اضافہ کے اصولی موقف کے لئے اپنی جماعت 'پارلیمانی گروپ کو وقف کرکے امت مسلمہ کی رہنمائی کی۔

مولانا عبدالستار خان نیازی
وفاقی وزیر مذہبی امور

○ "شناختی کارڈ میں مذہب کا کالم ناگزیر ہے۔ یہ مطالبہ تسلیم نہ کرنا ختم نبوت کے عملاً انکار کے مترادف ہے"۔ (جنگ پنڈی ۱۲ مئی ۹۲ء)

○ "سندھ اسمبلی بھان متی کا کنبہ ہے' قرارداد فیصلے کو متاثر نہیں کرسکتی۔ ان سیاسی نابالغوں کو سمجھانے کی کوشش کریں گے۔ خانہ مذہب کی اضافہ سے نہ صرف اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ ہوگا بلکہ ان کی اسمبلیوں میں نمائندگی بھی یقینی ہوجائے گی۔ پاکستان مسلمانوں کی جدوجہد سے قائم ہوا' مسلمان غیر مسلموں کے کہنے پر اپنی شناخت تبدیل نہیں کرسکتے۔ اس کے تبدیل کرنے کا امکان ہی نہیں ہے۔ جداگانہ طرز انتخاب کے باعث ملک بنا تھا۔

باقی آئندہ

KHATIME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

تمام غیرتمند مسلمانوں سے ایک سوال

کیا آپ چاہتے ہیں

کہ آپ کی رقم

مسلمانوں کو مرتد

بنانے میں
استعمال ہو

؟

اس کا جواب یقیناً نفی میں ہے

لیکن

اس کے باوجود آپ کی
لاعلمی اور بے توجہی کی وجہ سے
آپ کی رقم سے
مسلمانوں کو
مرتد بنایا جارہا ہے

وہ کیسے؟

آپ میں سے بعض لوگ
قادیانیوں سے خرید فروخت
کرتے ہیں قادیانی تجارتی اداروں
سے لین دین کرتے ہیں اور
قادیانی کارخانوں کی مصنوعات
استعمال کرتے ہیں

کیا آپ جانتے ہیں؟

اسی خرید و فروخت، لین دین کے ذریعے
قادیانی جو منافع کماتے ہیں اسی منافع یعنی
ماہانہ آمدنی کا ایک کثیر حصہ
اپنے مرکز ربوہ میں
جمع کراتے ہیں

جس کے نتیجہ میں

وہی رقم جو آپ سے کمائی جاتی ہے وہ آپ ہی
کے خلاف استعمال ہوتی ہے یعنی
مسلمانوں کو اسی رقم سے مرتد بنایا جاتا ہے

اگر آپ

قادیانیوں کے ساتھ کاروبار
و تجارت کرتے ہیں تو گویا آپ
ارتدادی کام میں بالواسطہ حصہ لے رہے ہیں
اور انکا ساتھ دے رہے ہیں

یاد رکھیئے

- آپ ہی کی رقم سے قادیانی اپنی ارتدادی تبلیغ کرتے ہیں
- آپ ہی کی رقم سے قادیانیوں کے تحریف شدہ قرآنی ترجمے چھپتے اور تقسیم ہوتے ہیں
- آپ ہی کی رقم سے ان کے پریس چلتے ہیں
- آپ ہی کے بل بوتے قادیانی مرکز "ربوہ" آباد ہے
- آپ ہی کی رقم سے قادیانی مبلغین اپنی ارتدادی تبلیغ کیلئے اندرون و بیرون ملک سفر کرتے ہیں

گویا قادیانیوں کی ہر حرکت میں
براہ راست نہیں تو بالواسطہ آپ بھی شریک ہیں

لہذا

تمام مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ غیرت ایمانی کا ثبوت دیتے ہوئے قادیانیوں کے ساتھ مکمل سوشل بائیکاٹ کریں اور ان کے ساتھ لین دین، خرید فروخت مکمل طور پر بند کردیں اور اپنے احباب کو بھی قادیانیوں سے بائیکاٹ کی ترغیب دیں۔

نوٹ کیجیے:- قادیانی ... مسلمانوں کو مرتد بنانے کیلئے کروڑوں روپیہ ... خرچ کرتا ہے

مرکزی دفتر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ
ملتان (پاکستان) فون ۴۰۹۷۸